بہترین

ابھی

آنا باقی ہے۔

بائبل آسمان کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

بہترین

ابھی

آنا باقی ہے۔

بائبل آسمان کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

ڈینی کینیڈی

ٹرو کنیکشنز پریس

بہترین ابھی آنا باقی ہے۔

بائبل آسمان کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

کاپی رائٹ © 2018 از ڈینی کینیڈی

سرورق کا ڈیزائن: گینو مورو

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (نیو لیونگ ٹرانسلیشن) درج ہے، وہ مقدس بائبل، نیو لیونگ ٹرانسلیشن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1996، 2004، 2007، 2013، 2015 ٹِنڈیل ہاؤس فاؤنڈیشن۔ ٹِنڈیل ہاؤس پبلشرز، اِنک.، کیرول اسٹریم، الینوائے 60188 کی اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (نیو انٹرنیشنل ورژن) درج ہے، وہ مقدس بائبل، نیو انٹرنیشنل ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1973، 1978، 1984، 2011 بائبلیکا، اِنک.™۔ زونڈروان کی اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔ دنیا بھر میں www.zondervan.com جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ "نیو انٹرنیشنل ورژن" اور "این۔آئی۔وی۔" ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پیٹنٹ اینڈ ٹریڈ مارک آفس میں بائبلیکا، اِنک.™ کے رجسٹرڈ تجارتی نشان ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (کنگ جیمز ورژن) درج ہے، وہ کنگ جیمز ورژن سے لیے گئے ہیں۔ یہ عوامی ملکیت میں دستیاب ہے۔

ایمپلفائیڈ بائبل سے لیے گئے مقدس صحیفوں کے اقتباسات۔ کاپی رائٹ © 1954، 1958، 1962، 1964، 1965، 1987 دی لاک مین فاؤنڈیشن www.Lockman.org۔ اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔

نیو امریکن اسٹینڈرڈ بائبل سے لیے گئے مقدس صحیفوں کے اقتباسات۔ کاپی رائٹ © 1960، 1962، 1963، 1968، 1971، 1972، 1973، 1975، 1977، 1995 دی لاک مین فاؤنڈیشن www.Lockman.org۔ اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (جے۔ بی۔ فلپس) درج ہے، وہ جے۔ بی۔ فلپس کی کتاب دی نیو ٹیسٹامنٹ اِن ماڈرن انگلش—نظرثانی شدہ ایڈیشن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1958، 1960، 1972 جے۔ بی۔ فلپس۔ سائمن اینڈ شوسٹر، اِنک. کے ایک شعبے، اسکرِبنر کی اجازت سے دوبارہ شائع کیے گئے ہیں۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (دی لیونگ بائبل) درج ہے، وہ دی لیونگ بائبل سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1971۔ ٹِنڈیل ہاؤس پبلشرز، اِنک.، کیرول اسٹریم، الینوائے 60188 کی اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (نیو سنچری ورژن) درج ہے، وہ مقدس بائبل، نیو سنچری ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1987، 1988، 1991 ورڈ پبلشنگ، ڈلاس، ٹیکساس 75039۔ اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (کنٹیمپریری انگلش ورژن) درج ہے، وہ کنٹیمپریری انگلش ورژن سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1991، 1992، 1995 امریکن بائبل سوسائٹی۔ اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔

جن مقدس صحیفوں کے اقتباسات کے ساتھ (دی ورڈ) درج ہے، وہ دی ورڈ: 26 ترجموں سے بائبل سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1988، 1991، 1993 میتھیس پبلشرز، اِنک.، موس پوائنٹ، مسیسپی 39562۔

جب تک کہ دوسری صورت میں ذکر نہ کیا گیا ہو، تمام مقدس صحیفوں کے اقتباسات دی میسج سے لیے گئے ہیں۔ کاپی رائٹ © 1993، 1994، 1995، 1996، 2000، 2001، 2002 یوجین ایچ۔ پیٹرسن۔ نیو پریس کی اجازت سے استعمال کیے گئے ہیں۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ ٹِنڈیل ہاؤس پبلشرز، اِنک. کی نمائندگی میں۔

ناشر: ٹرو کنیکشنز پریس

آئی۔ایس۔بی۔این۔-13: 978-0-9846967-5-8

وقف

یہ کتاب رچیز اِن کرائسٹ خاندان کے نام وقف ہے۔ آپ کی محبت، دوستی، دعاؤں اور تعاون کے بغیر اس کتاب کا لکھا جانا ممکن نہ ہوتا۔ آپ کا شکریہ۔

اللہ تعالیٰ کو مزید گہرائی سے جاننے اور اُن کی زیادہ درست طور پر نمائندگی کرنے کی ہماری بھوک مسلسل بڑھتی رہے۔

فہرستِ مضامین

دیباچہ: آسمان کے بارے میں ایک کتاب کیوں؟ 7

تعارف 10

حصہ اوّل: موجودہ آسمان

باب ۱ — آسمان ایک حقیقی جگہ ہے 13

باب ۲ — انسانوں نے آسمان کا مشاہدہ کیا ہے 18

باب ۳ — جب ہم مرتے ہیں، تب کیا ہوتا ہے؟ 23

باب ۴ — آسمان میں زندگی 28

باب ۵ — آسمان میں ہم کیسے ہوں گے؟ 38

باب ۶ — آسمان میں شادی 47

حصہ دوم: نئی زمین

باب ۷ — زمین خدا کے منصوبے کا ایک حصہ ہے.....55

باب ۸ — ہم ہمیشہ کے لیے زمین پر رہیں گے 62

باب ۹ — زمین پر آسمان کا دارالحکومت 69

باب ۱۰ — نبی نئی زمین کے بارے میں کیا کہتے ہیں 78

باب ۱۱ — نئی زمین پر قومیں، ثقافتیں اور تہذیبیں 84

باب ۱۲ — نئی زمین پر زندگی 93

باب ۱۳ — نئی زمین پر زندگی کے بارے میں مزید 102

باب ۱۴ — آسمان میں جانور 113

باب ۱۵ — زمین پر آسمان 124

باب ۱۶ — بہترین ابھی آنا باقی ہے 128

اختتامیہ 138
آسمان کا راستہ 140
حواشی 142
حوالہ جات 148

دیباچہ: آسمان کے بارے میں ایک کتاب کیوں؟

ہم سب میں ایک بات مشترک ہے—ایک دن ہم سب کو مرنا ہے۔ یہ یقینی حقیقت ایک ایسے سوال کو جنم دیتی ہے جس سے بچنا ممکن نہیں: قبر کے اُس پار کیا ہے؟ یہ کتاب اسی سوال کے جواب کی تلاش میں کئی برسوں تک کیے گئے میرے ذاتی سفر کا نتیجہ ہے۔ اس تلاش میں جو کچھ مجھے ملا، اُس نے میری زندگی بدل دی۔ میرا ایمان ہے کہ یہ آپ کی زندگی کو بھی بدل دے گا۔

ایک مسیحی ہونے کے ناتے میں موت کے بعد کی زندگی اور آسمان کی اُمید پر ایمان رکھتی ہوں۔ لیکن ہمارے ابدی گھر کے بارے میں بہت کم معلومات دستیاب ہیں۔ جتنی تھوڑی بہت باتیں کہی جاتی ہیں، اُن سے آسمان کوئی بہت دلکش جگہ معلوم نہیں ہوتا—گویا وہ صرف بادلوں اور بربطوں کی جگہ ہے، جہاں لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی نہیں۔ میں نے ایسے بہت سے مردوں اور عورتوں کی کتابیں پڑھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آسمان کی سیر کر چکے ہیں۔ سچ کہوں تو اُن سے مجھے زیادہ مدد نہیں ملی۔ کچھ کتابیں پڑھ کر اچھی لگیں، کچھ مجھے بے معنی معلوم ہوئیں، جبکہ کچھ نے مسیحی ایمان کی بنیادی تعلیمات ہی کی مخالفت کی۔ آج کے زمانے کی زیادہ تر منادی بھی اس موضوع میں بہت زیادہ مدد نہیں دیتی، کیونکہ زیادہ تر پیغامات اس بات پر مرکوز رہتے ہیں کہ اس موجودہ زندگی کو کس طرح بہترین بنایا جائے، جبکہ موت کے بعد کیا ہوتا ہے، اس موضوع کا شاید ہی کبھی ذکر کیا جاتا ہے۔

اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں خود بائبل سے جانوں کہ موت کے بعد کی زندگی کیسی ہوگی۔ میں پہلے لوگوں کو یہ کہتے سن چکی تھی کہ بائبل میں آسمان کے بارے میں بہت کم لکھا ہے۔ لیکن ایسا بالکل نہیں ہے۔ جتنا زیادہ میں نے تلاش کیا، اتنا ہی زیادہ مجھے ملا۔ میں نے یہ کتاب اس لیے لکھی ہے تاکہ خدا کے کلام سے آنے والی زندگی کے بارے میں جو بھرپور اور فائدہ مند سچائیاں مجھے حاصل ہوئی ہیں، اُنہیں دوسروں کے ساتھ بھی بانٹ سکوں۔

اب اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں، میں اس کتاب کے بارے میں چند مختصر باتیں بتانا چاہتی ہوں، جو اسے پڑھتے ہوئے آپ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں مدد دیں گی۔

سب سے پہلے، اس موجودہ زندگی کے بعد کی زندگی کے موضوع پر پوری ایک کتاب لکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ موجودہ زندگی غیر اہم ہے۔ ہرگز نہیں۔ پوری کوشش کریں کہ موجودہ زندگی بہترین طریقے سے گزاریں۔ بڑے خواب دیکھیں! اپنے لیے مقاصد مقرر کریں!

اپنے خوابوں اور مقاصد کو اپنی پوری صلاحیت کے مطابق پورا کریں! لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارے وجود کا بیشتر حصہ اس زندگی کے بعد ہے۔ انسان ایک ابدی مخلوق ہے، جو موت کے ساتھ اپنا وجود ختم نہیں کر دیتا۔ اس لیے اگر ہم سو سال تک بھی زندہ رہیں، تو بھی یہ ابدیت کے مقابلے میں نہایت معمولی مدت ہے۔ اگر ہم اس آگاہی کے ساتھ جینا نہیں سیکھتے کہ زندگی صرف اسی دنیا تک محدود نہیں ہے، تو اس نہایت چیلنج سے بھرپور دنیا کا سامنا کرنا ہمارے لیے کہیں زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ نہ صرف یہ، بلکہ آنے والی زندگی میں جو کچھ ہماری منتظر ہے، اُس کی پُرامید توقع سے ملنے والی خوشی سے بھی ہم محروم ہو جائیں گے۔ اس کتاب

کو لکھنے کا میرا مقصد آپ کی سوچ کو ایک نیا زاویۂ نظر دینا ہے، تاکہ آپ اس موجودہ زندگی کو پوری طرح بھرپور انداز میں جیتے ہوئے بھی اپنی زندگی کو ابدیت کے نقطۂ نظر سے دیکھنا شروع کریں۔

دوسری بات، اس کتاب کو ایک مقصدی اور منظم انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ آسمان کو خدا کے مکمل منصوبے کے تناظر میں ہی صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لیے میں نے ہمارے ابدی گھر سے متعلق باتوں کو نسلِ انسانی اور زمین کی تخلیق کے پیچھے خدا کے مقصد کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا ہے۔ ابتدائی ابواب میں میں کچھ ایسی باتوں کا تعارف پیش کرتی ہوں جن کی تفصیل بعد کے ابواب میں بتدریج بیان کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کتاب کے آغاز میں آپ کو کچھ ایسی باتیں ملیں گی جن پر بعد میں مکمل گفتگو کی جائے گی، اس لیے ممکن ہے کہ آپ کے دل میں اُن کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش پیدا ہو۔ صبر کریں اور پڑھتے رہیں، کیونکہ کتاب کے دوسرے حصے میں آپ کو اُن کی زیادہ تفصیلی وضاحت ملے گی۔ چونکہ یہ کتاب ایک ترتیب کے ساتھ آگے بڑھتی ہے، اس لیے صرف زیادہ دلچسپ محسوس ہونے والے ابواب تک پہنچنے کے لیے درمیان کے ابواب چھوڑ دینا فائدہ مند نہیں ہوگا۔ ہر باب اُن بنیادوں پر قائم ہے جو پہلے ابواب میں رکھی گئی ہیں۔

تیسری بات، یہ کتاب اس موضوع کا مکمل اور تفصیلی مطالعہ پیش کرنے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ کتاب حتیٰ الامکان مختصر رہے۔ اس لیے میں نے آسمان کی زندگی سے متعلق ہر موضوع پر گفتگو نہیں کی۔ کچھ ایسے موضوعات بھی ہیں جن پر مزید تفصیل سے لکھا جا سکتا تھا۔ اسی طرح میں نے آسمان کے بارے میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا جواب دینے کی کوشش بھی نہیں کی۔ پھر بھی میں نے اُن عام ترین خیالات اور فکروں پر گفتگو کرنے کی کوشش کی ہے جن کا اظہار لوگ عموماً موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں کرتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اس مختصر کتاب کو مکمل پڑھ لینے کے بعد، اگرچہ آپ کے ہر سوال کا جواب ابھی نہ بھی ملا ہو، پھر بھی آپ کا دل مستقبل کے لیے اُمید اور جوش سے ضرور بھر جائے گا۔

چوتھی بات، پڑھتے ہوئے آپ دیکھیں گے کہ بعض مقامات پر میں نے کچھ الفاظ کے اصل معانی کا ذکر کیا ہے اور بائبل کے بہت سے مختلف تراجم سے بھی اقتباسات پیش کیے ہیں۔ بائبل اصل میں انگریزی زبان میں نہیں لکھی گئی تھی۔ اُس کے مصنفین نے عہدِ قدیم کو عبرانی زبان میں اور عہدِ جدید کو یونانی زبان میں لکھا تھا۔ صدیوں کے دوران مقدس صحائف کا بہت سی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا، جن میں انگریزی بھی شامل ہے۔ انگریزی کا سب سے مشہور ترجمہ کنگ جیمز ورژن ہے۔ میں عموماً اسی کا مطالعہ کرتی ہوں اور اپنے مطالعے میں اسے سب سے زیادہ استعمال کرتی ہوں۔ لیکن کنگ جیمز ورژن کا ترجمہ 1611 میں کیا گیا تھا، اور اُس وقت سے اب تک انگریزی زبان میں بہت تبدیلی آ چکی ہے۔ سترھویں صدی میں رائج بہت سے الفاظ آج استعمال نہیں ہوتے، اور بہت سے الفاظ کے معانی بھی بدل چکے ہیں۔ اس لیے کئی مرتبہ کنگ جیمز ورژن کی بعض آیات کا صحیح مفہوم واضح کرنے کے لیے اصل یونانی اور عبرانی الفاظ کا مطالعہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُن دوسرے تراجم کو دیکھنا بھی مفید ہوتا ہے جن میں جدید انگریزی کے مطابق الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، جبکہ وہ اصل عبرانی اور یونانی زبان کے مفہوم کے بھی وفادار رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اس کتاب میں مقدس صحائف کے تمام اقتباسات کو ترچھے حروف میں پیش کیا گیا ہے تاکہ وہ واضح طور پر الگ دکھائی دیں، اور مقدس صحائف کے اندر بعض خاص الفاظ اور حصوں پر خصوصی زور دینے کے لیے اُنہیں گہرے حروف میں دکھایا گیا ہے۔

آخر میں، کتاب میں آپ کو کئی مقامات پر ایسے اشارے ملیں گے جہاں کسی خاص موضوع سے متعلق اضافی معلومات کے لیے آپ کو حواشی دیکھنے کے لیے کہا جائے گا۔ یہ حواشی کتاب کے آخر میں دیے گئے ہیں۔

تعارف

اگرچہ ہم اسے تسلیم کرنا نہیں چاہتے، پھر بھی ہم میں سے زیادہ تر لوگ آسمان پر جانے کے لیے اتنے پُرجوش نہیں ہوتے۔ اگر ہم پوری ایمانداری سے اپنے دل کی بات کہیں، تو ہمارے لیے آسمان کی سب سے بڑی کشش صرف یہ ہے کہ وہ جہنم نہیں ہے۔ آخر کون واقعی ہمیشہ کے لیے کسی بادل پر رہ کر بربط بجانا چاہے گا، چاہے اُس بادل پر ایک شاندار عمارت اور سونے کی سڑک ہی کیوں نہ ہو؟ ہم میں سے بہت کم لوگ ابد تک صرف گیت گاتے اور عبادت کرتے ہوئے کبھی ختم نہ ہونے والی عبادت کی مجلس میں وقت گزارنے کے تصور سے پُرجوش ہوتے ہیں۔ اور یہ خیال کہ ہم اپنے پیاروں کو پہچان بھی نہیں سکیں گے، آسمان کو اور بھی کم پُرکشش بنا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ، کیا واقعی کوئی اس خوبصورت دنیا کو چھوڑ کر جانا چاہتا ہے؟ یقیناً ہم زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں سے نجات پا کر خوش ہوں گے۔ لیکن یہ سوچنا کہ ہم پھر کبھی کسی پہاڑی چشمے کے کنارے نہیں بیٹھیں گے، ایک اور طلوعِ آفتاب نہیں دیکھیں گے، یا اپنے چہرے پر گرمیوں کی ٹھنڈی ہوا کا لمس محسوس نہیں کریں گے، دل کو بہت اداس کر دیتا ہے۔

خوش قسمتی سے، آسمانی زندگی کے بارے میں کہی جانے والی یہ تمام باتیں بائبل کی تعلیم کے بالکل برعکس ہیں۔ اس کتاب میں ہم جانیں گے کہ آسمان کے بارے میں خدا کا کلام کیا کہتا ہے۔ آسمان کہاں ہے؟ وہ کیسا ہے؟ آپ کو وہاں جانے کے لیے پُرجوش کیوں ہونا چاہیے؟ ہمارے ابدی گھر کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگوں سے وہ اُمید اور خوشی چھن گئی ہے جو اُن کی زندگی کا ایک عظیم سرچشمہ ہونی چاہیے تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم آسمان پر جا رہے ہیں، اور ہمارے وجود کا کہیں زیادہ عظیم اور بہتر حصہ ابھی ہمارے سامنے ہے!

بائبل اُن لوگوں کے واقعات درج کرتی ہے جنہوں نے ہمارے مستقبل کے گھر کا مشاہدہ کیا تھا۔ اُنہوں نے وہاں جو کچھ دیکھا اور سنا، اُس کی گواہی ظاہر کرتی ہے کہ جو لوگ خداوند کو جانتے ہیں، اُن کے لیے بہترین ابھی آنا باقی ہے۔ اُن لوگوں میں ایک عظیم رسول پولس بھی تھا، جو یسوع کے ابتدائی پیروکاروں میں سے ایک تھا۔ اپنی موت سے کئی سال پہلے اُسے آسمان پر لے جایا گیا تھا۔ بعد میں جب وہ اپنے ایمان کی وجہ سے قیدخانے میں تھا اور اُس کے سامنے موت کی سزا پانے کا امکان تھا، تو اُس نے لکھا، *"کیونکہ میرے لیے جینا مسیح ہے اور مرنا فائدہ ہے... میری آرزو یہ ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے ساتھ رہوں، کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے۔"* (فِلپّیوں باب ۱ آیت ۲۱ تا ۲۳)۔ پولس کو موت کا کوئی خوف نہیں تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کی زندگی کے بہترین دن ابھی اُس کے سامنے ہیں۔ لوگ اکثر اس زندگی کے بعد کی زندگی کو آخرت کہتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ حقیقت میں، یہ موجودہ زندگی تو پہلی زندگی ہے۔

اکثر کہا جاتا ہے کہ جو لوگ مر چکے ہیں، وہ اب ایک بہتر جگہ پر ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ آسمان کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط تصورات کی وجہ سے یہ گہری حقیقت محض ایک مذہبی تسلی بن کر رہ گئی ہے۔ بہتر کا مطلب ہے—اعلیٰ اور اس لیے زیادہ فائدہ مند، نہ کہ وہ جیسا زیادہ تر لوگ آسمان کے بارے میں سوچتے ہیں (ویب سٹرز نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری، ۱۹۶۹)۔ پولس اپنے ذاتی تجربے سے جانتا تھا کہ آسمانی زندگی واقعی بہتر ہے۔ ایک ایسے شخص کی گواہی کے مطابق جو خود وہاں جا چکا تھا، آسمانی زندگی اس موجودہ زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے، کیونکہ وہاں ہر چیز فائدہ ہی فائدہ ہے۔

جب ہم مرتے ہیں، تو ہمارے لیے کیا انتظار کر رہا ہے، اس کے بارے میں بائبل بہت کچھ کہتی ہے۔ آسمان ایک حقیقی جگہ ہے، جہاں حقیقی لوگ رہتے ہیں اور حقیقی کام کرتے ہیں۔ زمین پر بہت سی چیزیں اور سرگرمیاں آسمان کی باتوں کی مثالیں ہیں، جو ہمیں اس بات کی ایک جھلک دیتی ہیں کہ آسمان کیسا ہے اور وہاں مرد اور عورتیں کس طرح زندگی گزارتے ہیں۔ اگرچہ خدا کا کلام موت کے بعد کی زندگی سے متعلق ہر سوال کا جواب نہیں دیتا، پھر بھی وہ ہمیں اتنی معلومات ضرور فراہم کرتا ہے کہ ہم پورے یقین کے ساتھ جان سکیں کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے، وہ کہیں زیادہ بہتر ہے۔ آسمان نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے، اور بہترین ابھی آنا باقی ہے۔

حصہ اوّل



موجودہ آسمان



آسمان ایک حقیقی جگہ ہے

بہت سے لوگ آسمان پر جانے کے خیال کے ساتھ اس لیے کشمکش محسوس کرتے ہیں کہ وہ انہیں حقیقی معلوم نہیں ہوتا۔ یہ کسی دوسری دنیا کی بات محسوس ہوتی ہے۔ ہم اسے دیکھ نہیں سکتے، چھو نہیں سکتے، اور جب ہم وہاں جاتے ہیں تو ہمارا یہ جسم ہمارے ساتھ نہیں جاتا۔ لیکن آسمان کوئی بھوت جیسی دنیا نہیں ہے جہاں شفاف مخلوقات رہتی ہوں۔ وہ ایک حقیقی جگہ ہے۔

ہم آسمان کو چھو یا دیکھ نہیں سکتے، اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ غیر حقیقی ہے یا اس دنیا سے کم حقیقی ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ ایک دوسرے بُعد میں واقع ہے۔ انسان زمان و مکان کے ایک ایسے مسلسل نظام میں رہتا ہے جو مادی اشیا سے بنا ہے اور جسے ہم اپنی پانچوں حواس کے ذریعے محسوس کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت صرف اتنی ہی نہیں ہے جتنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے، کانوں سے سنتے، چھوتے، سونگھتے یا چکھتے ہیں۔ کوانٹم طبیعیات میں ہونے والی حالیہ دریافتوں نے سائنس دانوں کو اس نتیجے تک پہنچایا ہے کہ انسانوں کی طرف سے پہچانے جانے والے تین ابعاد—لمبائی، چوڑائی اور اونچائی—کے علاوہ بھی دس ایسے ابعاد ہیں جنہیں دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے (مِسلر اور ایسٹ مین، ۱۹۹۷، صفحات ۸۵–۸۶)۔

ایک پوشیدہ دنیا۔

سائنس اب آہستہ آہستہ اُس سچائی کی تصدیق کرنے لگی ہے جو بائبل صدیوں سے ہمیں بتاتی آئی ہے: ایک پوشیدہ عالم موجود ہے—ایک ایسا بُعد جو عام طور پر زمین پر رہنے والے مردوں اور عورتوں کو دکھائی نہیں دیتا (۲ کرنتھیوں باب ۴ آیت ۱۸؛ کلسیوں باب ۱ آیت ۱۶)۔ خدا کا کلام بہت سے ایسے واقعات بیان کرتا ہے جب اس پوشیدہ عالم کا پردہ کچھ وقت کے لیے ہٹ گیا اور بعض لوگوں کو اُس پوشیدہ دنیا کو دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ آئیے، اُن میں سے دو واقعات پر غور کریں۔

فرشتے محافظ

پہلا واقعہ آج سے تقریباً اٹھائیس سو سال پہلے کا ہے۔ شام کے بادشاہ نے اسرائیل کی سلطنت کے خلاف ایک فوجی مہم شروع کی۔ قادرِ مطلق خدا نے شام کی خفیہ جنگی منصوبہ بندی عظیم عبرانی نبی الیشع پر ظاہر کر دی، جس کے باعث اسرائیل کو جنگ میں حکمتِ عملی کے لحاظ سے برتری حاصل ہو گئی۔ جب شام کے بادشاہ کے مشیروں نے اسے اس صورتِ حال سے آگاہ کیا، تو اُس نے اسرائیل کے دوّتین شہر میں اُس نبی کو گرفتار کرنے کے لیے فوج بھیجی (۲ سلاطین باب ۶ آیت ۸ تا ۲۳)۔

ایک صبح الیشع کا خادم اپنے روزمرہ کے کام کرنے کے لیے بہت سویرے اٹھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ پورا شہر دشمن کی فوج سے گھرا ہوا ہے تو وہ خوف سے کانپنے لگا۔ لیکن الیشع ذرا بھی خوف زدہ نہ ہوا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پوشیدہ بُعد میں رہنے والی مخلوقات اُس کی حفاظت کر رہی ہیں۔ وہ پہلے بھی ایک موقع پر اُنہیں دیکھ چکا تھا۔ تب نبی نے خداوند سے دعا کی کہ وہ اُس نوجوان کی آنکھیں کھول دے، تاکہ وہ بھی اپنے محافظوں کو دیکھ سکے۔

"تب خداوند نے اُس خادم کی آنکھیں کھول دیں، اور اُس نے دیکھا کہ الیشع کے چاروں طرف کا پہاڑی علاقہ آگ کے گھوڑوں اور رتھوں سے بھرا ہوا ہے۔" (۲ سلاطین باب ۶ آیت ۱۷)

الیشع اور اُس کے خادم نے حقیقی گھوڑے اور حقیقی رتھ دیکھے۔ وہ رتھ اور گھوڑے آگ کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ آگ سے بنے ہوئے تھے، بلکہ اس لیے کہ وہ اُس پوشیدہ عالم کے جلالی نور کی عکاسی کر رہے تھے۔

فرشتے پیغام رساں۔

دوسرا واقعہ تقریباً دو ہزار سال پہلے اُس رات پیش آیا جب یسوع اس دنیا میں پیدا ہوئے۔ جب چرواہے بیت لحم شہر کے قریب ایک میدان میں اپنے ریوڑوں کی نگہبانی کر رہے تھے، تو ایک فرشتہ آسمانی بُعد سے ظاہر ہوا اور اُنہیں خداوند کی آمد کی خبر سنائی۔ جلد ہی اُس کے ساتھ بے شمار فرشتے آ ملے جو خدا کی حمد کر رہے تھے۔ جب اُن فرشتوں نے اپنا پیغام سنا دیا، تو ظاہر اور پوشیدہ عالم کے درمیان کھلا ہوا راستہ پھر بند ہو گیا۔

"اُسی وقت خداوند کا ایک فرشتہ اُن کے سامنے آ کھڑا ہوا، اور خداوند کے جلال کا نور اُن کے چاروں طرف چمکنے لگا۔ اُس نے کہا، 'میں تمہیں بڑی خوشی کی خوشخبری سناتا ہوں، جو سب لوگوں کے لیے ہوگی۔ کیونکہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لیے ایک نجات دہندہ پیدا ہوا ہے، جو مسیح خداوند ہے۔'... تب اُس فرشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک عظیم گروہ آ ملا، جو خدا کی حمد کرتے ہوئے کہہ رہا تھا، 'اعلیٰ ترین آسمان پر خدا کا جلال ہو، اور زمین پر اُن لوگوں میں سلامتی ہو جن سے وہ خوش ہے۔'... تب وہ فرشتے اُن کے پاس سے آسمان کو واپس چلے گئے۔" (لوقا باب ۲ آیت ۹ تا ۱۵)

اِن دونوں واقعات میں زمین پر رہنے والے انسانوں کے سامنے پوشیدہ دنیا کا پردہ کچھ وقت کے لیے ہٹ گیا، اور وہ اُن چیزوں کو دیکھنے کے قابل ہو گئے جو پہلے اُن کی نظروں سے اوجھل تھیں۔ آسمان سے آنے والے یہ مہمان—فرشتے اور گھوڑے اور رتھ—اُس وقت اچانک وجود میں نہیں آئے تھے جب الیشع، اُس کے خادم اور چرواہوں نے اُنہیں دیکھا۔ وہ تو پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ ایک مختلف بُعد میں تھے۔

آسمان ایک حقیقی جگہ ہے۔

آسمان کوئی ہلکے، شفاف بادلوں سے بنا ہوا مقام نہیں ہے۔ وہ ایک حقیقی اور ٹھوس جگہ ہے۔ خود یسوع نے ایسا کہا۔ وہ اس بات کو بخوبی جانتے تھے، کیونکہ وہ اسی پوشیدہ عالم سے آئے تھے (یوحنا باب ۳ آیت ۱۳؛ یوحنا باب ۶ آیت ۳۸)۔ اُس بات پر غور کیجیے جو خداوند نے اپنے مصلوب کیے جانے سے ایک رات پہلے اپنے بارہ شاگردوں سے کہی تھی۔ اُن کے یہ الفاظ اُس پوشیدہ بُعد کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔

"تمہارا دل بے چین نہ ہو۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں رہنے کے بہت سے مقام ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تم سے کہہ دیتا۔ میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے جاتا ہوں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں، تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا، تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی ہو۔" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱ تا ۳)۔

یسوع اب آسمان پر واپس جانے والے تھے اور اُن لوگوں کو چھوڑنے والے تھے جن کے ساتھ اُنہوں نے ساڑھے تین سال تک ہر روز وقت گزارا تھا۔ اُن کے یہ الفاظ اُنہیں تسلی دینے اور یہ حوصلہ دینے کے لیے تھے کہ اُن کی آنے والی جدائی مستقل نہیں بلکہ صرف کچھ عرصے کے لیے ہے۔ آخرکار وہ سب دوبارہ ایک ساتھ ہوں گے۔ خداوند نے اُنہیں یقین دلایا کہ وہ اپنے باپ کے گھر میں اُن کے لیے ایک جگہ تیار کریں گے۔

ویبسٹر نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری (۱۹۶۹) میں "جگہ" کا مطلب "خلا میں ایک متعین مقام" بیان کیا گیا ہے۔ یسوع ایک حقیقی جگہ پر واپس جا رہے تھے، جہاں ایک دن اُن کے شاگرد بھی اُن کے ساتھ ہوں گے۔

کچھ لوگ اس آیت کی بنیاد پر یہ سمجھتے ہیں کہ آسمان میں ہم میں سے ہر ایک کو ایک بہت بڑی حویلی ملے گی—سنگِ مرمر، گرینائٹ یا کسی دوسرے عمدہ مادے سے بنا ہوا ایک محل، جو سونے اور قیمتی جواہرات سے آراستہ ہوگا۔ حقیقت میں یہ تصور ہمارے مستقبل کے گھر کو بعض لوگوں کے لیے کم پرکشش بھی بنا سکتا ہے، کیونکہ ایسی عمارت بہت سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی۔ لیکن یسوع نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہمیں کوئی وسیع و عریض محل ملے گا۔

"حویلی" کے لیے استعمال ہونے والے یونانی لفظ کا مطلب "رہنا" یا "ٹھہرنا" ہے۔ خداوند یسوع کا مطلب یہ تھا کہ اُن کے باپ کے گھر میں کافی جگہ ہے، جہاں وہ اور اُن کے تمام پیروکار ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔

"میرے باپ کے گھر میں رہنے کے بہت سے مقام ہیں۔" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲)۔

"رہنے کے بہت سے مقام [گھر] ہیں۔" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲)۔

آسمان کا حقیقی وجود ہے۔

اگرچہ اس وقت آسمان ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے، پھر بھی اُس کا حقیقی وجود ہے اور وہ ٹھوس حقیقت رکھتا ہے۔ خدا کا مسکن اتنا حقیقی ہے کہ کم از کم تین اشخاص اپنے جسمانی بدن سمیت وہاں موجود ہیں۔ یسوع اس وقت اسی جسمانی بدن کے ساتھ اُس پوشیدہ عالم میں رہ رہے ہیں جسے اُنہوں نے زمین پر رہتے ہوئے اختیار کیا تھا۔ صلیب پر اُن کی موت کے بعد اُن کے بے

جان جسم کو قبر میں رکھا گیا۔ تین دن بعد یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ بائبل کے مطابق، اُن کے جی اُٹھنے کے بعد لوگوں نے اُنہیں دیکھا اور چھوا۔ اُنہوں نے اُنہیں بات کرتے ہوئے سنا اور کھانا کھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ اُنہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اپنے جی اُٹھنے کے چالیس دن بعد ہمارا نجات دہندہ اُسی حقیقی اور جسمانی بدن کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

"جب وہ [اُن کے شاگرد] اِن باتوں کے بارے میں بات ہی کر رہے تھے [کہ جی اُٹھا ہوا خداوند لوگوں کو دکھائی دے رہا ہے]، تو یسوع خود اُن کے درمیان آ کھڑے ہوئے اور اُن سے کہا، 'تمہیں سلامتی ملے۔' وہ گھبرا گئے اور خوف زدہ ہو گئے، کیونکہ اُنہیں لگا کہ وہ کسی روح کو دیکھ رہے ہیں۔ تب اُنہوں نے اُن سے کہا، 'تم کیوں گھبرا رہے ہو؟ تمہارے دلوں میں شک کیوں پیدا ہو رہے ہیں؟ میرے ہاتھوں اور میرے پاؤں کو دیکھو۔ یہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو، کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوتیں جیسی تم مجھ میں دیکھ رہے ہو۔' یہ کہہ کر اُنہوں نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔" (لوقا باب ۲۴ آیت ۳۶ تا ۴۰)۔

"جب وہ خوشی اور حیرت کے باعث اب بھی یقین نہیں کر پا رہے تھے، تو اُنہوں نے اُن سے پوچھا، 'کیا تمہارے پاس یہاں کھانے کے لیے کچھ ہے؟' اُنہوں نے اُنہیں بھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا دیا۔ اُنہوں نے اُسے لیا اور اُن کے سامنے کھایا۔" (لوقا باب ۲۴ آیت ۴۱ تا ۴۳)۔

"[چالیس دن بعد] جب وہ [یسوع] اُنہیں بیت عنیاہ کے قریب تک لے گئے، تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ اور ایسا ہوا کہ برکت دیتے دیتے وہ اُن سے جدا ہو گئے اور آسمان پر اٹھا لیے گئے۔" (لوقا باب ۲۴ آیت ۵۰ تا ۵۱)۔

خداوند کے اپنے آسمانی باپ کے گھر واپس جانے کے چند ہی ماہ بعد ستفنس نامی ایک شخص کو مسیح پر اپنے ایمان کی وجہ سے سنگسار کر کے مار ڈالا گیا۔ وہ یسوع کے پیروکاروں میں پہلا شہید بنا۔ جب اُس کے قاتل اُس پر پتھروں کی بارش کر رہے تھے، تو ظاہر اور پوشیدہ عالم کے درمیان کا پردہ چند لمحوں کے لیے ہٹ گیا اور ستفنس نے آسمان پر یسوع کو دیکھا۔

"لیکن ستفنس، جو روح القدس سے معمور تھا، اُس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کے دائیں ہاتھ کھڑا دیکھا۔ تب اُس نے کہا، 'دیکھو، میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابنِ آدم کو خدا کے دائیں ہاتھ کھڑا دیکھ رہا ہوں۔'" (اعمال باب ۷ آیت ۵۵ تا ۵۶)۔

غور کیجیے کہ یسوع نہ تو شفاف تھے اور نہ ہی کسی روح کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کسی بادل پر تیر بھی نہیں رہے تھے۔ وہ اپنے جسمانی بدن میں خدا کے تخت کے دائیں ہاتھ کھڑے تھے۔ ستفنس نے ایسے بُعد کی ایک جھلک دیکھی جس کا حقیقی وجود تھا اور جہاں چیزوں کے درمیان مقامی تعلق بھی موجود تھا۔ یہی وہ عالم تھا جس میں اُس نے اپنی آخری سانس لیتے ہی داخل ہونا تھا۔

آسمان میں صرف یہی ایک جسمانی بدن نہیں ہے۔

بائبل یہ بھی بتاتی ہے کہ اُس پوشیدہ عالم میں دوسرے لوگ بھی جسمانی بدن سمیت موجود ہیں۔ یہ ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے جسمانی موت کا تجربہ نہیں کیا بلکہ براہِ راست آسمان پر اٹھا لیے گئے، جہاں وہ اب رہ رہے ہیں۔

• حنوک ایسا شخص تھا جس نے اپنی پوری زندگی خدا کے ساتھ رفاقت میں چلتے ہوئے گزاری۔ وہ اپنے جسمانی بدن سمیت آسمان میں داخل ہو گیا۔ "پھر وہ غائب ہو گیا، کیونکہ خدا اُسے اٹھا لے گیا۔" (پیدایش باب ۵ آیت ۲۴) "حنوک بغیر موت کا تجربہ کیے اٹھا لیا گیا۔" (عبرانیوں باب ۱۱ آیت ۵)۔

• عبرانی نبی ایلیاہ بھی موت کا تجربہ کیے بغیر آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ اُن کے ساتھی نبی اور شاگرد الیشع نے اپنی آنکھوں سے یہ واقعہ دیکھا۔ "جب وہ [ایلیاہ اور الیشع] چلتے چلتے باتیں کر رہے تھے، تو اچانک آگ کا ایک رتھ اور آگ کے گھوڑے ظاہر ہوئے۔ اُنہوں نے اُن دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا، اور ایلیاہ بگولے کے ذریعے آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ الیشع یہ سب دیکھ رہا تھا۔" (۲ سلاطین باب ۲ آیت ۱۱ اور ۱۲)۔

اسی وجہ سے جب اس باب میں پہلے بیان کیے گئے واقعے کے وقت الیشع دشمن کی فوج سے گھرا ہوا تھا، تو وہ ذرا بھی خوف زدہ نہیں ہوا۔

اس وقت بھی آسمان پر جسمانی بدن رکھنے والے انسان موجود ہیں۔ پھر بھی ہمیں کبھی بادلوں کے درمیان سے کسی کا ہاتھ یا پاؤں دکھائی نہیں دیتا، کیونکہ آسمان ایک حقیقی جگہ ہے، جس کا اپنا ٹھوس وجود، حقیقی صورت اور جسمانی حقیقت ہے۔ صرف اس لیے کہ ہم اُس پوشیدہ عالم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حقیقی نہیں ہے۔ ہمارا مستقبل کا گھر صرف ایسے بُعد میں واقع ہے جو فی الحال ہماری پانچ جسمانی حواس کی رسائی اور ادراک سے باہر ہے۔

خدا کے کلام میں اُن لوگوں کی گواہی بھی بیان کی گئی ہے جو اُس پوشیدہ عالم میں داخل ہوئے اور پھر زمین پر واپس آ کر اُنہوں نے وہاں جو کچھ دیکھا اور سنا، اُس کی گواہی دی۔ اگلے باب میں ہم یہ جاننا شروع کریں گے کہ آسمان پر رہتے ہوئے اُنہوں نے کیا دیکھا اور کیا سنا۔



انسانوں نے آسمان کا مشاہدہ کیا ہے

بائبل دو ایسے اشخاص کا بیان کرتی ہے جنہوں نے کچھ عرصے کے لیے آسمان کا سفر کیا— رسول پولس اور رسول یوحنا۔ اُن کے الفاظ ہماری یہ سمجھنے میں مدد کرتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کا گھر کیسا ہے۔ دونوں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ اُس پوشیدہ عالم کی کچھ باتیں ایسی ہیں جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا، پھر بھی اُس کا بہت سا حصہ ہمارے لیے مانوس ہے، کیونکہ زمین کی تخلیق آسمانی حقیقتوں کے نمونے کے مطابق کی گئی ہے۔ جس طرح خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا، اُسی طرح اُس نے زمین کو بھی آسمان کے نمونے پر بنایا۔ آئیے دیکھیں کہ پولس اور یوحنا نے اپنے تجربے کے بارے میں کیا بتایا۔

پولس آسمان پر۔

یونان کے شہر کرنتھس میں رہنے والے ایمانداروں کے نام ایک خط میں پولس نے بتایا کہ کئی سال پہلے اُسے آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ اُس نے لکھا کہ آسمان اتنا حقیقی ہے کہ وہ یہ بھی نہیں بتا سکا کہ وہ اپنے جسمانی بدن میں تھا یا بدن سے باہر۔

"میں مسیح میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو چودہ سال پہلے—چاہے بدن سمیت تھا، میں نہیں جانتا، یا بدن سے الگ تھا، میں نہیں جانتا؛ خدا جانتا ہے—تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا... یعنی فردوس میں، جہاں اُس نے ایسی باتیں سنیں جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا اور جنہیں کسی انسان کو بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔" (۲ کرنتھیوں باب ۱۲ آیت ۲ تا ۴)۔

رسول نے کہا کہ وہ تیسرے آسمان تک پہنچا۔ اُس کے زمانے کے علما تین آسمانوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے اردگرد کے فضائی ماحول کو پہلا آسمان کہتے تھے۔ دوسرا آسمان وہ تھا جسے آج ہم بیرونی خلا کہتے ہیں۔ تیسرا آسمان خدا کی سکونت گاہ تھا۔ پولس نے اُسے فردوس بھی کہا۔

اگرچہ پولس کو خدا کی سکونت گاہ میں گزارے ہوئے اپنے وقت کے بارے میں تفصیلی باتیں بیان کرنے کی اجازت نہیں تھی، پھر بھی اُس کے اس تجربے کی حقیقت اُس کی تحریروں میں واضح

طور پر نظر آتی ہے (نوٹ ۱ دیکھیں)۔ یاد کیجیے، یہی وہ پولس ہے جس نے موت کا سامنا کرتے ہوئے لکھا کہ "مرنا فائدہ ہے"، کیونکہ آسمان کی زندگی کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اسی شخص نے یہ بھی بتایا کہ ہمارے اردگرد دکھائی دینے والی یہ جسمانی تخلیق ہمیں خداوند اور اُس پوشیدہ عالم کے بارے میں بھی بہت کچھ سکھاتی ہے۔

"خدا کی وہ باتیں جو دکھائی نہیں دیتیں، یعنی اُس کی ابدی قدرت اور الوہیت، دنیا کی پیدائش کے وقت سے اُس کی بنائی ہوئی چیزوں کے وسیلے سے صاف دکھائی دیتی ہیں اور سمجھی جاتی ہیں۔" (رومیوں باب ۱ آیت ۲۰)۔

بلاشبہ، تخلیق کی عظمت قادرِ مطلق خدا کی قدرت اور جلال کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ لیکن بائبل کے مطابق، زمین پر ایسی بہت سی چیزیں اور سرگرمیاں بھی ہیں جو آسمان میں موجود حقیقتوں سے مشابہ ہیں۔ وہ اُس پوشیدہ عالم کی طرف دیکھنے کے لیے ہمارے سامنے ایک کھڑکی کھول دیتی ہیں۔ جیسا کہ پچھلے باب میں ذکر کیا گیا ہے، جب پوشیدہ بُعد الیشع کے خادم اور بیت لحم کے چرواہوں کے لیے کھولا گیا، تو اُنہوں نے ایسی چیزیں دیکھیں اور ایسی باتیں سنیں جو اُن کے لیے مانوس اور قابلِ شناخت تھیں—جیسے رتھ، گھوڑے، اور خدا کی عبادت اور حمد کے واضح اور قابلِ فہم الفاظ۔

پولس نے مزید بتایا کہ اُس زمانے کے لوگوں کے لیے مانوس ایک عمارت—یروشلیم شہر میں واقع وہ شاندار ہیکل—آسمان میں موجود ایک حقیقی عمارت کے نمونے کے مطابق بنایا گیا تھا۔ اُس نے زمین پر بنائے گئے اُس ہیکل کو "ایسی عبادت گاہ کہا جو آسمان میں موجود حقیقی چیز کی نقل اور سایہ ہے۔" اُس نے یہ بھی لکھا کہ "اُس میں جو کچھ تھا... وہ آسمانی چیزوں کی نقل تھا۔" (عبرانیوں باب ۸ آیت ۵؛ عبرانیوں باب ۹ آیت ۲۳)۔

رسول پولس نے یہ نہیں بتایا کہ آسمان پر رہتے ہوئے اُس نے اُس آسمانی ہیکل کو دیکھا تھا یا نہیں، لیکن یوحنا نے واضح طور پر لکھا کہ اُس نے اُسے دیکھا (مکاشفہ باب ۷ آیت ۱۵؛ مکاشفہ باب ۱۱ آیت ۱۹؛ مکاشفہ باب ۱۵ آیت ۵) (نوٹ ۲ دیکھیں)۔

یُوحنا آسمان پر۔

یُوحنا یسوع کے اصل بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ یسوع کے آسمان پر واپس جانے کے تقریباً ساٹھ سال بعد (تقریباً ۹۵ عیسوی میں)، خداوند یُوحنا کے سامنے پتمس نامی جزیرے پر ظاہر ہوئے، جو موجودہ ترکی کے ساحل کے قریب واقع ہے۔ وہاں اُنہوں نے اُس زمانے میں اُس علاقے میں موجود سات کلیسیاؤں کے لیے اُسے پیغامات دیے۔ اس کے بعد ہمارے نجات دہندہ یُوحنا کو آسمان پر لے گئے، جہاں اُسے وہ مکاشفہ ملا جسے اُس نے مکاشفہ کی کتاب میں لکھا (مکاشفہ باب ۱ آیت ۱۹)۔

یُوحنا کی تحریریں ہمیں بتاتی ہیں کہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے کے آخری چند سالوں میں آسمان اور زمین پر کیا کچھ واقع ہوگا۔ اگرچہ مکاشفہ کی کتاب پوشیدہ عالم کی روزمرہ زندگی کی تفصیلی وضاحت دینے کے لیے نہیں لکھی گئی تھی، پھر بھی یُوحنا نے جو کچھ دیکھا، اُس کے ذریعے ہم اُس عالم کے بارے میں بہت کچھ جان سکتے ہیں۔ اُس نے آسمان پر بہت سی ایسی چیزیں اور سرگرمیاں دیکھیں جو زمین پر بھی پائی جاتی ہیں۔

"اِس کے بعد میں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ تب وہی آواز، جسے میں نے پہلے نرسنگے کی مانند بولتے ہوئے سنا تھا... میں نے آسمان میں ایک تخت دیکھا، اور اُس تخت پر کوئی بیٹھا ہوا تھا... اُس کے گرد چوبیس تخت تھے، اور اُن پر چوبیس بزرگ بیٹھے تھے۔ وہ سب سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے... تب وہ چوبیس بزرگ اُس ابدی زندہ رہنے والے کے سامنے گر کر اُس کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے تاج تخت کے سامنے رکھ کر کہتے ہیں، 'اَے خداوند، ہمارے خدا، تُو ہی لائق ہے۔'" (مکاشفہ باب ۴ آیت ۱ تا ۴؛ مکاشفہ باب ۴ آیت ۱۰)۔

"پھر میں نے اُس تخت پر بیٹھے ہوئے شخص کے دائیں ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی۔ وہ اندر اور باہر دونوں طرف لکھی ہوئی تھی اور سات مہروں سے بند کی گئی تھی۔" (مکاشفہ باب ۵ آیت ۱)۔

"اُن میں سے ہر ایک [بزرگ] کے ہاتھ میں ایک بربط تھا، اور وہ خوشبودار بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے لیے ہوئے تھے، جو خدا کے لوگوں کی دعائیں ہیں۔ وہ ایک نیا گیت گا رہے تھے... پھر میں نے آسمان، زمین، زمین کے نیچے اور سمندر میں رہنے والی ہر مخلوق کو بھی گاتے ہوئے سنا۔" (مکاشفہ باب ۵ آیت ۸ اور ۹؛ مکاشفہ باب ۵ آیت ۱۳)۔

"اِس کے بعد میں نے ایک ایسی بڑی بھیڑ دیکھی جسے کوئی گن نہیں سکتا تھا۔ وہ ہر قوم، ہر قبیلے، ہر لوگوں کے گروہ اور ہر زبان کے لوگ تھے۔ وہ تخت اور برّہ کے سامنے کھڑے تھے۔ اُنہوں نے سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور اُن کے ہاتھوں میں کھجور کی شاخیں تھیں۔" (مکاشفہ باب ۷ آیت ۹)۔

یُوحنا کے اِن الفاظ کی اہمیت کو نظرانداز نہ کیجیے۔ اُس نے بتایا کہ آسمان پر اُس نے ایک دروازہ، بیٹھنے کے لیے تخت، لباس، تاج، لکھی ہوئی ایک کتاب، بربط، پیالے، بخور اور کھجور کی شاخیں دیکھیں۔ اُس نے گیت اور گانا سنا اور لوگوں کو سروں اور ہاتھوں سمیت انتہائی سرگرمی کے ساتھ حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول نے وہاں جاندار مخلوقات کو بھی دیکھا۔ جس یونانی لفظ کا ترجمہ "مخلوق" کیا گیا ہے، اُس کا مطلب "زندہ مخلوق" ہے، اور نئے عہدنامے کے دوسرے مقامات پر یہی لفظ جانوروں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے (عبرانیوں باب ۱۳ آیت ۱۱؛ ۲ پطرس باب ۲ آیت ۱۲؛ یہوداہ باب ۱ آیت ۱۰)۔ یُوحنا نے بھی پولس ہی کی طرح یہ تجربہ کیا کہ آسمان کا حقیقی اور جسمانی وجود ہے۔

یُوحنا نے لکھا کہ جب وہ اُس پوشیدہ عالم میں تھا، تو اُس کے پاس منہ اور پیٹ سمیت ایک جسم تھا۔ اُس نے چیزوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور تھاما۔ اُس نے کھانا کھایا اور اُس کا ذائقہ بھی چکھا۔

"تب میں اُس [فرشتے] کے پاس گیا اور اُس سے وہ چھوٹی کتاب مانگی۔ اُس نے مجھ سے کہا، 'اِسے لے اور کھا جا۔ یہ تیرے منہ میں تو شہد کی مانند میٹھی لگے گی، لیکن جب یہ تیرے پیٹ میں جائے گی تو اُسے کڑوا کر دے گی۔' تب میں نے وہ چھوٹی کتاب فرشتے کے ہاتھ سے لے لی اور اُسے کھا لیا۔ وہ میرے منہ میں شہد کی مانند میٹھی لگی، لیکن اُسے نگلنے کے بعد میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔" (مکاشفہ باب ۱۰ آیت ۹ اور ۱۰)۔

اپنے رویا کے آخر میں یُوحنا نے آسمان کے دارالحکومت کو زمین پر اترتے ہوئے دیکھا۔ اِس موضوع پر ہم باب ۹ میں مزید تفصیل سے غور کریں گے، لیکن یہ حقیقت کہ پوشیدہ عالم میں ایک ایسا شہر ہے جو زمین پر بھی آ سکتا ہے، اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ آسمان کا حقیقی اور جسمانی وجود ہے۔ وہ ایک ٹھوس اور حقیقی جگہ ہے۔ رسول نے بتایا کہ اُس آسمانی عظیم شہر میں پیمائش، تناسب اور ابعاد ہیں۔ اُس شہر کی چار سمتیں ہیں—مشرق، مغرب، شمال اور

جنوب—اور اُس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی بھی ہے۔ اُس دارالحکومت میں زمین کے شہروں جیسی بہت سی خصوصیات ہیں، جیسے عمارتیں، بنیادوں والی فصیل، دروازے، سڑکیں، دریا اور درخت۔ آگے چل کر یُوحنا موتیوں اور دوسرے قیمتی جواہرات کا بھی ذکر کرتا ہے، جیسے نیلم، زمرد، یشب اور پکھراج—یہ سب چیزیں زمین پر بھی پائی جاتی ہیں۔

ایک باغ، ایک ملک اور ایک شہر۔

پولس اور یوحنا، دونوں کو آسمان کا سفر کرنے سے پہلے ہی اُس کے بارے میں کچھ معلومات حاصل تھیں۔ اُنہوں نے یہ علم پرانے عہدنامے سے حاصل کیا تھا، جو اُن کے زمانے تک بائبل کا مکمل ہو چکا حصہ تھا۔ اِس کتاب کے دوسرے حصے میں ہم زیادہ غور سے دیکھیں گے کہ پرانا عہدنامہ آسمان کے بارے میں کیا ظاہر کرتا ہے۔ فی الحال صرف ایک بات پر توجہ دیجیے۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، پولس نے اُس جگہ کو جہاں وہ گیا تھا، فردوس کہا۔ اُس نے یہ لفظ صرف ادبی خوب صورتی کے لیے نہیں چنا تھا۔ اُس کے زمانے میں فردوس نیک لوگوں کے مرنے کے بعد اُن کے رہنے کی جگہ کے لیے ایک معروف نام تھا۔ "فردوس" کے لیے استعمال ہونے والا یونانی لفظ پارادےئسوس ہے، جس کا مطلب ہے "باغ" یا "باغیچہ"۔ اُس زمانے میں یونانی زبان سب سے زیادہ بولی جاتی تھی، اور جب پرانے عہدنامے کا پہلی مرتبہ عبرانی زبان سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا، تو پارادےئسوس کا لفظ عدن کے باغ کے لیے استعمال کیا گیا تھا (پیدایش باب ۲ آیت ۸؛ حزقی ایل باب ۲۸ آیت ۱۳)۔ پہلی صدی کے لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ آسمان عدن کے باغ کی مانند ایک فردوس ہوگا۔

چونکہ زمین کی تخلیق آسمانی حقیقتوں کے نمونے کے مطابق کی گئی ہے، اس لیے یہ ماننا مناسب ہے کہ عدن کا باغ، جو انسانوں کے لیے خدا کی پہلی رہائش گاہ تھا، ہمارے مستقبل کے مسکن کے بارے میں بھی بہت کچھ بتاتا ہے۔ بائبل کے ابتدائی صفحات اُس باغ کو ایک ایسے خوب صورت مقام کے طور پر بیان کرتے ہیں جہاں ہر ضرورت کی فراوانی سے فراہمی تھی۔ وہاں درخت، نباتات اور خوراک تھی۔ وہاں جانور، دریا، قیمتی معدنیات اور سونا بھی تھا۔ پہلے انسان، آدم اور حوا، بامعنی کام کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ اور خود خداوند کے ساتھ گہری رفاقت رکھتے تھے (پیدایش باب ۲)۔ جیسے جیسے ہم کلامِ مقدس میں آسمان کے بارے میں ظاہر کی گئی باتوں کا زیادہ گہرائی سے مطالعہ کریں گے، ہم پائیں گے کہ یہ سب چیزیں اُس زندگی کا حصہ ہیں جو ہماری منتظر ہے۔

پولس نے مزید لکھا کہ اُس سے پہلے خدا کے پیروکار یہ ایمان رکھتے تھے کہ مستقبل کی زندگی میں اُنہیں صرف ایک باغ ہی نہیں بلکہ ایک ملک اور ایک شہر بھی ملے گا۔ اُس نے لکھا، "وہ ایک بہتر ملک کی خواہش رکھتے تھے، یعنی آسمانی ملک کی۔" (عبرانیوں باب ۱۱ آیت ۱۶) اور "ہم اُس آنے والے شہر کے منتظر ہیں۔" (عبرانیوں باب ۱۳ آیت ۱۴)۔

اِن میں سے ہر لفظ ہمارے ذہن میں ایسے مانوس نقشے اور تصورات پیدا کرتا ہے جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آسمان ایک حقیقی جگہ ہے، جس میں ایسی خصوصیات اور صفات ہیں جنہیں ہم پہچان سکیں گے۔ اگر ہمارا مستقبل کا گھر کسی نہ کسی صورت میں ایک باغ، ایک ملک اور ایک شہر جیسا نہ ہوتا، تو پولس اُسے اِن ناموں سے کیوں پکارتا؟

بائبل اُن لوگوں کی چشم دید گواہی بیان کرتی ہے جو اُس پوشیدہ عالم میں داخل ہوئے تھے۔ اُن کے الفاظ ہمیں بتاتے ہیں کہ آسمان کوئی دھندلا، مبہم یا کسی خیالی دنیا جیسی جگہ نہیں ہے۔ اُس کا حقیقی اور ٹھوس وجود ہے۔ وہ ایک حقیقی جگہ ہے، جہاں حقیقی لوگ رہتے ہیں اور حقیقی کام کرتے ہیں۔

یہ تحریریں ہمیں یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ زمین کی تخلیق آسمان کے نمونے کے مطابق کی گئی ہے۔ اِس لیے زمین پر نظر آنے والی چیزوں اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو دیکھ کر ہم کسی حد تک سمجھ سکتے ہیں کہ آنے والی زندگی کیسی ہوگی۔ ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کا گھر ہمارے لیے مانوس اور قابلِ شناخت ہوگا۔

آنے والے ابواب میں میں اِن تمام باتوں پر مزید تفصیل سے گفتگو کروں گی۔ لیکن اُس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم واضح طور پر سمجھ لیں کہ جب ہماری موت ہوتی ہے، تو حقیقت میں ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

3

جب ہم مرتے ہیں، تب کیا ہوتا ہے؟

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آسمان پر ہم ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکیں گے اور نہ ہی زمین پر گزارے ہوئے اپنے زندگی کے دنوں اور اپنے تعلقات کو یاد رکھیں گے۔ اِس وجہ سے ہمارا مستقبل کا گھر اُنہیں پُرکشش دکھائی نہیں دیتا۔ حقیقت میں، ایسی سوچیں بائبل کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں۔ اِن غلط تصورات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم صحیح طور پر نہیں سمجھتے کہ موت کے وقت حقیقت میں کیا ہوتا ہے۔

انسان کی تخلیق۔

موت کے وقت کیا ہوتا ہے، اِسے سمجھنے کے لیے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی ہے۔ ہر انسان کا ایک بیرونی جسمانی حصہ اور ایک اندرونی غیر جسمانی حصہ ہوتا ہے (۲ کرنتھیوں باب ۴ آیت ۱۶)۔ بیرونی حصہ جسم ہے، جبکہ اندرونی حصہ روح اور جان پر مشتمل ہے (عبرانیوں باب ۴ آیت ۱۲)۔ موت کے وقت یہ اندرونی اور بیرونی حصے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ بیرونی انسان مٹی میں واپس لوٹ جاتا ہے، جبکہ اندرونی انسان ایک دوسرے بُعد میں داخل ہو جاتا ہے۔ جسم کو مٹی کے سپرد کیے جانے کے عمل سے ہم سب واقف ہیں، کیونکہ ہم سب نے آخری رسومات اور قبرستان میں ہونے والی تدفین دیکھی ہے۔ لیکن اندرونی انسان کے ساتھ کیا ہوتا ہے، یہ بات بہت سے لوگوں کے لیے اب بھی واضح نہیں ہے۔

جب یسوع زمین پر تھے، تو اُنہوں نے دو ایسے اشخاص کا ذکر کیا جن کی موت تقریباً ایک ہی وقت میں ہوئی تھی۔ اُن کے الفاظ ہمیں پوشیدہ عالم میں انسان کی حالت کی ایک جھلک دکھاتے ہیں۔

"ایک دولت مند آدمی تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز بڑی شان و شوکت سے عیش کرتا تھا۔ اُس کے دروازے پر لعزر نامی ایک فقیر پڑا رہتا تھا، جو زخموں سے بھرا ہوا تھا اور دولت مند کی میز سے گرنے والے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرنا چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ کتے بھی آ کر اُس کے زخم چاٹتے تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ فقیر مر گیا اور فرشتے اُسے ابراہیم کی گود میں لے گئے۔ [ابراہیم کی گود راستبازوں کے مسکن کا ایک اور نام تھا۔] وہ دولت مند بھی مر گیا

اور اُسے دفن کیا گیا۔ عالمِ ارواح میں، جہاں وہ عذاب میں تھا، اُس نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دور سے ابراہیم کو دیکھا اور لعزر کو اُس کی گود میں دیکھا۔ تب اُس نے پکار کر کہا، 'اَے باپ ابراہیم، مجھ پر رحم کریں اور لعزر کو بھیجیں کہ وہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں ڈبو کر میری زبان ٹھنڈی کرے، کیونکہ میں اِس آگ میں بہت تڑپ رہا ہوں۔'

لیکن ابراہیم نے کہا، 'بیٹا، یاد کر کہ تُو اپنی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں پا چکا تھا اور لعزر نے بُری چیزیں پائی تھیں۔ اب وہ یہاں تسلی پا رہا ہے اور تُو تکلیف میں ہے۔ اِس کے علاوہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک بڑی کھائی قائم کر دی گئی ہے، تاکہ جو لوگ یہاں سے تمہارے پاس جانا چاہیں وہ نہ جا سکیں، اور نہ وہاں سے کوئی ہمارے پاس آ سکے۔'

تب اُس نے کہا، 'اَے باپ، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ لعزر کو میرے باپ کے گھر بھیج دیں، کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ وہ اُنہیں خبردار کرے تاکہ وہ بھی اِس عذاب کی جگہ میں نہ آئیں۔'

ابراہیم نے جواب دیا، 'اُن کے پاس موسیٰ اور نبیوں کی تعلیمات ہیں؛ وہ اُنہی کی سنیں۔'

اُس نے کہا، 'نہیں، اَے باپ ابراہیم! اگر مُردوں میں سے کوئی اُن کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے۔'

ابراہیم نے اُس سے کہا، 'اگر وہ موسیٰ اور نبیوں کی بات نہیں سنتے، تو اگر مُردوں میں سے بھی کوئی جی اُٹھے، تب بھی وہ یقین نہیں کریں گے۔'" (لوقا باب ۱۶ آیت ۱۹ تا ۳۱)۔

غور کیجیے کہ جب لعزر اور وہ دولت مند اپنے اپنے جسموں سے جدا ہو گئے، تب بھی وہ اُسی صورت میں دکھائی دیتے تھے جیسے پہلے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو پہچانتے تھے اور اُن لوگوں کو بھی پہچانتے تھے جو اُن سے پہلے مر چکے تھے۔ دونوں پوری طرح بیدار اور باشعور تھے۔ دونوں کے پاس خیالات، جذبات اور زمین پر گزارے ہوئے اپنے زندگی کے دنوں اور پیچھے رہ جانے والے لوگوں کی یادیں تھیں۔ وہ دولت مند اپنی حالت کے باعث انتہائی غمگین تھا، جبکہ لعزر تسلی پا رہا تھا (نوٹ ۳ دیکھیں)۔ یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ موت کے بعد مرد اور عورتیں وجود میں رہتے ہیں؛ وہ فنا نہیں ہو جاتے۔ موت کے بعد نہ تو نیند کی کوئی حالت ہوتی ہے اور نہ بے ہوشی یا بے شعوری کی حالت۔ اِتنا ہی نہیں، جب انسان اپنے جسم کو چھوڑ دیتا ہے، تب بھی اُس کی شخصی شناخت برقرار رہتی ہے۔ وہ وہی شخص رہتا ہے، جس کی وہی زندگی، وہی تعلقات اور وہی یادیں ہوتی ہیں۔

ممکن ہے آپ نے یہ سنا ہو کہ موت کے وقت صرف روح آسمان پر جاتی ہے، جس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے وجود کا صرف ایک حصہ اُس پوشیدہ عالم میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن خداوند یسوع کی تعلیم کے مطابق، پوشیدہ عالم ایسے لوگوں سے بھرا ہوا ہے جو اپنے جسمانی بدن سے جدا ہونے کے باوجود مکمل طور پر موجود رہتے ہیں۔ یہ خیال کہ صرف ہماری روح آسمان پر جاتی ہے، "جان" کے مفہوم کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کلامِ مقدس میں "جان" کا لفظ اکثر ہمارے ذہن اور جذبات کے لیے استعمال کیا گیا ہے (زبور باب ۴۲ آیت ۴ تا ۶؛ زبور باب ۱۱۶ آیت ۷)۔ لعزر اور دولت مند کے بارے میں یسوع کے بیان کردہ واقعے کی بنیاد پر یہ واضح ہوتا ہے کہ جب انسان موت کے وقت اپنا جسم چھوڑتا ہے، تو وہ اپنے ذہن اور اپنے جذبات—یعنی اپنی جان—کو بھی اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

موسیٰ اور ایلیاہ۔

موت کے بعد کیا ہوتا ہے، اِسے ہم ایک اور واقعے سے اور زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں، جس میں زمین پر رہنے والے لوگوں نے پوشیدہ عالم کی ایک جھلک دیکھی۔ یسوع کے مصلوب کیے جانے سے کچھ عرصہ پہلے وہ اپنے تین شاگردوں—پطرس، یعقوب اور یوحنا—کو ایک پہاڑ پر لے گئے۔ وہاں اچانک اسرائیل کے مشہور نبی موسیٰ اور ایلیاہ پوشیدہ عالم سے ظاہر ہوئے۔ شاگردوں نے اُن دونوں کو دیکھا اور اُنہیں خداوند یسوع کے ساتھ اُن کی آنے والی مصلوبیت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔

"تقریباً آٹھ دن بعد یسوع پطرس، یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر دعا کرنے کے لیے ایک پہاڑ پر گئے۔ جب وہ دعا کر رہے تھے تو اُن کے چہرے کی صورت بدل گئی اور اُن کے کپڑے نہایت سفید اور چمکنے لگے۔ اچانک موسیٰ اور ایلیاہ نامی دو آدمی ظاہر ہوئے اور یسوع سے باتیں کرنے لگے۔ وہ جلال سے معمور دکھائی دے رہے تھے اور یروشلیم میں ہونے والی اُن کی موت کے بارے میں بات کر رہے تھے، جس کے ذریعے وہ خدا کے منصوبے کو پورا کرنے والے تھے۔" (لوقا باب ۹ آیت ۲۸ تا ۳۱)۔

جیسا کہ میں نے پہلے باب میں بتایا تھا، ایلیاہ موت کا تجربہ کیے بغیر اپنے جسمانی بدن سمیت اُس پوشیدہ عالم میں اٹھا لیے گئے تھے۔ دوسری طرف، موسیٰ صدیوں پہلے مر چکے تھے، یعنی اُن کا جسمانی بدن اُن سے جدا ہو چکا تھا۔ پھر بھی وہ کوئی تیرتی ہوئی یا شفاف روح نہیں تھے۔ وہ واضح طور پر دکھائی دے رہے تھے، پہچانے جا سکتے تھے، اور یسوع اور ایلیاہ کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ موسیٰ اور ایلیاہ، دونوں کی شخصیت سے اُس عالم کی جلالی روشنی جھلک رہی تھی، جو صدیوں سے اُن کا مسکن تھا۔ اگرچہ وہ اب زمین پر نہیں رہتے تھے، پھر بھی یروشلیم میں ہونے والے آئندہ واقعات کے بارے میں یسوع کے ساتھ اُن کی گفتگو یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ زمین پر ہونے والے واقعات سے واقف تھے اور اُن میں اُن کی دلچسپی بھی تھی۔

یوحنا نے کیا دیکھا۔

مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا نے آسمان پر جن لوگوں کا ذکر کیا ہے، وہ اُس بات سے بہت مشابہ ہے جو یسوع نے لعزر اور دولت مند کے واقعے میں ظاہر کی تھی۔ یوحنا کا بیان اُس واقعے کے بھی مطابق ہے جسے اُس نے خود پطرس اور یعقوب کے ساتھ دیکھا تھا، جب موسیٰ اور ایلیاہ نے مصلوب کیے جانے سے پہلے یسوع سے گفتگو کی تھی۔ یوحنا نے چوبیس بزرگوں، یعنی اختیار رکھنے والے اشخاص کو تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے جسمانی بدن سے جدا تھے، پھر بھی اُنہوں نے تاج اور لباس پہن رکھے تھے۔ وہ تختوں پر بیٹھے، جھک کر خدا کی عبادت کرتے تھے۔ اِس سے واضح ہوتا ہے کہ اُن کے سر، منہ، آواز، پاؤں، بازو اور ہاتھ تھے (مکاشفہ باب ۴ آیت ۴ تا ۱۰)۔ یوحنا نے آسمان پر شخصی شناخت کے تسلسل کو دیکھا۔ اُس نے ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں مسیح پر اپنے ایمان کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تھا، پھر بھی وہ زمین پر اپنی زندگی کو یاد رکھتے تھے اور اُن لوگوں کی فکر کرتے تھے جنہیں وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔

"جب برّہ نے پانچویں مہر کھولی، تو میں نے قربان گاہ کے نیچے اُن لوگوں کی جانوں کو دیکھا جو خدا کے کلام اور اپنی گواہی کے سبب قتل کیے گئے تھے۔ وہ بلند آواز سے پکار کر کہہ رہے تھے، 'اَے پاک اور سچے خداوند، آپ کب تک زمین کے رہنے والوں کی عدالت کرنے اور

ہمارے خون کا بدلہ لینے میں دیر کریں گے؟' تب اُن میں سے ہر ایک کو ایک ایک سفید لباس دیا گیا اور اُن سے کہا گیا کہ وہ تھوڑی دیر اور آرام کریں، جب تک اُن کے ہم خادمو ں اور بھائیوں کی تعداد بھی پوری نہ ہو جائے، جنہیں اُسی طرح قتل کیا جانا تھا جیسے وہ قتل کیے گئے تھے۔" (مکاشفہ باب ۶ آیت ۹ تا ۱۱)۔

یہاں رسول کے استعمال کیے ہوئے لفظ "جان" سے مراد کوئی دھندلی شکل یا اُن کے وجود کا صرف کوئی ایک حصہ نہیں ہے۔ اِس سے مراد خود وہ لوگ ہیں۔ یوحنا نے اپنا بیان یونانی زبان میں لکھا اور "جان" کے لیے پْسوخے لفظ استعمال کیا۔ بائبل کے دوسرے مقامات پر بھی پْسوخے کا مطلب "مکمل شخص" لیا گیا ہے (۱ کرنتھیوں باب ۱۵ آیت ۴۵)۔

دوسرے لفظوں میں، یوحنا کہہ رہا ہے کہ اُس نے اُن لوگوں کو آسمان پر دیکھا۔ غور کیجیے کہ یہ شہید اِس بات کو یاد رکھتے تھے کہ اُن کی موت کس طرح ہوئی تھی، اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ زمین پر مزید لوگ بھی اُسی طرح اپنی جان دیں گے جیسے اُنہوں نے دی تھی۔ یوحنا نے اُنہیں بلند آواز سے جذباتی فریاد کرتے ہوئے سنا، جب وہ خداوند سے دعا کر رہے تھے کہ وہ کارروائی کریں اور اُن لوگوں کے لیے انصاف کریں جنہوں نے اُنہیں قتل کیا تھا (حاشیہ ۴ دیکھیں)۔

موت انسان کو صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی ہے۔

پولُس، جس نے اپنی زندگی میں آسمان کی سیر کی تھی، موت کو رخصتی کہتا ہے۔ جب وہ قیدخانے میں تھا اور اُسے سزائے موت ملنے کا امکان تھا، تو اُس نے لکھا کہ اُس کی "خواہش ہے کہ کوچ کرکے مسیح کے ساتھ رہے۔" (فِلِپّیوں باب ۱ آیت ۲۳) اُس وقت پولُس کی موت نہیں ہوئی، لیکن چند سال بعد، جب وہ دوبارہ قیدخانے میں تھا اور اُس کی موت قریب آ گئی تھی، تو اُس نے لکھا، "میری رخصتی کا وقت آ پہنچا ہے۔" (۲ تِمُتھیُس باب ۴ آیت ۶)۔

جب کوئی رخصت ہوتا ہے، تو وہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ موت ہمیں کسی دوسرے شخص یا کسی دوسری چیز میں تبدیل نہیں کرتی۔ وہ صرف ہمیں دکھائی دینے والی دنیا سے پوشیدہ عالم میں پہنچا دیتی ہے۔

آسمان پر بھی آپ وہی ہوں گے جو آج ہیں۔ آپ کی شناخت صرف آپ کے نام سے نہیں، بلکہ آپ کی صورت، زندگی کے تجربات، آپ کے تعلقات اور آپ کی یادوں سے بھی ہوتی ہے۔ اگر اِن میں سے کوئی بھی چیز مکمل طور پر ختم ہو جائے اور آپ پہچانے نہ جائیں یا زمین پر اپنی زندگی کو یاد ہی نہ رکھ سکیں، تو اِس کا مطلب ہوگا کہ آسمان پر آپ نہیں بلکہ کوئی اور پہنچا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ آسمان پر آپ وہی ہوں گے—صرف اِس ٹوٹی ہوئی دنیا کے اثرات سے مکمل طور پر آزاد۔ وہاں حادثات، بیماریاں، کمزور کر دینے والے جسمانی مسائل اور بڑھاپے کے تباہ کن اثرات کا کوئی وجود نہیں ہوگا۔

اِس باب میں پہلے ہم نے لعزر نامی ایک بھکاری کے بارے میں خداوند یسوع کے بیان کردہ واقعے کا ذکر کیا تھا۔ جب لعزر اپنے جسم سے جدا ہوا، تو وہ اپنے ساتھ صرف اپنی حقیقی شخصیت لے کر گیا؛ اُس نے غربت، بھوک اور اُن سے پیدا ہونے والی تمام تکلیفیں پیچھے چھوڑ دیں۔ اُس کے جسم پر اب ایسے زخم نہیں تھے جنہیں کتے آ کر چاٹتے۔

جب آپ موت کے وقت اپنے جسم کو چھوڑیں گے، تو آپ اُس بیماری یا چوٹ کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے جس نے آپ کی زندگی کا خاتمہ کیا۔ اگر آپ کی زندگی میں کوئی پرانی بیماری یا جسمانی معذوری تھی جس نے کسی نہ کسی طرح آپ کی زندگی کو متاثر کیا تھا، تو وہ بھی ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی۔ ذہنی کمزوری یا نسیان (ڈیمینشیا) کے باعث جو یادیں مٹ گئی تھیں، وہ دوبارہ مکمل طور پر بحال کر دی جائیں گی۔ جو لوگ اتنی کم عمری میں چلے گئے کہ اُنہیں زندگی کا تجربہ کرنے، یادیں بنانے اور تعلقات قائم کرنے کا موقع ہی نہیں ملا، اُنہیں بھی ہمارے آئندہ گھر میں یہ تمام مواقع حاصل ہوں گے۔ اِن موضوعات پر میں آنے والے ابواب میں مزید تفصیل سے گفتگو کروں گی۔

آسمان پر ہر شخص کی ذاتی شناخت برقرار رہتی ہے۔ عورتیں اور مرد ویسے ہی دکھائی دیتے ہیں جیسے وہ حقیقت میں ہیں، اور اُن کی زندگی کی پوری تاریخ اُن کے ساتھ برقرار رہتی ہے۔ وہ زمین پر اپنی زندگی کے دوران جتنے حقیقی تھے، وہاں بھی اُتنے ہی حقیقی ہیں۔ بنیادی فرق صرف یہ ہے کہ اُن میں سے زیادہ تر اپنے جسمانی بدن سے جدا ہیں۔ بدن سے جدا ہونے والے لوگ نہ بھوتوں کی مانند ہوتے ہیں اور نہ شفاف۔ وہ ہوا میں تیرتے نہیں رہتے۔ وہ کھڑے ہوتے ہیں، چلتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں۔ وہ ایسے عالم میں رہتے ہیں جو اگرچہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے، پھر بھی اُس کا حقیقی اور مادی وجود ہے۔

اب جبکہ ہم پہلے سے کہیں بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں کہ موت کے وقت کیا ہوتا ہے، تو اب ہم یہ دیکھنے کے لیے تیار ہیں کہ آسمان پر زندگی حقیقت میں کیسی ہے۔



آسمان میں زندگی

آسمان بہت سے لوگوں کو پُرکشش نہیں لگتا، کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ وہاں کی زندگی بے رونق ہوگی—ایک ایسی نہ ختم ہونے والی عبادت کی مجلس، جہاں سب لوگ سفید لباس پہنے صرف گیت گاتے رہیں گے اور بربط بجاتے رہیں گے۔ لیکن بائبل کے مطابق ہمارے آئندہ گھر کی زندگی ایسی نہیں ہے۔ خدا کا کلام واضح طور پر بتاتا ہے کہ جس طرح ہماری ذاتی شناخت برقرار رہتی ہے، اُسی طرح زندگی کے بہت سے مانوس پہلو بھی برقرار رہتے ہیں۔ مقدس نوشتے ایک ایسے عالم کا بیان کرتے ہیں جہاں کھانا اور لباس ہیں، ساتھ ہی بامقصد کام اور بہت سی سرگرمیاں بھی ہیں۔

آسمان پر کھانا۔

خود خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ پوشیدہ عالم میں لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ اُن کی وفادار خدمت کے اجر کے طور پر "تم میری بادشاہی میں میری میز پر میرے ساتھ کھاؤ گے اور پیو گے۔" (لوقا باب ۲۲ آیت ۳۰)۔

اُنہوں نے یہ بھی فرمایا، "بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آ کر آسمان کی بادشاہی میں ابراہیم، اضحاق اور یعقوب کے ساتھ ضیافت میں شریک ہوں گے۔" (متی باب ۸ آیت ۱۱)۔

"ضیافت میں شریک ہوں گے" کے لیے استعمال ہونے والے یونانی لفظ کا مطلب ہے "پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھنا" یا "آرام سے لیٹ کر کھانا کھانا۔" اُس زمانے میں لوگ کھانا کھاتے وقت مسندوں پر ٹیک لگا کر بیٹھتے تھے۔ وہ اپنا سر میز کی طرف اور پاؤں اُس سے دور رکھتے تھے۔ یسوع کا اِس لفظ کو استعمال کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ حقیقی کھانے کے لیے میز پر جگہ لینے کی بات کر رہے تھے۔

یسوع علامتی یا تمثیلی زبان میں بات نہیں کر رہے تھے۔ وہ ایک حقیقی جگہ میں ہونے والی حقیقی سرگرمی کا بیان کر رہے تھے۔ ضیافت کے لیے میز، مسندیں اور اُن سب کو رکھنے کے لیے عمارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاص ضیافت میں مختلف قسم کے کھانے اور مشروبات کے ساتھ ساتھ اُنہیں تیار کرنے، پیش کرنے اور کھانے کے لیے ضروری برتن بھی ہوتے ہیں۔ اور

کوئی بھی ضیافت گفتگو، زندگی کے واقعات ایک دوسرے کے ساتھ بانٹنے اور ہنسی خوشی کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ کھانے پینے کے بارے میں یسوع کے اِن الفاظ سے اشارہ ملتا ہے کہ پوشیدہ عالم میں یہ سب چیزیں بھی موجود ہیں۔

کھانا صرف ضرورت ہی نہیں بلکہ خوشی اور رفاقت کا ذریعہ بھی ہے۔

بے شک، آسمان پر لوگوں کو زندہ رہنے کے لیے کھانا کھانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن کھانا صرف زندگی برقرار رکھنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ خداوند نے آدم اور حوا کو اُس وقت کھانا کھانے کا حکم دیا تھا جب وہ ابھی گناہ کے باعث موت کے ماتحت نہیں ہوئے تھے۔ عدن کا باغ ایسے درختوں اور پھلوں سے بھرا ہوا تھا جو ذائقے، خوشبو اور خوب صورتی—تینوں اعتبار سے دل کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے۔ کھانا اُن کے خالق کی طرف سے عطا کردہ خوشی کا ایک تحفہ تھا۔

"اور خداوند خدا نے زمین میں ہر قسم کے ایسے درخت اُگائے جو دیکھنے میں خوش نما اور جن کے پھل کھانے میں لذیذ تھے... اور خدا نے فرمایا، 'تم باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتے ہو؛ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا، کیونکہ جس دن تم اُس کا پھل کھاؤ گے، اُسی دن ضرور مر جاؤ گے۔'" (پیدائش باب ۲ آیت ۹؛ پیدائش باب ۲ آیت ۱۶ اور ۱۷)۔

کھانا صرف خوشی ہی کا نہیں بلکہ باہمی تعلق اور رفاقت کا بھی ذریعہ ہے۔ بائبل میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں عورتیں اور مرد خدا کے حکم سے اُس کی حضوری میں ایک ساتھ کھانا کھانے کے لیے جمع ہوئے۔

• "[خدا کی دعوت پر] موسیٰ، ہارون... اور اسرائیل کے ستر بزرگ [کوہِ سینا پر] چڑھ گئے۔ وہاں اُنہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا۔ [پوشیدہ عالم اُن کے لیے کھل گیا۔] اُس کے قدموں کے نیچے نیلم کی مانند چمکتا ہوا فرش تھا، جو آسمان کی طرح صاف اور شفاف دکھائی دیتا تھا... اور اُنہوں نے خدا کی حضوری میں ایک ساتھ کھانا کھایا۔" (خروج باب ۲۴ آیت ۹ تا ۱۱)۔

• خداوند نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں اور نذرانے اُس کے مقدس عبادت گاہ میں لائیں، "جہاں تم اور تمہارے خاندان خداوند اپنے خدا کی حضوری میں کھاؤ گے اور خوشی مناؤ گے۔" (استثنا باب ۱۲ آیت ۷)۔

• اُنہوں نے یہ خاص ہدایت بھی دی: اگر تمہاری رہائش بہت دور ہو تو "اپنی پیداوار اور اپنے مویشیوں کا دسواں حصہ بیچ کر اُس کی رقم اپنے ساتھ لے جانا۔ جب تم وہاں پہنچو تو اُس رقم سے اپنی خواہش کے مطابق بیل، بھیڑ، انگور کی شراب یا مَے، یا جو کچھ تمہارا دل چاہے، خرید لینا۔ پھر وہاں خداوند اپنے خدا کی حضوری میں اپنے خاندان سمیت کھانا کھانا اور خوشی منانا۔" (استثنا باب ۱۴ آیت ۲۵ اور ۲۶)۔

اِن تمام آیات میں ایک ہی حقیقت نمایاں ہوتی ہے—قادرِ مطلق خدا نے اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کرتے ہوئے کھانا کھانے کے لیے بلایا۔ اِس لیے یہ بالکل مناسب ہے کہ جب ہم حقیقت میں خداوند کے ساتھ اُس کے گھر میں سکونت کریں گے، تب بھی ہم اُس کی حضوری میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔

آسمان پر لباس۔

بائبل آسمان پر لباس کا بھی ذکر کرتی ہے۔ فرشتے، جو اُس پوشیدہ عالم کے باشندوں کا ایک حصہ ہیں، لباس پہنے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

"اچانک [قیامت کی صبح] ایک بڑا زلزلہ آیا، کیونکہ خداوند کا ایک فرشتہ آسمان سے اُتر آیا۔ اُس نے یسوع کی قبر کے دروازے پر رکھے ہوئے پتھر کو لڑھکا دیا اور اُسی پر بیٹھ گیا۔ اُس کا چہرہ بجلی کی مانند چمک رہا تھا اور اُس کے کپڑے برف کی مانند سفید تھے۔" (متی باب ۲۸ آیت ۲ اور ۳)۔

جب موسیٰ اور ایلیاہ مصلوب کیے جانے سے پہلے یسوع سے گفتگو کرنے کے لیے پوشیدہ عالم سے ظاہر ہوئے، تو اِس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ وہ بھی لباس پہنے ہوئے تھے، کیونکہ اُس واقعے میں یسوع کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ سوچنا مناسب نہیں ہوگا کہ موسیٰ اور ایلیاہ بے لباس تھے، جبکہ یسوع مکمل طور پر لباس پہنے ہوئے تھے۔

"جب وہ [پطرس، یعقوب اور یوحنا] دیکھ رہے تھے، تو یسوع کی صورت اُن کے سامنے بدل گئی۔ اُس کا چہرہ سورج کی مانند چمکنے لگا اور اُس کے کپڑے نہایت روشن ہو کر سفید ہو گئے۔ اُسی وقت موسیٰ اور ایلیاہ ظاہر ہوئے اور یسوع سے گفتگو کرنے لگے۔" (متی باب ۱۷ آیت ۲ اور ۳)۔

آسمان پر اپنے رویا کے دوران رسول یوحنا نے بے شمار لوگوں کو سفید لباس پہنے ہوئے دیکھا۔

• اُس نے لکھا کہ "چوبیس بزرگ [تختوں پر] بیٹھے ہوئے تھے اور وہ سب سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔" اُس نے یہ بھی لکھا کہ "جو لوگ اپنے ایمان کے سبب شہید کیے گئے تھے... اُنہیں سفید لباس دیے گئے۔" آگے اُس نے "ایک ایسی بڑی بھیڑ" دیکھی جو "سفید لباس پہنے ہوئے تھی۔" (مکاشفہ باب ۴ آیت ۴؛ مکاشفہ باب ۶ آیت ۹ تا ۱۱؛ مکاشفہ باب ۷ آیت ۹)۔

• یوحنا نے لوگوں کو یسوع کے ساتھ خوشی مناتے ہوئے بھی دیکھا۔ وہ بھی "اعلیٰ اور پاک سفید کتان کے لباس" پہنے ہوئے تھے۔ اُس نے یہ بھی دیکھا کہ خداوند کے ساتھ آسمان سے نکلنے والی آسمانی فوجیں بھی "پاک سفید کتان کے لباس" پہنے ہوئے تھیں۔ (مکاشفہ باب ۱۹ آیت ۸؛ مکاشفہ باب ۱۹ آیت ۱۴)۔

کیا سفید لباس ہی ہماری ابدی حالت ہوں گے؟

یوحنا کی طرف سے آسمان کے لباس کا بیان پڑھتے وقت فطری طور پر ذہن میں گانے والوں کے لباس یا کفن کا تصور آ سکتا ہے۔ لیکن جب ہم سمجھتے ہیں کہ یہ لباس کس چیز کی علامت ہیں، تو یہ ہمارے لیے خوشی کا باعث بن جاتا ہے۔ یہ لباس اُس بے گناہ راستبازی کی علامت ہیں جو اُنہیں خداوند یسوع کے ذریعے حاصل ہوئی ہے۔

خدا کے تخت کے قریب بیٹھے چوبیس بزرگوں میں سے ایک نے خود یوحنا سے یہی بات کہی۔ اُس نے کہا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لباس برّہ کے خون میں دھو کر سفید کر لیے ہیں۔"(مکاشفہ باب ۷ آیت ۱۴)۔

آسمان پر رہنے والے لوگ خداوند یسوع مسیح کے بہائے ہوئے خون کے سبب گناہ سے اِس قدر مکمل طور پر پاک کیے جا چکے ہیں کہ وہ خدا کے تخت کے سامنے اپنے ماضی کے کسی بھی گناہ یا قصور کے بغیر دلیری سے کھڑے ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ یوحنا نے دوسرے قسم کے لباس کا ذکر نہیں کیا، پھر بھی بائبل اِس بات کے مضبوط اشارے دیتی ہے کہ سفید لباس ہی واحد لباس نہیں ہوں گے جو ہم آسمان پر پہنیں گے۔ حقیقت میں، یوحنا کی طرف سے آسمان کا بیان ہمارے آئندہ گھر میں روزمرہ کی زندگی اور روزانہ کے لباس کی تفصیل نہیں ہے۔ رسول کو آسمان پر اِس لیے لے جایا گیا تھا کہ وہ خداوند یسوع کی دوسری آمد سے بالکل پہلے ہونے والے واقعات کی رویا دیکھے اور اُنہیں لکھے۔ اُس نے خداوند کی واپسی سے متعلق خاص واقعات دیکھے۔ اِس لیے یہ سمجھنا بالکل مناسب ہے کہ یوحنا نے جو سفید لباس دیکھے، وہ خاص مواقع پر پہنے جانے والے خصوصی لباس تھے، اور دوسرے اوقات میں ہم مختلف قسم کے لباس پہنیں گے۔

خود یسوع نے بھی اپنی ایک تمثیل کے ذریعے اِسی بات کی طرف اشارہ کیا۔ اُنہوں نے ایک دولت مند شخص کے بیٹے کی کہانی سنائی، جس نے اپنی میراث کا حصہ لیا، گھر چھوڑ دیا اور اپنی دولت کو عیاشی اور گناہ کی زندگی میں برباد کر دیا۔ جب وہ نوجوان ایسی قابلِ رحم حالت میں پہنچ گیا کہ خنزیروں کے باڑے میں رہنے لگا، تو اُس کا دل بدل گیا اور اُس نے اپنے باپ کے گھر واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس کے محبت کرنے والے باپ نے بڑی خوشی سے اُس کا استقبال کیا اور اُس کے لیے نئے لباس اور ایک شاندار ضیافت کا انتظام کیا۔

"لیکن باپ نے اپنے نوکروں سے کہا، 'جلدی سے سب سے اچھا لباس لاؤ اور اسے پہناؤ۔ اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناؤ اور اُس کے پاؤں میں جوتے پہناؤ۔ پھر پالا ہوا بچھڑا لا کر ذبح کرو، تاکہ ہم کھائیں، خوشی منائیں اور جشن کریں۔'" (لوقا باب ۱۵ آیت ۲۲ اور ۲۳)۔

یسوع نے یہ تمثیل اِس لیے سنائی کہ یہ سمجھایا جا سکے کہ جب کوئی گنہگار خدا کے پاس واپس آتا ہے، تو آسمان پر کتنی خوشی ہوتی ہے۔ ایسا کرتے ہوئے اُنہوں نے ہمیں آسمان کی زندگی کی ایک جھلک بھی دکھائی۔ ابھی کے لیے صرف ایک بات پر غور کریں۔ جشن کے موقع پر اُس بیٹے کو پہننے کے لیے ایک خاص لباس دیا گیا۔ جن لوگوں نے سب سے پہلے یہ تمثیل سنی تھی، وہ اِس قسم کے لباس سے بخوبی واقف تھے۔ اُن کے معاشرے میں ایسا لباس صرف خاص مواقع—جیسے سالگرہ یا کسی تہوار—پر ہی پہنا جاتا تھا۔ جب جشن ختم ہو جاتا اور وہ بیٹا اپنے باپ کے گھر کی معمول کی زندگی میں واپس آتا، تو وہ روزمرہ پہننے کے لیے دوسرے موزوں لباس پہن لیتا۔ یقیناً تمثیل میں دکھائی گئی یہ ترتیب خود آسمان کی حقیقت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے باپ کے گھر واپس آنے پر خاص مواقع کے لیے خصوصی لباس ہوں گے، تو یہ بھی بہت ممکن ہے کہ کام کرنے اور خوشی سے وقت گزارنے کے لیے بھی موزوں لباس ہوں گے۔ آنے والے ایک باب میں میں مستقبل کی زندگی میں لباس کے بارے میں مزید گفتگو کروں گی۔

آسمان پر کام۔

بہت سے لوگ آسمان کی منتظر پُرجوشی سے نہیں ہوتے، کیونکہ وہ تصور ہی نہیں کر پاتے کہ ہم ابدیت تک وہاں کیا کریں گے۔ اس کے علاوہ، یہ سوچنا بھی مشکل لگتا ہے کہ وہاں ہم ایسا کوئی کام کریں گے جس میں ہمیں واقعی خوشی ملے، کیونکہ بہت سے لوگوں کو ایسا خیال

نامناسب یا غیر روحانی محسوس ہوتا ہے۔ پھر بھی، رسول پولس کے اِس بیان کی بنیاد پر کہ "مرنا فائدہ ہے"، ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ آنے والی زندگی میں ہم جو کچھ بھی کریں گے، وہ اِس دنیا کے ہمارے کسی بھی تجربے سے کہیں زیادہ اطمینان بخش اور مکمل کرنے والا ہوگا۔

آسمان کی سرگرمیوں پر گفتگو کرنے سے پہلے، ہمارے لیے اُس بنیادی مقصد کو سمجھنا ضروری ہے جس کے لیے خدا نے ہمیں پیدا کیا۔ قادرِ مطلق خدا نے ہمیں اِس طرح بنایا ہے کہ ہم عبادت اور خدمت کے ذریعے اُس کے جلال کا سبب بنیں۔ یہی ہمارے پیدا کیے جانے کا بنیادی مقصد ہے۔

"خدا کا خوف مان، اُس کے جلال اور عزت کر، اُس کی عبادت کر اور اُس کے احکام کو مان؛ کیونکہ یہی انسان کا پورا فرض ہے [یہی اُس کے پیدا کیے جانے کا بنیادی مقصد، خدا کے منصوبے کا ہدف، کردار کی جڑ اور حقیقی خوشی کی بنیاد ہے...]۔" (واعظ باب ۱۲ آیت ۱۳)۔

ممکن ہے کہ میری یہ بات آپ کو بہت حوصلہ افزا محسوس نہ ہو، کیونکہ ایسا لگ سکتا ہے کہ میں ایک بار پھر اسی خیال کی تصدیق کر رہی ہوں کہ آسمان ایک نہ ختم ہونے والی عبادت کی مجلس ہوگی۔ لیکن یہ خیال اِس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ہم عبادت اور خداوند کی خدمت کے حقیقی معنی کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے۔ ہم اکثر یہ سوچتے ہیں کہ خدا کی عبادت صرف اتوار کے دن کلیسیا میں کی جانے والی ایک سرگرمی ہے۔ لیکن عبادت صرف چند گیت گانے تک محدود نہیں ہے۔ اِس بات کو مزید واضح طور پر سمجھنے کے لیے آئیے ایک بار پھر عدن کی باغ کی طرف لوٹتے ہیں۔

عدن کی باغ میں کام۔

مقدس نوشتوں میں کام کا ذکر پہلی مرتبہ عدن کی باغ کے حوالے سے ملتا ہے۔

"خداوند خدا نے آدمی کو لے کر عدن کی باغ میں رکھا، تاکہ وہ اُس میں کاشت کرے اور اُس کی نگہبانی کرے۔" (پیدایش باب ۲ آیت ۱۵)۔

اصل عبرانی زبان میں "کاشت کرے" کے لیے استعمال ہونے والا لفظ اُن بہت سے الفاظ میں سے ایک ہے جن کے معنی کام کرنا ہیں۔ اور "نگہبانی کرے" کے لیے استعمال ہونے والے عبرانی لفظ کے معنی نگرانی کرنا، حفاظت کرنا یا احتیاط کے ساتھ نگہداشت کرنا ہیں۔

آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر عدن کی باغ آسمان جیسی کامل جگہ تھی، تو وہاں انسان کو کام کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور اُس باغ کی نگہداشت کرنے کی ضرورت ہی کیوں تھی؟

خدا نے نباتاتی دنیا کو مکمل نشوونما کی حالت میں پیدا کیا تھا، تاکہ جب انسان زمین پر آئے تو اُس کے لیے پھل اور پیداوار پہلے ہی موجود ہوں۔ چونکہ اُس باغ میں پودے اور درخت قدرتی طور پر بھرپور طور پر بڑھتے اور پھلتے پھولتے تھے، اِس لیے اُن کے حد سے زیادہ پھیلاؤ کو قابو میں رکھنے اور باغ کو منظم رکھنے کے لیے باقاعدہ نگہداشت ضروری تھی۔ یہی وہ کام تھا جو خدا نے آدم کے سپرد کیا تھا۔

مقدس نوشتوں کے دوسرے مقامات پر "کاشت کرے" کے لیے استعمال ہونے والا یہی بنیادی لفظ "عبادت کرنا" اور "خدمت کرنا" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (خروج باب ۳ آیت ۱۲؛ یشوع باب ۲۴ آیت ۱۵)۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا، ہم نے غلطی سے اِن دونوں کاموں—عبادت اور خدمت—کو صرف کلیسیا یا مذہبی اجتماعات تک محدود کر دیا ہے۔ لیکن اگر خدا کی خدمت کرنا انسان کے پیدا کیے جانے کا بنیادی مقصد ہے، تو یہ ایسا کام ہونا چاہیے جسے ہر زمانے کا ہر شخص، خواہ زندگی میں اُس کے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، انجام دے سکے۔

آدم اور حوا نے اُس وقت بھی قادرِ مطلق خدا کی خدمت کی اور اُس کے جلال کا سبب بنے، جب نہ کلیسیائیں تھیں، نہ حمد و ثنا کی کتابیں اور نہ ہی کوئی واعظ کرنے والا۔ وہ عدن کی باغ میں رہتے ہوئے ہی اپنی زندگی کے ذریعے خدا کے جلال کا سبب بنتے تھے۔

• رسول پولس نے رومی سلطنت کے غلاموں کو بھی تعلیم دی کہ وہ اپنے عام اور مشکل کاموں کو خدا کے جلال کے لیے کریں۔ اُس نے لکھا:

"اے غلامو، اپنے دنیاوی مالکوں کی فرمانبرداری کرو۔ صرف اُن کی آنکھوں کے سامنے اچھا دکھائی دینے یا اُن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نہیں، بلکہ خداوند کے لیے سچی عقیدت سے ایسا کرو۔ جو کچھ بھی تمہارا کام ہو، اُسے پورے دل اور پوری جان سے اِس طرح کرو جیسے وہ انسانوں کے لیے نہیں بلکہ خداوند کے لیے کیا جا رہا ہو۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہیں اپنے حقیقی اجر کے طور پر میراث خداوند ہی سے ملے گی۔ حقیقت میں تم خداوند مسیح ہی کی خدمت کر رہے ہو۔" (کلسیوں باب ۳ آیت ۲۲ تا ۲۴)۔

• پولس نے یونان کے مسیحیوں کو بھی لکھا:

"پس خواہ تم کھاؤ یا پیو، یا جو کچھ بھی کرو، سب کچھ خدا کے جلال کے لیے کرو۔" (۱ کرنتھیوں باب ۱۰ آیت ۳۱)۔

ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں، وہ سب خداوند کے لیے ہمارے احترام، عزت اور عقیدت کا اظہار ہونا چاہیے۔ ہمارا ہر خیال، ہر لفظ اور ہر کام اِس بات کا ثبوت ہونا چاہیے کہ ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اُس سے محبت کرتے ہیں اور اُسی پر انحصار کرتے ہیں۔ اور ہماری زندگی کی ہر سرگرمی—خواہ ہم کوئی حمد گا رہے ہوں، ایک گلاس دودھ پی رہے ہوں یا کوئی درخت لگا رہے ہوں—ہمارے لیے خوشی اور گہرے اطمینان کا ذریعہ بننے کے لیے ہی ہے۔

اب محنت اور مشقت نہیں ہوگی۔

انسان کے اندر بامقصد اور اطمینان بخش کام کرنے کی خواہش خود خدا کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ یہ کوئی غلط بات نہیں، بلکہ یہ اِس بات کا ایک حصہ ہے کہ خدا نے ہمیں کس طرح بنایا ہے۔ کام کا مقصد کبھی بھی وہ سخت، تھکا دینے والی اور بوجھل مشقت نہیں تھا، جیسی اِس موجودہ زندگی میں اکثر محسوس ہوتی ہے۔ خدا کے کلام کے مطابق، ایسی تکلیف دہ محنت آدم کے گناہ کا نتیجہ ہے۔

"پھر اُس نے آدم سے کہا، 'تیرے سبب سے زمین ملعون ہوئی۔ تُو زندگی بھر دکھ اٹھا کر اُس سے اپنی روزی حاصل کرے گا۔ وہ تیرے لیے کانٹے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے گی، اور تُو کھیت کی

پیداوار کھائے گا۔ اپنے ماتھے کے پسینے کی روٹی کھائے گا، جب تک کہ تُو پھر مٹی میں نہ لوٹ جائے، کیونکہ تُو اُسی میں سے لیا گیا تھا۔'" (پیدایش باب ۳ آیت ۱۷ تا ۱۹)۔

لیکن آنے والی زندگی میں یہ سب بدل جائے گا۔ اُس وقت کام وہی بن جائے گا جس کے لیے اُسے ابتدا ہی سے بنایا گیا تھا—ایسا خوشی بخش اور اطمینان دینے والا کام جو خداوند کے جلال کا سبب بنے اور دوسروں کی زندگیوں میں بھی برکت کا باعث ہو۔ اُس وقت ہم اپنے پیدا کیے جانے کے حقیقی مقصد کو پورا کریں گے، کیونکہ ہم جو کچھ بھی کریں گے، وہ قادرِ مطلق خدا کی خدمت اور عبادت ہی کا ایک کام ہوگا۔

ہاں، آسمان میں اجتماعی عبادت کے مواقع بھی ہوں گے۔ رسول یوحنا نے ایسے بہت سے مناظر دیکھے تھے۔ لیکن بائبل یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے مستقبل کے گھر میں صرف عبادت کی مجلسیں ہی نہیں ہوں گی، بلکہ بہت سی دوسری سرگرمیاں بھی ہوں گی—کام بھی اور خوشی بخش تفریح بھی۔

ہم وہاں کیا کیا کریں گے؟

اِس کے بارے میں میں آنے والے ابواب میں تفصیل سے بیان کروں گی۔ فی الحال صرف اتنا اشارہ دے دوں کہ اِس زندگی میں جن بہت سی سرگرمیوں سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں، اُن میں سے بہت سی آنے والی زندگی میں بھی ہمارے ساتھ باقی رہیں گی۔

آسمان میں علم اور وقت۔

میں نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ آسمان میں پہنچتے ہی ہمیں سب کچھ فوراً معلوم ہو جائے گا۔ کچھ دوسرے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ابدیت میں وقت کا کوئی وجود ہی نہیں ہوگا۔ لیکن یہ دونوں تصورات درست نہیں ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو آنے والی زندگی کے بارے میں جوش محسوس نہیں ہوتا۔ اگر کسی ایسی دنیا میں، جہاں وقت کا کوئی بہاؤ ہی نہ ہو، ہمیں ایک ہی لمحے میں مکمل علم حاصل ہو جائے، تو وہاں نہ کوئی تبدیلی ہوگی اور نہ ہی کوئی نیا چیلنج۔ بلاشبہ، اِس موجودہ زندگی میں تبدیلیاں اور چیلنجز کبھی کبھی مشکل محسوس ہوتے ہیں، لیکن اگر یہ بالکل ہی نہ ہوں، تو آسمان کی زندگی انتہائی یکساں اور بے مزہ محسوس ہوگی۔

کیا آسمان میں پہنچتے ہی ہمیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا؟

یہ خیال کہ آسمان میں پہنچتے ہی ہمیں مکمل علم حاصل ہو جائے گا، رسول پولس کے ایک بیان کو غلط سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

"اب ہم آئینہ میں دھندلا سا دیکھتے ہیں، لیکن اُس وقت روبرو دیکھیں گے۔ اب میں جزوی طور پر جانتا ہوں، لیکن اُس وقت میں اُسی طرح پوری طرح جانوں گا جیسے میں خود پوری طرح جانا گیا ہوں۔" (۱ کرنتھیوں باب ۱۳ آیت ۱۲)۔

پولس نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ آسمان میں ہم چیزوں کو کہیں زیادہ واضح طور پر دیکھیں گے اور اِس لیے اُنہیں زیادہ درست طور پر سمجھ

سکیں گے۔ اگر رسول کا مقصد یہ کہنا ہوتا کہ ہمیں مکمل علم حاصل ہو جائے گا، تو وہ اِس کے لیے مختلف الفاظ استعمال کرتا۔ اِس کے بجائے اُس نے ایک ہی یونانی بنیادی لفظ کی مختلف صورتیں تین مرتبہ استعمال کی ہیں—"جانتا ہوں"، "جانوں گا" اور "جانا گیا ہوں"۔ اِس لفظ کے معنی ہیں—جاننا، پہچاننا، سمجھنا یا پوری وضاحت کے ساتھ سمجھ لینا۔

آئینے کے دھندلے عکس کی مثال پولس کے مطلب کو مزید واضح کر دیتی ہے۔ کرنتھس کا شہر، جہاں کے ایمانداروں کو اُس نے یہ خط لکھا، اپنے چمکائے ہوئے کانسی کے آئینوں کے لیے مشہور تھا۔ اُس کے قارئین اچھی طرح جانتے تھے کہ دھات سے بنے ہوئے وہ آئینے واضح عکس نہیں دکھاتے تھے بلکہ تصویر کو بگاڑ دیتے تھے۔ اُس زمانے کی ثقافت میں دیکھنا اور جاننا ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تصورات سمجھے جاتے تھے۔ اِس لیے وہ فوراً سمجھ گئے کہ پولس کیا کہنا چاہتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اِس وقت حقیقت کو پوری وضاحت سے نہیں دیکھتا۔ گناہ کے اثر کی وجہ سے ہماری سمجھ میں بہت سے ابہام اور غلط تصورات موجود ہیں۔ لیکن آسمان میں یہ تمام ابہام ختم ہو جائیں گے اور اُس وقت ہم حقیقت کو بالکل اُسی طرح سمجھیں گے جیسی وہ حقیقت میں ہے۔

جب رسول یوحنا آسمان میں تھا، اُس نے وہاں مردوں اور عورتوں کو خدا سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ وہ زمین پر انصاف کب کرے گا۔ اُنہیں جواب دیا گیا کہ اُنہیں ابھی کچھ عرصہ اور انتظار کرنا ہوگا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں ہونے کے باوجود وہ ایسی معلومات کے بارے میں پوچھ رہے تھے جو اُنہیں پہلے معلوم نہیں تھیں، اور خدا نے اُنہیں نئی معلومات فراہم کیں۔ دوسرے لفظوں میں، اُنہوں نے وہاں کچھ نیا سیکھا۔

"اُنہوں نے بڑی آواز سے پکار کر کہا، 'اے پاک اور سچے خداوند، تُو زمین کے رہنے والوں کا انصاف کرکے ہمارے خون کا بدلہ کب تک نہ لے گا؟'... تب اُن سے کہا گیا کہ وہ تھوڑی دیر اور آرام کریں، جب تک کہ اُن کے اُن ساتھی خادموں اور بھائیوں کی تعداد بھی پوری نہ ہو جائے جنہیں اُن ہی کی طرح قتل کیا جانا تھا۔" (مکاشفہ باب ۶ آیت ۱۰ اور ۱۱)۔

ہم کبھی بھی سب کچھ نہیں جان پائیں گے—کبھی بھی نہیں۔ صرف خدا ہی سب کچھ جانتا ہے۔ ہمہ دانی صرف خدا کی صفت ہے۔ ہم اُس کی مخلوق ہیں اور ہمیشہ محدود مخلوق ہی رہیں گے، جن کی اپنی مقررہ حدود ہیں—حتیٰ کہ آسمان میں بھی۔ خدا ہمیں پوری طرح جانتا ہے اور اُس کے علم میں ہمارے بارے میں کوئی ابہام یا غلطی نہیں۔ لیکن ہم کبھی بھی قادرِ مطلق خدا کے بارے میں جاننے کے قابل ہر چیز کو مکمل طور پر نہیں جان پائیں گے، کیونکہ وہ ابدی ہے۔

کیا آسمان میں وقت نہیں ہوگا؟

یہ خیال بہت عام ہے کہ آسمان میں وقت کا کوئی وجود نہیں ہوگا۔ لیکن بائبل جو کچھ ظاہر کرتی ہے، وہ اِس سے مختلف ہے۔ رسول یوحنا نے اُس غیر مرئی عالم کے اپنے مکاشفے میں کئی مرتبہ وقت کے گزرنے کا ذکر کیا ہے۔

• جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، آسمان میں وہ شہید جو زمین پر انصاف کا انتظار کر رہے تھے، اُن سے کہا گیا کہ وہ "تھوڑی دیر اور آرام کریں۔" (مکاشفہ باب ۶ آیت ۱۱)۔

• جب یوحنا اُس غیر مرئی عالم میں تھا، اُس نے لوگوں کو "خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر اُس کی ہیکل میں دن رات اُس کی خدمت کرتے ہوئے" دیکھا۔ (مکاشفہ باب ۷ آیت ۱۵)۔

• رسول نے یہ بھی لکھا کہ "آسمان میں تقریباً آدھے گھنٹے تک خاموشی چھائی رہی۔" (مکاشفہ باب ۸ آیت ۱)۔

• اُس نے خداوند یسوع کے اِن الفاظ کا بھی ذکر کیا کہ "خدا کے فردوس میں زندگی کا درخت ہے... جو بارہ قسم کا پھل دیتا ہے اور ہر مہینے نیا پھل پیدا کرتا ہے۔" (مکاشفہ باب ۲ آیت ۷؛ مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۲)۔

یوحنا نے یہ بھی لکھا کہ اُس نے ایک فرشتے کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا، "اب پھر دیر نہ ہوگی۔" (مکاشفہ باب ۱۰ آیت ۶)۔

کچھ لوگ اِس آیت کو اِس بات کا ثبوت سمجھتے ہیں کہ آسمان میں وقت کا کوئی وجود نہیں ہوگا۔ لیکن اصل یونانی زبان میں اِس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ دی ایکسپینڈڈ وائنز ڈکشنری آف نیو ٹیسٹامنٹ ورڈز (۱۹۸۴) کے مطابق، یہاں جس یونانی لفظ کا ترجمہ "وقت" کیا گیا ہے، اُس کا حقیقی مطلب "دیر" ہے۔ جس فرشتے کو یوحنا نے یہ اعلان کرتے ہوئے سنا، اُس کا مطلب یہ تھا کہ اب خدا کے انصاف کے مکمل ہونے اور اُس کے نجات کے منصوبے کی تکمیل میں مزید کوئی دیر نہیں ہوگی۔

"اب پھر کوئی دیر نہ ہوگی! جب ساتویں فرشتے کے نرسنگے پھونکنے کا وقت آئے گا، تو خدا کا وہ پوشیدہ مقصد، جس کا اُس نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کو اعلان کیا تھا، پورا ہو جائے گا۔" (مکاشفہ باب ۱۰ آیت ۶ اور ۷)۔

آسمان میں تبدیلی اور ترقی بھی ہوگی۔

بہت سے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آسمان میں سب کچھ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہے گا اور کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ابدیت میں بھی عمل، یعنی بتدریج ترقی، جاری رہے گی۔

ویبَسٹرز نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری (۱۹۶۹) کے مطابق، "عمل" سے مراد "اعمال، کاموں یا تبدیلیوں کا ایسا سلسلہ ہے جو کسی نتیجے تک پہنچتا ہے۔" وقت اور عمل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، کیونکہ جب واقعات ایک خاص ترتیب سے رونما ہوتے ہیں، تب ہی وقت کے گزرنے کا بھی احساس ہوتا ہے۔

رسول یوحنا نے آسمان میں بہت سے ایسے واقعات دیکھے جو ایک خاص ترتیب سے رونما ہوئے۔ مثال کے طور پر، ساتوں مہریں ایک ایک کرکے کھولی گئیں؛ ساتوں نرسنگے یکے بعد دیگرے پھونکے گئے؛ اور ساتوں پیالے بھی ایک ایک کرکے اُنڈیلے گئے۔ اُس نے لوگوں کو گیت گاتے ہوئے بھی سنا۔ کسی بھی گیت کا ایک آغاز، درمیانی حصہ اور اختتام ہوتا ہے۔ اُس میں لے اور رفتار ہوتی ہے اور وہ بھی ایک خاص ترتیب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔ اِس لیے ابدیت میں بھی ہم وقت کے بہاؤ کے اندر رہیں گے، لیکن وہاں یہ دباؤ کبھی نہیں ہوگا کہ وقت ہمارے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔

آنے والی زندگی کے بارے میں رسول پولس نے بھی یہی سچائی ظاہر کی۔ اُس نے کہا کہ تمام ابدیت میں خدا مسلسل ہمیں اپنے اُس حیرت انگیز فضل کے خزانے کو مزید ظاہر کرتا رہے گا، جو اُس نے اُن لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جنہوں نے اُس کی نجات قبول کی ہے۔ اِس کا مطلب

ہے کہ ابدیت میں بھی مسلسل ترقی ہوتی رہے گی اور خدا اپنے فضل کو مسلسل نئی نئی گہرائیوں میں ظاہر کرتا رہے گا۔

"اور اُس نے ہمیں مسیح یسوع میں اُس کے ساتھ زندہ کیا اور آسمانی مقاموں میں اُس کے ساتھ بٹھایا، تاکہ آنے والے زمانوں میں وہ مسیح یسوع میں ہم پر کیے گئے اپنے فضل کے وسیلے سے اپنے فضل کی بے حد دولت ظاہر کرتا رہے۔" (افسیوں باب ۲ آیت ۶ اور ۷)۔

اس کتاب کے دوسرے حصے میں ہم آسمان کی زندگی کا اور بھی تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔ لیکن فی الحال اِس سچائی سے حوصلہ پائیں کہ آسمان ایک حقیقی جگہ ہے، جہاں حقیقی لوگ رہتے ہیں اور حقیقی کام کرتے ہیں—ایسے بہت سے کام، جو ہم اِس زمین پر بھی کرتے ہیں۔ آنے والی زندگی ہمیں نہ تو اجنبی محسوس ہوگی اور نہ ہی عجیب۔ بلکہ وہ ایسا تجربہ ہوگا جیسے ہم اپنے حقیقی گھر واپس لوٹ آئے ہوں۔

لیکن اپنے ابدی گھر کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مزید گفتگو کرنے سے پہلے، ہمارے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آسمان میں رہنے والے لوگ حقیقت میں کیسے ہوں گے۔



آسمان میں ہم کیسے ہوں گے؟

ہم میں سے بہت سے لوگوں کے ذہن میں آنے والی زندگی کے بارے میں بہت سے غلط تصورات ہیں۔ ہمیں اکثر یہ سکھایا گیا ہے کہ آسمان پر پہنچنے کے بعد خاندان اور دوستوں کے ساتھ ہمارے تعلقات ختم ہو جائیں گے اور خدا کے سوا ہمیں کسی اور کی ضرورت یا خواہش نہیں رہے گی۔ کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں ہماری ذاتی شناخت ختم ہو جائے گی اور ہم ایک بڑے اجتماعی گروہ کا حصہ بن جائیں گے، جس کا کام صرف خدا کی عبادت کرنا ہوگا۔ اِس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ ایسے خیالات کی وجہ سے لوگ آسمان کی منتظر پُرجوشی سے نہیں ہوتے۔ لیکن خدا کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ وہاں بھی ہم اپنی الگ الگ شناخت اور منفرد شخصیت رکھنے والے افراد رہیں گے، اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی قائم رہیں گے۔

مکمل تصویر۔

موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں زیادہ تر غلط تصورات اِس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ انسان کے لیے خدا کے مکمل منصوبے کو نہیں سمجھتے۔ جب ہم آسمان کو خدا کے اِس عظیم منصوبے کے تناظر میں دیکھتے ہیں، تو یہ خیال بالکل غیر منطقی معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہنچ کر ہم ایک دوسرے کو پہچان نہیں پائیں گے یا ہماری ذاتی انفرادیت ختم ہو جائے گی۔ اگرچہ اِس کتاب میں خدا کے مکمل منصوبے کا تفصیل سے مطالعہ کرنا ممکن نہیں، پھر بھی اُس کے چند اہم نکات کا خلاصہ اِس طرح ہے۔

• ازل ہی سے قادرِ مطلق خدا نے یہ منصوبہ بنایا کہ وہ مرد اور عورت کو اپنی صورت پر پیدا کرے اور اُنہیں اپنے خاندان کا حصہ بنائے۔ لیکن پہلے انسان آدم نے گناہ کے ذریعے خدا سے آزاد ہو کر زندگی گزارنے کا راستہ اختیار کر لیا۔ اُس کی اِس نافرمانی کا اثر پوری نسلِ انسانی پر پڑا اور انسان کی فطرت بنیادی طور پر بدل گئی۔ اُس وقت سے ہر انسان ایک ایسی گناہ آلود نسلِ انسانی میں پیدا ہوتا ہے جس کی فطرت خدا کے خلاف ہے، اور یہی فطرت اُس کے گناہ آلود اعمال میں ظاہر ہوتی ہے۔ (رومیوں باب ۳ آیت ۲۳؛ رومیوں باب ۵ آیت ۱۹؛ افسیوں باب ۲ آیت ۱ تا ۳)۔

• پھر خداوند نے انسان کو اِس حالت سے بچا کر اپنے خاندان میں واپس لانے کا راستہ تیار کیا۔ خداوند یسوع مسیح کی موت، دفن ہونے اور قیامت کے سبب خدا اب گناہ گار انسانوں کو گناہ کے جرم، اُس کی طاقت اور اُس کے تباہ کن اثرات سے چھڑا کر اپنے پاک اور راستباز بیٹوں اور بیٹیوں میں بدل سکتا ہے۔ خداوند یسوع ہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔

• "اُس نے دنیا کی بنیاد ڈالنے سے پہلے ہی ہمیں مسیح میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے سامنے محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اُس نے اپنی مرضی اور خوشی کے مطابق پہلے سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے ہمیں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے طور پر گود لے... اُسی میں اُس کے خون کے وسیلے سے ہمیں مخلصی، یعنی اپنے گناہوں کی معافی حاصل ہوئی۔" (افسیوں باب ۱ آیت ۴ تا ۷)۔

صلیب پر خداوند یسوع مسیح نے گناہ کی پوری قیمت ادا کر دی، تاکہ گناہ کو ہمیشہ کے لیے دور کیا جا سکے۔ جب ہم اُس کی قربانی کو ایمان سے قبول کرتے ہیں، تو ہمارے گناہ دھو دیے جاتے ہیں اور ہمیں ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

"کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا دے دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔" (یوحنا باب ۳ آیت ۱۶)۔

یہ ابدی زندگی صرف ہمیشہ تک زندہ رہنے کا نام نہیں ہے۔ اِس معنی میں تو ہر انسان ابدی وجود رکھتا ہے، کیونکہ جسمانی موت کے بعد کوئی بھی وجود سے خارج نہیں ہو جاتا۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم ابدیت کہاں گزاریں گے—خدا کے ساتھ اُس کے گھر میں، یا اُس سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو کر۔

وہ ابدی زندگی جو قادرِ مطلق خداوند یسوع پر ایمان رکھنے والوں کو دیتا ہے، صرف زندگی کی مدت نہیں بلکہ زندگی کی ایک نئی حالتہے۔ جب ہم یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کرتے ہیں، تو خدا اپنی ہی زندگی کا حصہ ہمارے اندر عطا کرتا ہے۔ اُس کی ازلی، ابدی اور غیر مخلوق زندگی ہمارے اندرونی انسان، یعنی ہماری روح میں جاری ہو جاتی ہے، اور ہم حقیقت میں اُسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱ یوحنا باب ۵ آیت ۱؛ یوحنا باب ۱ آیت ۱۲)۔

یہ نئی پیدایش ہمارے اندر تبدیلی کا ایک عمل شروع کرتی ہے، جو آخرکار ہمیں اُس صورت میں بحال کر دیتا ہے جیسا خدا نے ابتدا ہی سے ہمارے لیے چاہا تھا—ایسے بیٹے اور بیٹیاں جو اپنے پورے وجود میں پاک، راستباز اور بے عیب ہوں۔ یہ تبدیلی اُس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم نئی پیدایش حاصل کرتے ہیں، ہماری زمینی زندگی بھر جاری رہتی ہے اور آنے والی زندگی میں جا کر مکمل ہوتی ہے۔

اِسی لیے بائبل آسمان کے موجودہ باشندوں کو "راستبازوں کی جماعت جو کامل کیے جا چکے ہیں" کہتی ہے۔ (عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۲۳)۔

قادرِ مطلق خدا کے نجات کے منصوبے کا مقصد ہمارے پورے وجود کو گناہ اور اُس کے تمام اثرات سے آزاد کرنا ہے، نہ کہ ہمیں کسی دوسرے شخص یا کسی دوسری چیز میں بدل دینا۔ اُس کا مقصد ہمیں کامل بنانا ہے، نہ کہ ہمیں مٹا دینا یا ہماری جگہ کسی اور کو قائم کر دینا۔ آنے والی زندگی میں ہم وہی سب کچھ ہوں گے جیسا خداوند نے ہمیشہ سے چاہا تھا کہ ہم ہوں۔ یہی خدا کا منصوبہ ہے۔

آپ صرف اپنی جسمانی شکل و صورت سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ جو چیز حقیقت میں آپ کو آپ بناتی ہے، وہ آپ کی زندگی کی تاریخ، آپ کے تعلقات اور آپ کے تجربات ہیں۔ یہی آپ کی شخصیت کی شناخت ہے؛ آپ کی صلاحیتیں، قابلیتیں، دلچسپیاں، پسند اور ناپسند ہی آپ کو منفرد بناتی ہیں۔ بلاشبہ، اِن سب پر گناہ کا اثر پڑا ہے، لیکن آسمان میں اِن سب کی پاکیزگی ہوگی۔ اُس وقت آپ وہی بن جائیں گے جس کے لیے خدا نے آپ کو مقرر کیا تھا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اِس زندگی میں ہمیں مسیح کے مانند کردار اور پاکیزگی میں بڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ضرور بڑھنا چاہیے۔ لیکن یہ جان لیں کہ یہ عمل اُس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک ہم آسمان میں نہیں پہنچ جاتے۔

خدا نے ہمیں ایک دوسرے سے مختلف بنایا ہے۔

ہم سب آسمان پر ایک جیسے نہیں ہوں گے، کیونکہ ہم ابھی بھی ایک جیسے نہیں ہیں۔ ہماری انفرادیت اور ذاتی شناخت خدا کے اپنے خاندان کے لیے بنائے گئے منصوبے کا حصہ ہے۔ جب خداوند نے آدم کو پیدا کیا تو زمین کے تمام انسانوں کی نسلیں اُسی میں شامل تھیں۔ جیسا کہ لکھا ہے: ''اُسی نے ایک ہی شخص [آدم] سے تمام قوموں کو پیدا کیا تاکہ وہ ساری زمین پر آباد ہوں۔'' (اعمال باب ۱۷ آیت ۲۶)

پہلے دو انسان، آدم اور حوا، بھی ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ آدم مرد تھا اور حوا عورت تھی۔ آدم جسمانی لحاظ سے بڑا اور زیادہ طاقتور تھا، جبکہ حوا نہایت حسین تھی۔

شاید آپ سوچ رہے ہوں، ''کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ آسمان پر نہ ہم مرد ہوں گے اور نہ عورت؟ آخر گلتیوں باب ۳ آیت ۲۸ میں لکھا ہے: 'نہ یہودی رہا نہ یونانی، نہ غلام نہ آزاد، نہ مرد نہ عورت، کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو۔'''

اس آیت کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہم اپنی صنفی شناخت کھو دیں گے۔ جب اس کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ بیان مسیح میں مرد اور عورت کی مساوی حیثیت کے بارے میں ہے۔ اپنے ابدی گھر میں بھی ہم خدا کے نزدیک یکساں قدر و قیمت رکھتے ہوں گے، لیکن پھر بھی ہم ایک دوسرے سے مختلف رہیں گے۔

رسول یوحنا نے بھی اس حقیقت کی تصدیق کی کہ آسمان پر ہماری ذاتی شناخت اور انفرادیت برقرار رہے گی۔ اگرچہ اُس نے لوگوں کا ایسا عظیم ہجوم دیکھا جسے گننا ممکن نہ تھا، پھر بھی وہ پہچان سکا کہ وہ ہجوم مختلف قوموں، قبیلوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر مشتمل تھا۔ یہ اُس وقت تک ممکن نہ ہوتا جب تک وہ مرد اور عورت اپنی قومی شناخت سے وابستہ خصوصیات کو برقرار نہ رکھتے۔

''اِس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ ہر قوم، ہر قبیلے، ہر اُمت اور ہر زبان میں سے ایک ایسا بڑا ہجوم تھا جسے کوئی گن نہیں سکتا تھا۔ وہ تخت اور برّہ کے سامنے کھڑے تھے۔'' (مکاشفہ باب ۷ آیت ۹)

صرف خدا ہی نہیں۔

شاید آپ نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہو کہ آسمان میں ہمیں خداوند کے سوا نہ کسی چیز کی خواہش رہے گی اور نہ کسی شخص کی۔ اگرچہ یہ بات بہت روحانی معلوم ہوتی ہے، لیکن درحقیقت یہ ایک غلط تصور پر مبنی ہے کہ خدا کے علاوہ کسی اور شخص یا کسی اور چیز میں خوشی پانا یا اُس کی خواہش کرنا کسی نہ کسی طرح غلط ہے۔ بے شک آسمان کی سب سے عظیم اور اعلیٰ خوشی خداوند کو روبرو دیکھنا اور اُنہیں اُس طرح جاننا ہو گی جس طرح ہم اب نہیں جانتے۔ ذرا اُس مسرت کا تصور کیجیے جب ہم اُس خداوند کا دیدار کریں گے جس نے ہمیں اپنے لیے پیدا کیا، جو ہم سے محبت کرتا ہے، اور جس نے ہمیں ایک شاندار مقصد اور جلالی مستقبل کے لیے مخلصی بخشی۔ لیکن یہ حقیقت کہ خداوند خدا آسمان کی سب سے بڑی خوشی ہوں گے، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہاں کسی اور قسم کی خوشی موجود نہیں ہو گی۔

• چونکہ تعلقات آنے والی زندگی میں بھی برقرار رہیں گے، اس لیے جن لوگوں کو ہم نے زمین پر جانا اور محبت کی، اُن کے لیے ہماری محبت بھی قائم رہے گی۔ ذرا اُس خوشی کا تصور کیجیے جو آپ کو اُس وقت حاصل ہو گی جب آپ اپنے اُس عزیز سے دوبارہ ملیں گے جسے آپ نے برسوں سے نہیں دیکھا، کیونکہ وہ آپ سے پہلے آسمان پر جا چکا تھا۔

• اور چونکہ ابدیت میں بھی خدا کی عطا کردہ ہماری منفرد شناخت برقرار رہے گی، اس لیے ہماری بہت سی وہی دلچسپیاں اور رجحانات بھی باقی رہیں گے جو اس دنیا میں تھے۔ ذرا تصور کیجیے کہ جب زندگی کی وہ تمام رکاوٹیں، جو آج ہمارے راستے میں حائل ہیں، ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی، تو اپنی اُن دلچسپیوں کو پورا کرنے میں آپ کو کتنی خوشی حاصل ہو گی۔

آنے والی زندگی میں ہماری دلچسپیاں اور جذبات ختم نہیں کر دیے جائیں گے۔ بلکہ وہ مکمل طور پر پاک کر دیے جائیں گے اور گناہ کی تمام آلودگی اور اُس کے ہر اثر کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیا جائے گا۔ اُن خواہشات کے ساتھ ہماری کشمکش، جو کبھی کبھی ہمیں ناراستی کی طرف مائل کرتی ہیں، مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ ہماری خواہشات اور جذبات بالکل اُسی طرح کام کریں گے جیسے خدا نے اُنہیں کرنے کے لیے بنایا تھا، اور وہ خدا کے جلال کا باعث بننے والے اظہار کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ ہمارے پورے وجود کی گہرائیوں سے صرف یہی خواہش اُبھرے گی کہ ہم خداوند کو خوش کریں، اور اُس وقت ہم یہ کام کامل طور پر کرنے کے قابل ہوں گے۔

ہر اچھی چیز کا سرچشمہ۔

خدا کے سوا کسی اور چیز میں خوشی حاصل کرنا غلط نہیں ہے۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہر اچھی نعمت کا سرچشمہ وہی ہے، اور وہ ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ ہم اُس کی عطا کی ہوئی بے شمار نعمتوں کے لیے شکر گزار رہیں اور اُن سے لطف اندوز ہوں۔ آسمان میں بھی یہ حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہو گی۔

''ہر اچھی بخشش اور ہر کامل نعمت اُوپر سے، یعنی نوروں کے باپ کی طرف سے نازل ہوتی ہے، جس میں نہ کوئی تبدیلی ہے اور نہ گردش کے سبب سے پیدا ہونے والا سایہ۔'' (یعقوب باب ۱ آیت ۱۷)

''خدا... جو ہماری خوشی کے لیے ہمیں سب کچھ فراوانی سے عطا کرتا ہے تاکہ ہم اُن سے لطف اندوز ہوں۔'' (۱ تیمتھیس باب ۶ آیت ۱۷)

''کیونکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہر چیز اچھی ہے، اور اگر شکرگزاری کے ساتھ قبول کی جائے تو کوئی بھی چیز رد کرنے کے لائق نہیں، کیونکہ وہ خدا کے کلام اور دعا کے وسیلہ سے مقدس ٹھہرتی ہے۔'' (۱ تیمتھیس باب ۴ آیات ۴ اور ۵)

جب ہم اُن چیزوں کی خواہش کرتے ہیں اور اُن سے خوشی حاصل کرتے ہیں جو خداوند نے پیدا کی ہیں، تو ہم اُس کی تمجید کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ اپنے باغ میں اُگائی گئی سبزیوں سے شکرگزاری کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں تو آپ اُس اصل سرچشمے کی تمجید کرتے ہیں جس نے یہ سب مہیا کیا، یعنی خداوند خدا کی۔ جب آپ اپنے گھر اور اپنی گاڑی کے لیے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں تو آپ خداوند کی عزت کرتے ہیں، کیونکہ اُسی نے وہ بنیادی مادّے پیدا کیے جن سے یہ چیزیں بنائی گئیں، اور اُسی نے انسانوں کو اُنہیں بنانے کی حکمت اور مہارت بھی عطا کی۔

جی ہاں، موجودہ زمانے میں یہ ممکن ہے کہ ہم لوگوں یا چیزوں کو خدا سے زیادہ اہمیت دینے لگیں، کیونکہ ہم ابھی تک گناہ کے اثر سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہوئے۔ لیکن آسمان میں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔

کیا صرف خدا ہی؟

خداوند نے ہمیں اس طرح بنایا ہے کہ سب سے بڑھ کر ہم اُس کے ساتھ تعلق رکھنے کی آرزو کریں۔ ساتھ ہی اُس نے ہمیں اس طرح بھی پیدا کیا ہے کہ ہمیں دوسرے انسانوں کی ضرورت ہو۔ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے اور باتیں کرتے تھے۔ اس کے باوجود خداوند نے فرمایا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ اس کا مطلب اخلاقی اعتبار سے بُرا ہونا نہیں تھا، بلکہ یہ تھا کہ خدا کا منصوبہ کبھی صرف ایک انسان کو پیدا کرنے کا نہیں تھا۔ قادرِ مطلق خدا نے آدم کو، اور آدم میں تمام انسانیت کو، اپنے جیسے دوسرے لوگوں کے ساتھ رفاقت اور شراکت کی خواہش کے ساتھ پیدا کیا۔

''پھر خداوند خدا نے فرمایا، 'آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ مَیں اُس کے لیے ایک ایسا مددگار بناؤں گا جو اُس کے موافق ہو اور اُسے مکمل کرے۔''' (پیدائش باب ۲ آیت ۱۸)

جب آدم نے پہلی مرتبہ حوا کو دیکھا تو اُس کا پہلا ردِعمل یہ تھا، ''آخرکار یہ مجھے مل گئی!'' (پیدائش باب ۲ آیت ۲۳)۔ خدا نے آدم کو اس بات پر ملامت نہیں کی کہ وہ اپنے سوا کسی اور کے باعث اتنا خوش تھا۔ بلکہ خداوند نے اُن دونوں کو برکت دی اور اُس عہد پر مبنی تعلق کو قائم کیا جسے ہم شادی کہتے ہیں۔ (پیدائش باب ۲ آیات ۲۳ تا ۲۵)

دوسرے لوگوں میں خوشی اور مسرت پانا گناہ نہیں ہے۔ دوسروں کے ساتھ تعلق رکھنا لازماً ہمیں خداوند سے دُور نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اچھا دوست—ایسا شخص جس میں آپ خدا کی صفات کو دیکھتے ہوں اور جو آپ کی مدد کرے کہ آپ مسیح جیسا کردار زیادہ مؤثر انداز میں ظاہر کریں—آپ کو ایک بہتر انسان بنا سکتا ہے۔

• جب یسوع اس زمین پر تھے تو اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ وقت گزارا۔ یہاں تک کہ اُن کے چند نہایت قریبی دوست بھی تھے—یوحنا، پطرس اور یعقوب۔ یقیناً ان دوستیوں نے کبھی بھی یسوع کی توجہ اُن کے باپ سے نہیں ہٹائی۔

• پولُس نے فلپی کے ایمان داروں کے لیے اپنی گہری محبت اور اُن کے ساتھ رہنے کی اپنی شدید خواہش کے بارے میں لکھا: ''خدا میرا گواہ ہے کہ مَیں مسیح یسوع کی سی محبت کے ساتھ تم سب کا کس قدر مشتاق ہوں۔'' (فلپیوں باب ۱ آیت ۸)۔ یہ بالکل واضح ہے کہ اُن لوگوں کے لیے اُس کی محبت نے خدا کے لیے اُس کے جوش و جذبہ کو ذرّہ برابر بھی کم نہیں کیا تھا۔

آسمان پر جانا اس دنیا میں قائم ہونے والے تعلقات کو ختم نہیں کرتا۔ کوئی بھی چیز ہمارے ماضی کی تاریخ کو تبدیل نہیں کر سکتی—اس حقیقت کو نہیں کہ ہم کسی خاندان کا حصہ تھے یا کسی شخص کے ساتھ ہمارا گہرا اور قریبی دوستانہ تعلق تھا۔ پولُس جانتا تھا کہ آسمان میں اُس کے منتظر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہو گا کہ جن لوگوں کو اُس نے مسیح پر ایمان لانے کی راہ دکھائی تھی، اُن کے ساتھ اُس کا تعلق ابد تک برقرار رہے گا۔

''آخر ہماری اُمید، ہماری خوشی اور ہمارا فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا تم نہیں، جب ہم اپنے خداوند یسوع کے حضور اُس کی آمد پر کھڑے ہوں گے؟ ہاں، تم ہی ہمارے لیے عظیم خوشی کا باعث بنو گے... کیونکہ تم ہی ہمارا جلال اور ہماری خوشی ہو۔'' (۱ تھسلنیکیوں باب ۲ آیات ۱۹ اور ۲۰)

محبت کا قانون۔

یسوع نے فرمایا کہ خدا کی ساری شریعت دو احکام میں سمائی ہوئی ہے—خدا سے محبت کرو اور اپنے پڑوسی سے محبت کرو۔ (متی باب ۲۲ آیات ۳۷ تا ۴۰)۔ عدن کے باغ میں آدم بھی اسی محبت کی شریعت کے تابع تھا۔ جیسا کہ لکھا ہے: ''کیونکہ جو حکم تم نے ابتدا سے سنا ہے وہ یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔'' (۱ یوحنا باب ۳ آیت ۱۱)۔ محبت کا یہ ابدی حکم آسمان میں بھی کبھی ختم نہیں ہو گا۔ اور چونکہ وہاں ہمیں کامل بنا دیا جائے گا، اس لیے ہم خداوند سے بھی کامل محبت کریں گے اور ایک دوسرے سے بھی۔

انسانی تعلقات کامل راستبازی اور حقیقی پاکیزگی کے مطابق ہوں گے۔ وہاں نہ غرور ہو گا، نہ احساسِ کمتری؛ نہ خود کو دوسروں سے برتر ثابت کرنے کی خواہش ہو گی اور نہ کسی کو کمتر دکھانے کا رجحان۔ پوشیدہ خودغرضی، بے وفائی، ریاکاری، تلخ کلامی، غصّے کے طوفان اور فریب پر مبنی رویّوں کا وہاں کوئی وجود نہیں ہو گا۔ یہ تصور کرنا بھی مشکل ہے کہ ہمارے ابدی گھر میں خاندان اور دوستوں کے ساتھ ہمارے تعلقات کس قدر کامل ہم آہنگی، سلامتی اور اطمینان سے بھرپور ہوں گے۔ جن لوگوں کو ہم پہلے سے جانتے ہیں، اُن کے ساتھ ہمارے تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ گہرے ہوں گے، اور ساتھ ہی ہم اُن لوگوں کے ساتھ بھی نئے تعلقات قائم کریں گے جن سے ہم ابھی تک نہیں ملے، جیسے اپنے آباؤ اجداد، بائبل میں مذکور مردوں اور عورتوں، اور مختلف قوموں کے لوگوں سے۔

آسمان میں خدا سب کا باپ ہو گا، اور وہاں رہنے والے تمام انسان اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا تعلق صرف اُن لوگوں سے ہی نہیں رہے گا جو زمین پر ہمارے خونی رشتہ دار تھے، بلکہ ہمارے دوستوں سے بھی ہو گا۔ ہم سب مل کر ایک بڑا، خوش باش اور صحت مند خاندان ہوں گے، اور آخرکار ایک دوسرے کے ساتھ بالکل ویسا ہی برتاؤ کریں گے جیسا خداوند ہمیشہ سے چاہتا تھا۔ آسمان قادرِ مطلق خدا کے اُس عظیم منصوبے کی تکمیل ہے جس کے ذریعے وہ گناہ سے تباہ اور برباد ہو جانے والی ہر چیز کو—یہاں تک کہ انسانی تعلقات کو بھی—نجات دے کر دوبارہ کامل طور پر بحال کرے گا۔

میں اُس شخص کو آسمان میں نہیں دیکھنا چاہتا!

ممکن ہے کوئی ایسا شخص ہو جسے آپ آسمان میں نہیں دیکھنا چاہتے۔ ایسا نہیں کہ آپ یہ چاہتے ہوں کہ وہ جہنم میں جائے، بلکہ آپ صرف یہ نہیں چاہتے کہ ابدیت میں آپ کا اُس سے سامنا ہو۔ بہت سے لوگوں نے مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ آنے والی زندگی میں کسی خاص شخص کے روبرو ہونے کا خیال ہی اُنہیں خوف زدہ کر دیتا ہے۔ اُن میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں:

• ایک عورت جس نے اسقاطِ حمل کروایا تھا اور اب اپنے اُس بچے سے ملنے کے خیال سے خوف زدہ ہے، کیونکہ اُسے اپنے کیے پر شدید احساسِ جرم ہے۔

• ایک عورت جس کا اپنی ایک سہیلی کے ساتھ شدید اختلاف ہو گیا تھا، اور اُس کی وہ سہیلی اپنی وفات سے پہلے اُس سے صلح نہ کر سکی۔

• ایک مرد جو اپنی زندگی یسوع مسیح کے سپرد کرنے سے پہلے براہِ راست اپنی ہی ماں کی موت کا سبب بنا تھا۔

• ایک بیٹی جس کے باپ نے اُس کے ساتھ بدسلوکی کر کے اُسے شدید جذباتی اور جسمانی اذیت پہنچائی۔ اگرچہ اُس کے باپ نے اپنی وفات سے پہلے توبہ کر لی اور خدا کے نجات بخش فضل کو قبول کر لیا، پھر بھی وہ چاہتی ہے کہ آسمان میں بھی وہ اُس سے جہاں تک ممکن ہو دُور ہی رہے۔

بائبل ہمیں ایک نہایت شاندار خوشخبری سناتی ہے۔ اس قسم کے تمام مسائل ہمیشہ کے لیے حل ہو جائیں گے، اور تعلقات میں آنے والی ہر ٹوٹ پھوٹ اور اُن سے لگنے والے تمام زخم مکمل طور پر شفا پا جائیں گے، جب ہم سب کامل بنا دیے جائیں گے۔ جس عزیز نے آپ کو دکھ پہنچایا تھا، وہ پوری طرح تبدیل کر دیا جائے گا، اور آپ کو جو بھی زخم لگے تھے اُن سے آپ مکمل طور پر آزاد کر دیے جائیں گے۔ اگر آپ نے اس زندگی میں کسی کو دکھ پہنچایا ہے، تو وہاں کامل معافی اور مکمل بحالی ہو گی۔

کیا آپ کو پچھلے باب میں بیان کیا گیا گم شدہ بیٹے کی تمثیل یاد ہے؟ یسوع نے یہ کہانی اس لیے سنائی تھی کہ یہ واضح کریں کہ جب کوئی گم شدہ بیٹا یا بیٹی خدا کی طرف لوٹ آتا ہے تو آسمان میں کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اس کہانی میں اُنہوں نے ایک نہایت اہم حقیقت بھی بیان کی جو ٹوٹے ہوئے تعلقات کی بحالی سے متعلق ہے۔ جیسا کہ آپ کو یاد ہو گا، اُس نوجوان نے اپنی میراث کا حصہ لیا، اپنے خاندان کو چھوڑ دیا، اور اپنے باپ کی دی ہوئی ساری دولت شراب نوشی اور کسبیوں پر اُڑا دی۔ جب وہ بیٹا آخرکار واپس اپنے گھر آیا تو اُس کے باپ نے اُس کا استقبال کیا۔ اگرچہ اُس نے اپنے باپ کے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا تھا، پھر بھی اُس واقعے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ باپ نے اُس سے یہ نہیں کہا، ''تو نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟'' اور نہ ہی اُسے ملامت کی۔ بلکہ اُس نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا، اُسے چوما، اور اُس کی واپسی کی خوشی میں ضیافت کا انتظام کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کا بیٹا سچے دل سے توبہ کر چکا ہے، اور سب کچھ مکمل طور پر معاف کر دیا گیا ہے اور بھلا دیا گیا ہے۔

''پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ جب وہ ابھی بہت دُور ہی تھا تو اُس کے باپ نے اُسے دیکھ لیا۔ اُس کا دل رحم سے بھر گیا۔ وہ دوڑ کر اپنے بیٹے کے پاس گیا، اُسے گلے لگایا اور بار بار چوما۔ بیٹے نے اُس سے کہا، 'ابا جان! میں نے آسمان کے خلاف اور آپ کے خلاف گناہ کیا

ہے۔ اب میں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔‘ لیکن باپ نے اپنے خادموں سے کہا، ’جلدی کرو... بہترین لباس لے آؤ... ہم ضیافت کریں گے اور خوشی منائیں گے، کیونکہ میرا یہ بیٹا مر گیا تھا اور اب پھر زندہ ہو گیا ہے؛ یہ کھو گیا تھا اور اب مل گیا ہے۔‘ پھر جشن شروع ہو گیا۔‘‘ (لوقا باب ۱۵ آیات ۲۰ تا ۲۴)

میں پوری طرح یہ نہیں سمجھا سکتا کہ ہر قسم کی تعلقاتی مشکل کس طرح حل کی جائے گی، لیکن خدا کے کلام نے مجھے اس بات کا پختہ یقین دیا ہے کہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے وہ نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے؛ وہ پہلے سے کہیں بہتر ہے، بدتر نہیں۔ اس لیے ہم پورے اعتماد کے ساتھ مطمئن رہ سکتے ہیں کہ خواہ یہ سب جس طرح بھی پورا ہو، خدا ہر بات کو کامل طور پر درست کر دیں گے۔ آسمان کے کسی بھی پہلو سے ہمیں خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ان عزیزوں کا کیا ہو گا جو جہنم میں ہوں گے؟

اگر کوئی ایسا شخص، جس سے آپ کو آسمان میں ملنے کی امید تھی، وہاں نہ پہنچے تو کیا ہو گا؟ اگر آپ کا کوئی دوست یا عزیز جہنم میں ہو، تو آنے والی زندگی میں آپ کیسے خوش رہ سکیں گے؟ اس سوال کا جواب اپنے اندر ایک مکمل کتاب کا موضوع رکھتا ہے۔ تاہم، امید ہے کہ درج ذیل خیالات اس موضوع کو سمجھنے میں آپ کے لیے مددگار ثابت ہوں گے۔

تمام انسان ایک پاک خدا کے حضور گناہ کے مجرم ہیں۔ ہمارے لیے اس حقیقت کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے، کیونکہ ہم میں سے اکثر خود کو اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اچھا انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن آسمان میں داخل ہونے کے لیے نیکی کا معیار ہم نہیں بلکہ خود خدا ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی اُس کامل معیار پر پورا نہیں اُترتا۔ ’’کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔‘‘ (رومیوں باب ۳ آیت ۲۳)

یسوع نے ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے صلیب پر اپنی جان دے دی، تاکہ ہمارے گناہ دُور کیے جائیں اور ہمیں راست باز ٹھہرایا جائے۔ کلوری پر اُن کی قربانی نے ہمیں وہ راست بازی عطا کی جو خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے ضروری ہے۔ یسوع ہی آسمان کا دروازہ ہیں۔ ہمارے نجات دہندہ نے فرمایا: ’’راہ، حق اور زندگی مَیں ہوں۔ میرے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا۔‘‘ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۶)۔ آسمان میں داخل ہونا اس بات پر منحصر نہیں کہ ہم کتنے اچھے ہیں، بلکہ اس پر کہ ہم یسوع مسیح اور اُن کے نجات بخش کام پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کے فضل کو قبول کرتے ہیں۔

خدا تمام انسانوں سے محبت کرتا ہے، اور مسیح کے وسیلہ سے مردوں اور عورتوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے وہ سب کچھ کرتا ہے جو اُس کی محبت اور انصاف کے مطابق ہے۔ اُس کی خواہش یہ نہیں کہ کوئی بھی اُس مقصد سے محروم رہ جائے جس کے لیے اُس نے ہمیں پیدا کیا ہے، یعنی اُس کے بیٹے اور بیٹیاں بنیں اور اُس کے ابدی گھر میں اُس کے ساتھ رفاقت رکھیں۔ ’’خداوند... یہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو بلکہ یہ کہ سب توبہ تک پہنچیں۔‘‘ (۲ پطرس باب ۳ آیت ۹)۔ لیکن قادرِ مطلق خدا کسی کو بھی یسوع کو قبول کرنے یا اُن کی خدمت کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ جو لوگ اس زندگی میں اُس سے جدا رہنے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ آنے والی زندگی میں بھی اُسی جدائی میں رہیں گے۔ یہی جہنم ہے—خدا سے مکمل اور ابدی جدائی، اور اُس سے وابستہ تمام نتائج۔ جہنم میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہو گا جس نے خود وہ راستہ اختیار نہ کیا

ہو۔ خداوند کسی کو جہنم میں نہیں بھیجتا؛ مرد اور عورت خود اُس راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔ (تبصرہ ۵ ملاحظہ کریں)

جب یوحنا کو آسمان میں لے جایا گیا اور اُسے خدا کے نجات بخش منصوبے کی آخری تکمیل کا نظارہ کرایا گیا، تو اُس نے اُن تمام لوگوں کی آخری عدالت دیکھی جنہوں نے پوری تاریخ میں خداوند کو رد کیا تھا۔ اعمال کی کتابیں کھولی گئیں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ جن لوگوں نے خود خدا کے دشمن بنے رہنے کا انتخاب کیا، اُنہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں ٹھہرانا خدا کا بالکل راست اور منصفانہ فیصلہ ہے۔ (مکاشفہ باب ۲۰ آیات ۱۱ تا ۱۵)۔ اِن واقعات کے بارے میں یوحنا نے یہ بھی دیکھا کہ آسمان کے تمام باشندے—فرشتے اور نجات یافتہ مرد و عورت—خدا کی راست بازی اور انصاف کے سبب اُس کی حمد کر رہے تھے۔ (مکاشفہ باب ۱۵ آیت ۳؛ مکاشفہ باب ۱۶ آیت ۷؛ مکاشفہ باب ۱۹ آیت ۲)۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم بھی خدا کے عادلانہ فیصلے کی تمجید میں شریک ہوں گے۔

بائبل کہتی ہے کہ آسمان میں غم کے آنسو نہیں ہوں گے۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۴)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس ابدی عالم میں کوئی بھی جہنم میں رہنے والوں کے لیے ماتم نہیں کرے گا۔ اگرچہ اس وقت ہمارے لیے اس بات کا تصور کرنا مشکل ہے، لیکن جب ہم آسمان میں ہوں گے تو ہماری نظر مکمل طور پر بدل جائے گی۔ آنے والی زندگی میں ہم ہر چیز کو پہلے سے کہیں زیادہ واضح اور حقیقی طور پر دیکھیں گے۔ (۱ کرنتھیوں باب ۱۳ آیت ۱۲)۔ اُس وقت ہم سمجھ جائیں گے کہ ہر انسان، یہاں تک کہ ہمارے عزیزوں کو بھی، خداوند کی طرف جواب دینے کے لیے کافی روشنی اور مناسب موقع دیا گیا تھا، لیکن اُنہوں نے خود اُسے رد کر دیا۔ تب ہم یہ بھی جان لیں گے کہ جن لوگوں نے مسیح کی صلیب کے وسیلہ سے دیے گئے خدا کے نجات بخش تحفے کو ٹھکرا دیا، اُن کا ہمیشہ کے لیے خدا سے جدا رہنے کی جگہ میں ٹھہرایا جانا مکمل طور پر راست اور منصفانہ ہے۔

خدا کا نجات بخش مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں بدل کر کسی اور شخص میں تبدیل کر دے یا ہماری جگہ کسی دوسرے کو لا کھڑا کرے۔ اُس کا مقصد اپنی قدرت کے وسیلہ سے ہماری مکمل تبدیلی کرنا اور ہمیں دوبارہ اُس مقام پر بحال کرنا ہے جس کے لیے اُس نے ابتدا ہی سے ہمیں پیدا کیا تھا—یعنی ایسے بیٹے اور بیٹیاں بنانا جو گناہ کے ہر نشان اور اُس کے ہر اثر سے مکمل طور پر آزاد ہوں، اور جو اُس سے اور اُس کے لوگوں سے کامل محبت کرنے کے قابل ہوں۔ آنے والی زندگی میں ہم اِس مقصد کی کامل تکمیل کو حاصل کریں گے۔

اس کتاب میں آگے چل کر میں مزید تفصیل سے بیان کروں گی کہ ہمارے آنے والے گھر، یعنی آسمان میں، ہماری ذاتی شناخت اور انفرادیت کس طرح ظاہر ہو گی۔ لیکن اُس سے پہلے مجھے ایک ایسے موضوع پر بات کرنی ہے جس کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، اور جس کی وجہ سے بہت سے لوگ آسمان میں جانے کے لیے اتنے پُرجوش نہیں ہوتے—آسمان میں شادی۔

6

آسمان میں شادی

میں نے ایک سے زیادہ ایسے عمر رسیدہ میاں بیوی سے بات کی ہے جو خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں، اور اُنہوں نے بڑے دُکھ کے ساتھ مجھ سے کہا کہ آسمان میں وہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکیں گے اور اُن کی مشترکہ زندگی ختم ہو جائے گی۔ جب میں اِس خیال سے اختلاف کرتی ہوں تو وہ افسردگی کے ساتھ مجھے یاد دلاتے ہیں کہ یسوع نے فرمایا تھا کہ آنے والی زندگی میں شادی نہیں ہو گی۔ یہ صرف ایک عام غلط فہمی ہی نہیں ہے بلکہ یہ آسمان کو بھی لوگوں کی نظر میں کم پُرکشش بنا دیتی ہے۔

بلاشبہ خداوند نے فرمایا تھا: ''کیونکہ قیامت میں نہ لوگ شادی کریں گے اور نہ اُن کی شادیاں کرائی جائیں گی، بلکہ وہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہوں گے۔'' (متی باب ۲۲ آیت ۳۰)۔ لیکن جب ہم اُن کے اِن الفاظ کو اُن کے اصل سیاق و سباق میں غور سے دیکھتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ شادی شدہ لوگوں سے یہ نہیں کہہ رہے تھے کہ اُن کا شریکِ حیات اب اُن کا شریکِ حیات نہیں رہے گا۔ آئیے، اِسے مزید غور سے سمجھتے ہیں اور اِس موضوع کو واضح کرتے ہیں۔

جال سے بچ نکلنا۔

اُس زمانے کے مذہبی راہنما، یعنی فریسی اور صدوقی، نہ یسوع کو قبول کرتے تھے اور نہ ہی اُن کی تعلیمات کو۔ درحقیقت وہ آپس میں بیٹھ کر منصوبے بنایا کرتے تھے کہ کس طرح اپنے پیروکاروں کے سامنے یسوع کو بدنام کریں اور اُن کی ساکھ کو نقصان پہنچائیں۔ ایسا ہی ایک منصوبہ اُنہوں نے یسوع سے اُس ملاقات سے کچھ پہلے بنایا تھا، جس کے نتیجے میں یسوع نے آسمان میں شادی کے بارے میں وہ بات فرمائی جسے آج بہت سے لوگ غلط سمجھتے ہیں۔

سب سے پہلے فریسی یسوع کے پاس آئے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ کیا خدا کے کسی پیروکار کے لیے رومی حکومت کو محصول دینا جائز ہے۔ یسوع اُن کے بدنیتی پر مبنی ارادوں کو اچھی طرح جانتے تھے، اور اُنہوں نے ایسا جواب دیا جس نے وہاں موجود سب لوگوں کو حیران کر دیا۔

''مجھے وہ رومی سکہ دکھاؤ جس سے محصول ادا کیا جاتا ہے۔'' جب وہ سکہ اُن کے پاس لائے تو یسوع نے اُن سے پوچھا، ''اِس پر کس کی تصویر اور نام کندہ ہے؟'' اُنہوں نے جواب دیا،

''قیصر کا۔'' تب یسوع نے فرمایا، ''اچھا، تو جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو، اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔'' اُن کا یہ جواب سن کر وہ حیران رہ گئے اور وہاں سے چلے گئے۔ (متی باب ۲۲ آیات ۱۹ تا ۲۲)

اِس کے بعد صدوقیوں نے شادی کے بارے میں ایک سوال کیا۔ اُن کی مذہبی شریعت کے مطابق اگر کسی مرد کی بغیر اولاد کے وفات ہو جاتی تھی تو اُس کے بھائی کا فرض تھا کہ وہ اُس بیوہ سے شادی کرے، اُس سے اولاد پیدا کرے، اور اُس اولاد کو اپنے فوت شدہ بھائی کا وارث قرار دے۔ اِن مذہبی راہنماؤں نے یسوع کے سامنے ایسا ہی ایک فرضی واقعہ پیش کیا، لیکن اُنہوں نے کہا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کی تھی، وہ بھی بغیر اولاد کے مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے اُس عورت سے شادی کی، لیکن وہ بھی وفات پا گیا۔ اُنہوں نے یہی مثال سات بھائیوں تک بڑھا دی۔ اُن سب نے اُس عورت سے شادی کی، لیکن اُن میں سے کوئی بھی وارث پیدا کیے بغیر مر گیا۔ آخرکار وہ عورت بھی مر گئی۔ تب صدوقیوں نے یسوع سے پوچھا، ''پس قیامت میں وہ کس کی بیوی ہو گی؟'' (متی باب ۲۲ آیت ۲۸)

میں نے اُن کے سوال کے آخری حصے پر خاص توجہ دلائی ہے، کیونکہ یہی یسوع کے جواب کو سمجھنے کی کنجی ہے۔ ''قیامت'' کا لفظ اُس زمانے کے عام عقیدے کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ ایک دن مُردے اپنی قبروں سے جی اُٹھیں گے اور زندہ جسموں کے ساتھ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ لیکن جن لوگوں نے یہ سوال کیا تھا، وہ نہ موت کے بعد انسان کے وجود پر ایمان رکھتے تھے اور نہ ہی آنے والی قیامت پر۔ لہٰذا اُن کا مقصد آنے والی زندگی میں شادی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا نہیں تھا۔ بلکہ یہ مذہبی راہنما اپنے اِس فرضی واقعے کے ذریعے یسوع کو الجھانا چاہتے تھے تاکہ لوگوں کے سامنے اُنہیں لاجواب ثابت کر کے اُن کی ساکھ کو نقصان پہنچائیں۔ خداوند نے اُن کے اصل ارادے کو پہچان لیا اور اُسی کے مطابق اُنہیں جواب دیا۔

یسوع نے سب سے پہلے اُنہیں یہ کہہ کر ملامت کی کہ وہ اپنے ہی صحائف کو نہیں جانتے۔ اُنہوں نے عہدِ عتیق کے اُس مقام کا حوالہ دیا جہاں خداوند خدا اپنے آپ کو ابراہیم، اِضحاق اور یعقوب کا خدا کہتا ہے۔ یہ تینوں صدوقیوں کے مشہور اور بہت پہلے وفات پا چکے آباؤ اجداد تھے۔ (خروج باب ۳ آیت ۶)۔ پھر یسوع نے قادرِ مطلق خدا کو مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا قرار دیا۔ اِس طرح اُنہوں نے ظاہر کیا کہ ابراہیم، اِضحاق اور یعقوب زندہ ہیں، اور خدا اپنی قدرت سے ایک دن اُن کے جسموں کو بھی مٹی میں سے دوبارہ زندہ کرے گا۔ اپنے جواب کے اِسی حصے میں یسوع نے وہ بات کہی جس کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آسمان میں پہنچنے کے بعد میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔

''تم گمراہی میں ہو، کیونکہ نہ تم صحائف کو جانتے ہو اور نہ خدا کی قدرت کو۔ کیونکہ قیامت میں نہ لوگ شادی کریں گے اور نہ اُن کی شادیاں کرائی جائیں گی، بلکہ وہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ اور مُردوں کے جی اُٹھنے کے بارے میں، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ خدا نے تم سے فرمایا، 'میں ابراہیم کا خدا، اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں'؟ وہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔'' (متی باب ۲۲ آیات ۲۹ تا ۳۲)

ہم یسوع کے اِن الفاظ کی بنیاد پر عالمِ ارواح میں میاں بیوی کے تعلق کے بارے میں کوئی حتمی اور قطعی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے۔ پہلی بات یہ کہ اُن کا مقصد آسمان میں شادی شدہ لوگوں کے تعلقات کی نوعیت کو بیان کرنا نہیں تھا۔ یسوع اُس جال سے بچ رہے تھے جو صدوقیوں نے اُن کے لیے بچھایا تھا، کیونکہ وہ اُن سے ایسی بات کا جواب مانگ رہے تھے جس پر وہ خود ایمان ہی نہیں رکھتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شادی، فرشتوں اور قیامت کے بارے میں خداوند کے اِس بیان میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں اِس وقت کوئی بھی مکمل طور پر نہیں سمجھتا۔

جن باتوں کو ہم نہیں جانتے، اُنہیں اُن سچائیوں پر غالب نہیں آنے دینا چاہیے جنہیں ہم جانتے ہیں۔ بائبل واضح طور پر تعلیم دیتی ہے کہ موت کے بعد بھی انسان کی شناخت اور اُس کے تعلقات برقرار رہتے ہیں۔ اگر آپ کا شریکِ حیات زمین پر آپ کا سب سے قریبی ساتھی تھا، تو وہ قربت آگے بھی برقرار رہے گی۔ یہ درست ہے کہ خدا کا کلام تفصیل سے یہ نہیں بتاتا کہ جو لوگ زمین پر میاں بیوی تھے، وہ آنے والی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ کس نوعیت کا تعلق رکھیں گے۔ لیکن اتنا یقین ضرور رکھیں کہ آنے والی زندگی میں آپ اپنے عزیز شریکِ حیات کو نہیں کھوئیں گے۔ آسمان نقصان کی نہیں بلکہ ہمیشہ کی حاصل شدہ نعمتوں کی جگہ ہے۔

آسمان میں شادی نہیں؟

جو لوگ شادی کی شدید خواہش رکھتے ہیں لیکن کبھی شادی نہیں کر پاتے، یا وہ لوگ جو اپنی ازدواجی زندگی میں خوش نہیں ہیں، اُن کا کیا ہو گا؟ کیا آسمان میں اُن کے لیے کوئی امید ہے؟ جی ہاں، یقیناً ہے! یوحنا نے لکھا کہ جب وہ خداوند کے مسکن میں گیا تو اُس نے وہاں ایک شادی اور شادی کی ضیافت دیکھی—برّہ (یسوع) کی شادی اُس کی دلہن (اُن لوگوں) کے ساتھ جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

''پھر میں نے ایک بڑے ہجوم کی سی آواز، بہت سے پانیوں کی گرج جیسی آواز، اور زور دار کڑکوں جیسی آواز سنی جو کہہ رہی تھی، 'ہلّلویاہ! کیونکہ ہمارا خداوند خدا، جو قادرِ مطلق ہے، بادشاہی کرتا ہے۔ آؤ، ہم خوشی منائیں، نہایت شادمان ہوں اور اُس کی تمجید کریں، کیونکہ برّہ کی شادی آ پہنچی ہے، اور اُس کی دلہن نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے۔'' (مکاشفہ باب ۱۹ آیات ۶ اور ۷)

''پھر اُس نے مجھ سے کہا، 'لکھ، مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں۔' اور اُس نے مجھ سے کہا، 'یہ خدا کے سچے کلام ہیں۔'' (مکاشفہ باب ۱۹ آیت ۹)

میں سمجھتی ہوں کہ یوحنا کے یہ الفاظ شاید آپ کو اتنا پُرجوش نہ کریں، کیونکہ جو کچھ اُس نے دیکھا وہ اُس قسم کی شادی نہیں تھی جس کا تصور ہم میں سے اکثر لوگ شادی کے بارے میں سوچتے وقت کرتے ہیں۔ شادی کے بارے میں ہمارے تصورات پر بڑی حد تک فلمی دنیا کا اثر ہے—ایک شاندار اور خوبصورت تقریب، جس کے بعد محبت سے بھرپور ایک ایسا سہاگ کا زمانہ جو کبھی ختم نہ ہو۔ لیکن بہترین شادیاں بھی حقیقت میں ویسی نہیں ہوتیں جیسی فلموں میں دکھائی جاتی ہیں۔ حقیقی شادی دو ایسے ناکامل انسانوں کا ملاپ ہے جو ایک ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ وہ گناہ سے متاثرہ اس دنیا کی مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرتے ہوئے باہمی ہم آہنگی سے جینے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو شادی کے بعد وہ زندگی نہیں ملتی جس کا اُنہوں نے شادی کے وقت تصور کیا تھا۔

یوحنا نے جس شادی کی تقریب اور ضیافت کو دیکھا، اور ہمارے مستقبل کے لیے اُس کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے، ہمیں خدا کے پورے منصوبے کو ذہن میں رکھنا ہو گا۔ براہِ کرم میرے ساتھ رہیے، کیونکہ اب میں اِسے واضح کرنے جا رہی ہوں۔

مسیح کے ساتھ یگانگت۔

قادرِ مطلق خدا نے انسانی تاریخ کے آغاز ہی میں شادی کا ادارہ قائم کیا، جب اُس نے آدم اور حوا کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا: ''اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔'' (پیدائش باب ۲ آیت ۲۴)

اس زندگی میں شادی کے کئی عملی مقاصد ہیں۔ یہ پائیدار وابستگی کے ساتھ رفاقت فراہم کرتی ہے، اور خاندان قائم کرنے، اولاد پیدا کرنے اور اُن کی پرورش کے لیے ایک مضبوط بنیاد بھی مہیا کرتی ہے۔ شادی میں ایک مرد اور ایک عورت کا ایک ہونا ہمارے مسیح کے ساتھ تعلق کے ایک نہایت اہم پہلو کی بھی تصویر پیش کرتا ہے—کہ ہم اُس کے ساتھ ایک ہیں۔ رسول پولُس نے لکھا:

''جیسا کہ صحیفہ کہتا ہے، 'اسی سبب سے مرد اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا، اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔' یہ ایک بڑا بھید ہے، لیکن میں مسیح اور کلیسیا [یعنی یسوع پر ایمان رکھنے والوں] کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔'' (افسیوں باب ۵ آیات ۳۱ اور ۳۲)

جب کوئی شخص یسوع کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کرتا ہے تو اُس کے وجود کی گہرائی میں وہ ابدی زندگی کا شریک بن جاتا ہے، یعنی اُس زندگی کا جو خود خدا میں ہے۔ جیسا کہ میں نے پچھلے باب میں بیان کیا تھا، زندگی کی یہ اندرونی بخشش ایک ایسی تبدیلی کے عمل کا آغاز کرتی ہے جو آخرکار ہمیں گناہ، فساد اور موت کے ہر نشان سے مکمل طور پر آزاد کر دے گی۔ بائبل اِس زندہ اور گہرے تعلق کو مسیح کے ساتھ یگانگت کہتی ہے۔ اِسی دنیا میں رہتے ہوئے یہی یگانگت ہمارے لیے قدرت، خوشی، سلامتی اور قوت کا سرچشمہ ہے۔ لیکن آنے والی زندگی میں ہم خداوند کے ساتھ اپنی اِس یگانگت کو مکمل طور پر جانیں گے اور اُس کی تمام برکتوں کا بھرپور تجربہ کریں گے۔

کامل آسودگی۔

ہر انسان چاہتا ہے کہ اُس سے محبت کی جائے اور اُسے سمجھا جائے۔ ہم سب گہری قربت کے خواہش مند ہوتے ہیں—صرف جسمانی نہیں بلکہ جذباتی اور روحانی بھی۔ ہم گہرے تعلق اور مکمل قبولیت کی آرزو رکھتے ہیں، اور اکثر یہ امید کرتے ہیں کہ شادی کے ذریعے یہ ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ جب لوگ اپنے جیون ساتھی کی تلاش کی بات کرتے ہیں تو اکثر اُن کی مراد یہ ہوتی ہے: ''میں ایسے شخص کی تلاش میں ہوں جو ہر لحاظ سے مجھے مکمل کر دے۔'' لیکن کوئی بھی انسان ہماری ہر ضرورت پوری نہیں کر سکتا، کیونکہ کامل آسودگی صرف خدا کے ساتھ یگانگت میں ہی حاصل ہوتی ہے۔ صرف وہی ہمیں کامل بنا سکتا ہے۔ مسیح کے ساتھ اپنی یگانگت، اُس کی محبت، اور اُس کی نگہداشت کے ذاتی تجربے کی خوشی زمین کی سب سے کامیاب ازدواجی زندگی سے بھی کہیں بڑھ کر ہو گی۔ آسمان میں آخرکار ہمیں وہ سب کچھ مل جائے گا جس کی ہمارے دل کو آرزو ہے، اور ہماری تمام گہری خواہشات مکمل طور پر سیراب ہو جائیں گی۔

میں سمجھتی ہوں کہ شادی کے موضوع پر یسوع کے ساتھ تعلق اور اس زندگی کے بعد کی زندگی کے تناظر میں گفتگو کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم شادی کو کامل محبت، مکمل قبولیت اور کامل آسودگی کے ساتھ ایک ابدی یگانگت کے طور پر سمجھیں، جو ایک خاص طور پر تیار کیے گئے گھر میں ہمیشہ کے لیے قائم رہتی ہے، تو آسمان میں رہنے والا ہر شخص گویا شادی شدہ ہو گا، کیونکہ ہم سب خداوند کے ساتھ ایک ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اِس وقت اِن باتوں کا بڑا حصہ

ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ پھر بھی مجھے امید ہے کہ اب آپ یہ سمجھنے لگے ہوں گے کہ جو کچھ ہمارے آگے ہے وہ نقصان نہیں بلکہ حاصل ہے—حتیٰ کہ شادی کے معاملے میں بھی۔

آگے کیا ہے؟

جن لوگوں کو اِس زندگی میں خوشگوار ازدواجی زندگی کی برکت ملی ہے، آسمان میں مسیح کے ساتھ اپنی یگانگت کا مکمل ادراک ہونے پر اُن کا باہمی تعلق پہلے سے کہیں زیادہ گہرا اور بابرکت ہو جائے گا۔ کیا آپ دونوں کے الگ الگ گھر ہوں گے، یا آپ ساتھ رہیں گے؟ اگر زمین پر آپ کی دو خوشگوار شادیاں رہی ہوں تو آپ کس کے ساتھ رہیں گے؟ اگر آپ کی ازدواجی زندگی خوشگوار نہیں ہے اور آپ اپنے شریکِ حیات سے جدا ہونے کے منتظر ہیں تو کیا ہو گا؟ اگر آپ نے زنا یا ظلم و ستم کی وجہ سے اپنے شریکِ حیات کو طلاق دی تھی، اور وہ بھی آخرکار آسمان میں پہنچ جائے، تو کیا آپ کو دوبارہ اُس کے ساتھ رہنا ہو گا؟ اگرچہ بائبل اِن سوالات کا براہِ راست جواب نہیں دیتی، لیکن وہ ہمیں اتنی رہنمائی ضرور دیتی ہے کہ ہم پورے یقین کے ساتھ جان سکیں کہ آنے والی زندگی ہماری اب تک کی ہر خوشی اور ہر تجربے سے کہیں زیادہ شاندار ہو گی۔ وہاں ہر چیز کامل ہو گی، اور ہر بات اِس دنیا سے کہیں بہتر ہو گی۔

ہمارے آنے والے مستقبل کی صحیح سمجھ ہمیں موجودہ زندگی زیادہ حکمت اور مؤثر طریقے سے گزارنے میں مدد دیتی ہے۔ کتنے ہی لوگوں نے ایسے شخص سے شادی کر لی جس سے اُنہیں شادی نہیں کرنی چاہیے تھی، صرف اِس جھوٹ پر یقین کرنے کی وجہ سے کہ ''اگر میں نے ابھی یہ موقع کھو دیا تو پھر کبھی نہیں ملے گا۔'' کتنے ہی غیر شادی شدہ لوگ اِس بات پر خدا سے ناراض ہیں کہ اُس نے اُنہیں شریکِ حیات عطا نہیں کیا۔ اگر وہ یہ حقیقت جان لیں کہ یہ زندگی تو صرف آنے والی زندگی کا ایک سایہ ہے، تو کیا اُن کا نقطۂ نظر تبدیل نہ ہو جائے گا؟ اگر اِس زندگی میں آپ کبھی شادی نہ کریں، یا آپ کی شادی دُکھوں سے بھری ہو، یا آپ کو طلاق کا سامنا کرنا پڑا ہو، تب بھی آپ اِس سچائی سے تسلی پا سکتے ہیں کہ آسمان میں یسوع کے وسیلہ سے آپ کو وہ محبت اور کامل آسودگی ملے گی جس کی آپ کے دل نے ہمیشہ آرزو کی ہے۔ اور اگر اِس زندگی میں آپ کی شادی آپ کے لیے خوشی کا باعث رہی ہے، تو یقین رکھیں کہ اپنے شریکِ حیات کے ساتھ آپ کے بہترین دن ابھی آنے باقی ہیں۔

منصوبے کی تکمیل۔

آئیے ایک بار پھر یوحنا کے اُس بیان کی طرف واپس چلتے ہیں جس میں اُس نے کہا کہ اُس نے برّہ کی شادی کی ضیافت دیکھی۔ شادی کی ضیافت کا اُس کا یہ ذکر اُن لوگوں کے ذہن میں ایک نہایت واضح منظر پیدا کر دیتا جنہوں نے سب سے پہلے آسمان کے بارے میں اُس کا یہ بیان پڑھا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ بائبل ایک لازوال کتاب ہے جو ہر نسل سے ہم کلام ہوتی ہے، لیکن اُس کے مصنفین نے اپنی تحریریں بنیادی طور پر اِس انداز میں لکھیں کہ اُن کے اپنے زمانے کے مرد اور عورتیں اُنہیں آسانی سے سمجھ سکیں۔

یوحنا کے زمانے اور اُس ثقافت میں شادی کا عمل تین مرحلوں میں مکمل ہوتا تھا۔ شادی کا آغاز اُس وقت ہوتا تھا جب دو باپ ایک قانونی عہد کرتے تھے، جس کے ذریعے وہ اپنے کم عمر بیٹے اور بیٹی کو ایک دوسرے کے لیے وعدہ بند کر دیتے تھے۔ جب وہ دونوں شادی کی عمر کو پہنچ جاتے اور اُس عہد کو پورا کرنے کا وقت آ جاتا، تو دُلہا اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اپنی دُلہن

کو لینے جاتا۔ وہ اُسے اپنے گھر لے آتا، جہاں اُن کی شادی کی رسم ادا کی جاتی تھی۔ اِس تقریب کا اختتام ایک عظیم الشان جشن پر ہوتا تھا—شادی کی ضیافت—جس میں دُلہا اپنی دُلہن، اپنے خاندان اور اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا تھا۔ یوحنا کے ابتدائی قارئین بخوبی جانتے تھے کہ یہ نہایت مسرت کا موقع ہوتا تھا، جو بہت پہلے کیے گئے وعدے کی تکمیل کی علامت تھا۔

آسمان میں یوحنا نے خدا کے نجات بخش منصوبے کی مکمل تکمیل دیکھی۔ اُس نے خدا اور اُس کے خاندان کو آخرکار ایک ساتھ، اُس کے گھر میں خوشی مناتے ہوئے دیکھا۔ جس طرح یوحنا کے ابتدائی قارئین کے لیے شادی کی ضیافت ایک جانی پہچانی اور خوشی سے بھرپور تقریب تھی، اُسی طرح خدا کے اُس وعدے کی تکمیل کا جشن بھی، جس میں اُس نے ہمیں ہمیشہ کے لیے اپنے پاس، اپنے گھر میں رکھنے کا وعدہ کیا ہے، ایسا پُرمسرت اور جلالی جشن ہو گا جیسا ہم نے پہلے کبھی تجربہ نہیں کیا۔

آسمان کے بارے میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے، اور اِس وقت جان بھی نہیں سکتے۔ قادرِ مطلق خدا کے گھر میں، اُس کی حضوری میں ہونا کس قدر حیرت انگیز ہو گا، اِسے کوئی بھی الفاظ مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ اُس کے پورے جلال، عظمت اور پاکیزگی میں اُسے روبرو دیکھنا کیسا ہو گا؟ کامل آسودگی کا تجربہ کرنا، اور کامل خوشی اور سلامتی سے معمور ہونا کیسا محسوس ہو گا؟ پاک کلام ہمیں اِن حقیقتوں کی کچھ جھلک ضرور دکھاتا ہے۔

''تو مجھے زندگی کی راہ دکھائے گا۔ تیری حضوری میں کامل خوشی ہے، اور تیرے دہنے ہاتھ میں ہمیشہ کی مسرتیں ہیں۔'' (زبور باب ۱۶ آیت ۱۱)

''لیکن میرے لیے تو میری تسلی دولت میں نہیں، بلکہ تجھے دیکھنے اور یہ جاننے میں ہے کہ ہمارے درمیان سب کچھ درست ہے۔ اور جب میں آسمان میں بیدار ہوں گا تو مکمل طور پر آسودہ ہو جاؤں گا، کیونکہ میں تجھے روبرو دیکھوں گا۔'' (زبور باب ۱۷ آیت ۱۵)

آئیے، اپنے آنے والے گھر کے بارے میں اُن باتوں کو، جنہیں ہم ابھی تک پوری طرح نہیں سمجھتے، خدا کے کلام میں واضح طور پر ظاہر کی گئی سچائیوں کو کمزور نہ کرنے دیں۔ ممکن ہے ہمارے پاس ہر سوال کا تفصیلی جواب نہ ہو، لیکن ہمارے پاس اتنی معلومات ضرور ہیں کہ اُن سے ہمیں اُس شاندار مقام کی ایک واضح جھلک ملتی ہے۔

• ہم جانتے ہیں کہ آسمان بہت سی باتوں میں زمین سے مشابہت رکھتا ہے۔ وہ کوئی دھندلا، خیالی یا اِس دنیا سے بالکل مختلف مقام نہیں ہے۔ وہ ایک حقیقی جگہ ہے، جہاں حقیقی لوگ رہتے ہیں اور حقیقی کام انجام دیتے ہیں۔

• ہم جانتے ہیں کہ وہاں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت بھرے تعلقات میں رہتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کو یاد رکھتے ہیں جنہیں وہ زمین پر چھوڑ آئے تھے اور اُن سے دوبارہ ملنے کی اُمید

رکھتے ہیں۔ وہ بامقصد اور اطمینان بخش کاموں اور سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ وہ خداوند کے ساتھ رفاقت رکھتے ہوئے زندگی کی بھرپور خوشی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

• ہم جانتے ہیں کہ سب سے بہترین ابھی آنا باقی ہے۔ ہم کسی چیز سے محروم نہیں ہوں گے، بلکہ ہمیں اُس سے کہیں زیادہ حاصل ہو گا۔

حصہ دوم



نئی زمین

7

زمین خدا کے منصوبے کا ایک حصہ ہے

سچ سچ بتائیے۔ اب تک جن باتوں پر ہم نے غور کیا ہے، وہ جتنی بھی حیرت انگیز کیوں نہ ہوں، پھر بھی ہم میں سے اکثر یہی کہیں گے کہ ہمیں زمین کی یاد آئے گی—زندگی کی مشکلات اور دُکھوں کی نہیں، بلکہ اِس دنیا کی خوبصورتی اور اُس کے حیران کن حسن کی۔ جس گھر کو ہم نے اب تک جانا ہے، اُسے چھوڑنے کی ہماری کوئی خواہش نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ بائبل ہمیں ایک شاندار خوشخبری دیتی ہے: یہ زمین بھی خدا کے ابدی منصوبے کا ایک حصہ ہے۔

مُردوں کا قیامت میں جی اُٹھنا۔

ہمارے مستقبل کے بارے میں پائی جانے والی بہت سی الجھنوں کی ایک بڑی وجہ ہمارے جسموں کی آخری منزل کے متعلق غلط تصورات ہیں۔ جیسا کہ میں نے باب ۳ میں بیان کیا تھا، جب انسان مرتے ہیں تو وہ اپنے جسم سے جدا ہو کر ایک دوسرے عالم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن انسان کے لیے خدا کا آخری مقصد یہی نہیں ہے۔ اُس کا کبھی بھی یہ ارادہ نہیں تھا کہ ہم بغیر جسم کی روحوں کی صورت میں کسی غیر مادی عالم میں ہمیشہ رہیں۔ خداوند نے ہمیں مادی دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے جسموں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو پہلے اُس کا جسم بنایا، اور انسانوں کو ایسی حواس عطا کیے جن کے ذریعے وہ زمین کے مناظر، آوازوں، خوشبوؤں، ذائقوں، لمس اور مختلف احساسات سے لطف اندوز ہو سکیں۔ (پیدائش باب ۲ آیت ۷)۔ ہمارے جسم نہ تو غیر اہم ہیں اور نہ ہی ترک کر دینے کے قابل۔

جسم سے جدا ہونا صرف ایک عارضی حالت ہے، جس کا خاتمہ مُردوں کے قیامت میں جی اُٹھنے سے ہو جائے گا۔ مُردوں کا قیامت میں جی اُٹھنا کوئی عجیب یا سائنسی افسانے جیسا واقعہ نہیں ہے۔ یہ اُس باطنی انسان اور ظاہری انسان کا دوبارہ ملاپ ہے جو موت کے وقت ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے۔ اپنے نجات بخش منصوبے کے حصے کے طور پر قادرِ مطلق خدا ہمارے جسموں کو قبروں سے اُٹھائے گا، یعنی اُنہیں اُن کی نیند سے جگائے گا، اور دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ بائبل جسم کی موت کو ''نیند'' کہتی ہے، کیونکہ یہ ایک عارضی حالت ہے جس کا خاتمہ قیامت میں جی اُٹھنے سے ہو جائے گا۔ (یسعیاہ باب ۲۶ آیت ۱۹؛ ۱ تھسلنیکیوں باب ۴ آیات ۱۳ اور ۱۴)

جب یسوع دوبارہ زمین پر آئیں گے تو وہ تمام لوگ جو اِس وقت غیر مرئی آسمان میں رہتے ہیں، اُن کے ساتھ آئیں گے تاکہ وہ اپنے اپنے جسموں کے ساتھ دوبارہ متحد ہو جائیں۔ خداوند ہمارے اصل ڈی این اے کو دوبارہ بحال کرے گا، ہمارے جسم کے ہر ذرّے کو ازسرِنو ترتیب دے گا، اور اُس میں دوبارہ زندگی پھونک دے گا۔ ہمارے جسم جلالی ہوں گے، یعنی ابدی زندگی کے ذریعے تبدیل ہو کر ناقابلِ فنا اور لافانی بنا دیے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر بیماری، ہر کمزوری اور بڑھاپے کے ہر نشان سے مکمل طور پر آزاد ہوں گے۔ وہ پھر کبھی کسی بیماری، معذوری یا موت کے تابع نہیں ہوں گے۔

’’کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا، اور مُردے ناقابلِ فنا حالت میں زندہ کیے جائیں گے، اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضروری ہے کہ یہ فانی [جسم] بقا کو پہن لے، اور یہ مرنے والا [جسم] لافانیّت کو پہن لے۔ اور جب یہ فانی [جسم] بقا کو پہن لے گا، اور یہ مرنے والا [جسم] لافانیّت کو پہن لے گا، تب وہ کلام پورا ہو جائے گا جو لکھا ہے، ’موت فتح میں نگل لی گئی۔‘‘‘ (۱ کرنتھیوں باب ۱۵ آیات ۵۲ تا ۵۴)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں نئے جسم ملیں گے، یعنی ایسے جسم جو ہمارے موجودہ جسموں سے بالکل مختلف ہوں گے۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپ کا قیامت کا جسم وہی جسم ہو گا جو موت کا شکار ہوا تھا، لیکن اُسے دوبارہ زندہ کر دیا جائے گا۔ آنے والی زندگی میں یہی تسلسل کا ایک حصہ ہے۔ آپ آسمان میں جاتے ہیں، اور پھر قیامت کے ذریعے اپنے اُسی اصل جسم کے ساتھ دوبارہ متحد ہو جاتے ہیں۔ قادرِ مطلق اور ہمہ دان خدا ہمارے جسموں کو دوبارہ زندہ کرنے اور بحال کرنے کے لیے ہر اُس چیز کو واپس لانے پر پوری قدرت رکھتا ہے جو ضروری ہو— چاہے جسم کو جنگلی جانوروں نے چیر پھاڑ دیا ہو، وہ سمندر میں گم ہو گیا ہو، آگ میں جل گیا ہو، یا مٹی میں مل کر خاک بن گیا ہو۔ رسول پولُس نے لکھا کہ جب یسوع واپس آئیں گے تو ’’وہ ہمارے اِن کمزور اور فانی جسموں کو بدل کر اپنے جلالی جسم کے مانند بنا دے گا۔ وہ یہ سب اپنی اُس عظیم قدرت سے کرے گا جس کے ذریعے وہ ہر چیز کو اپنے تابع کر لیتا ہے۔‘‘ (فلپیوں باب ۳ آیت ۲۱)

ہمارے دوبارہ زندہ کیے گئے جسم مسیح کے قیامت کے بعد والے جسم کی مانند ہوں گے۔ جس جسم نے صلیب پر موت سہی تھی، اُسی کو دوبارہ زندہ کیا گیا، اور اپنے قیامت کے بعد یسوع کو دیکھا بھی جا سکتا تھا اور چھوا بھی جا سکتا تھا۔ وہ کوئی بھوت یا روح کی مانند نہیں تھے۔ یسوع صرف اپنے جیسے دکھائی ہی نہیں دیتے تھے بلکہ کھڑے ہوتے، چلتے اور گفتگو بھی کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کے لیے کھانا بھی تیار کیا، اور کئی مواقع پر اُن کے ساتھ کھایا اور پیا بھی۔ (لوقا باب ۲۴ آیات ۳۹ تا ۴۳؛ اعمال باب ۱۰ آیت ۴۱؛ یوحنا باب ۲۱ آیات ۹ تا ۱۳)

بائبل ہمارے جلالی جسموں کی خصوصیات کی ہر تفصیل بیان نہیں کرتی۔ مثال کے طور پر، یہ نہیں بتاتی کہ اُس وقت ہماری عمر کیا ہو گی۔ میں نے بعض معزز بائبل اساتذہ کو یہ اندازہ لگاتے ہوئے سنا ہے کہ ہماری عمر تینتیس برس ہو گی، یعنی وہی عمر جو یسوع کی تھی جب اُن کا جسم قبر سے زندہ کیا گیا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو، لیکن خواہ حقیقت کچھ بھی ہو، انسان کے لیے خدا کے منصوبے کی بنیاد پر ہم بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کی کامل طاقت اور بہترین حالت میں ہوں گے۔ اور پاک کلام ہمیں اتنا ضرور بتاتا ہے کہ ہم پورے یقین کے ساتھ جان سکیں کہ نہ صرف ہمارا اصل جسم نیا بنا دیا جائے گا بلکہ وہ مادی دنیا میں زندگی گزارنے کے لیے بھی مکمل طور پر موزوں ہو گا۔ مُردوں میں سے قیامت کا مطلب ہمارے جسم کی مکمل بحالی ہے تاکہ ہم دوبارہ زمین پر زندگی گزار سکیں۔ یہی ہمارا مستقبل ہے۔

خدا کے خاندان کا گھر۔

آنے والے زمانے کے بارے میں پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیاں اس لیے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ انسان کے لیے قادرِ مطلق خدا کے مجموعی مقصد کو نہیں سمجھتے۔ ہمیں اُس کے منصوبے کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ خداوند بیٹے اور بیٹیاں چاہتا ہے، اور بائبل ظاہر کرتی ہے کہ اُس نے زمین کو اپنے خاندان کا گھر بننے کے لیے پیدا کیا ہے۔

''کیونکہ خداوند، جس نے آسمان کو پیدا کیا، وہی خدا ہے؛ اُسی نے زمین کو بنایا، اُسے تشکیل دیا اور اُسے قائم کیا۔ اُس نے اُسے ویران اور بے مقصد رہنے کے لیے نہیں، بلکہ آباد ہونے کے لیے پیدا کیا۔'' (یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۱۸)

افسوس کی بات ہے کہ آدم نے گناہ کے ذریعے خدا سے آزاد ہونے کا راستہ اختیار کیا اور اُس کے بیٹے ہونے کے حق کو رد کر دیا۔ خاندان کے سربراہ اور زمین کے پہلے نگہبان ہونے کے باعث، اُس کے عمل کے گہرے اثرات نہ صرف پوری انسانیت پر پڑے بلکہ خود زمین پر بھی۔ صرف مرد اور عورت ہی گناہ اور موت کے تابع نہیں ہوئے بلکہ پوری مادی تخلیق بھی موت کی لعنت سے متاثر ہو گئی۔ درخت، پودے اور جانور مرنے لگے۔ وہ فطری قوانین اور نظام، جنہیں خدا نے ابتدا میں قائم کیا تھا، بگڑ گئے۔ نتیجتاً زمین کی بربادی، خشک سالی، قحط، تباہ کن آندھیاں اور زلزلے جیسی آفات وجود میں آئیں۔

''جب آدم نے گناہ کیا تو گناہ پوری انسانیت میں داخل ہو گیا۔ اُس کے گناہ کے باعث موت تمام دنیا میں پھیل گئی، اِس لیے ہر چیز بوڑھی ہونے اور مرنے لگی۔'' (رومیوں باب ۵ آیت ۱۲)

انسان کے گناہ کے اثر کے باعث زمین اب خداوند کے خاندان کے رہنے کے قابل گھر نہیں رہی۔ لیکن جب یسوع مسیح واپس آئیں گے اور مُردوں کا قیامت میں جی اُٹھنا ہو گا، تو خداوند اُس سب کچھ کو دوبارہ حاصل کر لے گا جو کھو گیا تھا، اور اِس خاندانی گھر کو پہنچنے والے ہر نقصان کو مکمل طور پر دُور کر دے گا۔

''ساری مخلوق بڑی آرزو کے ساتھ خدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی منتظر ہے [مُردوں کے قیامت میں جی اُٹھنے کے وقت]... کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج تک ساری مخلوق ایک ساتھ کراہتی ہے اور دردِ زہ کی مانند تکلیف اُٹھا رہی ہے۔ اور صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ ہم بھی، جنہوں نے روح کا پہلا پھل [نئی پیدائش] پایا ہے، اپنے اندر کراہتے ہوئے اُس وقت کے شدت سے منتظر ہیں... یعنی اپنے جسموں کی مخلصی کے [مُردوں کے قیامت میں جی اُٹھنے کے ذریعے]۔'' (رومیوں باب ۸ آیت ۱۹؛ رومیوں باب ۸ آیات ۲۲ اور ۲۳)

''کیونکہ مخلوق اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اُس کے باعث جس نے اُسے اُس کے تابع کر دیا [آدم]، بے ثباتی [فساد اور موت] کے تابع کی گئی، اِس اُمید کے ساتھ کہ خود مخلوق بھی فنا کی غلامی سے آزاد کی جائے گی اور خدا کی اولاد کی جلالی آزادی میں شریک ہو گی۔'' (رومیوں باب ۸ آیات ۲۰ اور ۲۱)

''آزاد کی جائے گی'' کے لیے استعمال ہونے والے اصل لفظ کا مطلب ہے ''گناہ کی طاقت اور اُس کی سزا سے آزاد کرنا، جو مخلصی کا نتیجہ ہے۔'' خدا کے ظاہر ہوتے ہوئے نجات بخش منصوبے کے ایک حصے کے طور پر، جس طرح ہمارے جسم زوال اور موت سے آزاد کیے جائیں گے، اُسی طرح پوری مادی تخلیق بھی زوال اور فنا سے آزاد کر دی جائے گی۔

جب آدم نے گناہ کیا تھا تو جو فساد کی لعنت ساری تخلیق میں داخل ہو گئی تھی، خداوند خدا اُسے مکمل طور پر الٹ دے گا۔ وہ زوال کے ہر نشان کو مٹا دے گا اور اِس زمین کو ایک بار پھر اپنے خاندان کے رہنے کے قابل گھر بنا دے گا۔ اُس وقت روزی کمانے کے لیے زمین پر مشقت نہیں کرنا پڑے گی۔ نہ کانٹے ہوں گے، نہ جھاڑ جھنکار۔ نہ کوئی فساد ہو گا اور نہ ہی موت باقی رہے گی۔

کیا زمین آگ سے تباہ کر دی جائے گی؟

بہت سے لوگ غلط طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ایک دن زمین آگ سے مکمل طور پر تباہ کر دی جائے گی۔ یہ تصور رسول پطرس کے لکھے ہوئے ایک کلام کی غلط تشریح سے پیدا ہوا ہے۔

''لیکن خداوند کا دن چور کی مانند آ جائے گا۔ اُس دن آسمان بڑے شور کے ساتھ گزر جائیں گے، عناصر سخت گرمی سے پگھل جائیں گے، اور زمین اور اُس پر کیے گئے تمام کام ظاہر کر دیے جائیں گے... جب یہ سب چیزیں اِس طرح تحلیل ہو جائیں گی... اور آسمان آگ لگنے سے تحلیل ہو جائے گا، اور عناصر سخت گرمی سے پگھل جائیں گے۔'' (۲ پطرس باب ۳ آیات ۱۰ تا ۱۲)

پطرس یہاں زمین کی تباہی کی تصویر پیش نہیں کر رہے بلکہ اُس کی تبدیلی کا بیان کر رہے ہیں۔ رسول ظاہر کرتے ہیں کہ جب خداوند واپس آئیں گے تو وہ ایٹم اور سالمے، جن سے یہ پوری مادی تخلیق بنی ہے، فساد اور موت کی غلامی سے آزاد کر دیے جائیں گے۔ جب ہم چند اہم یونانی الفاظ کے اصل مفہوم کو سمجھتے ہیں تو پطرس کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔

• ''گزر جائیں گے'' کے لیے استعمال ہونے والا لفظ دو یونانی الفاظ سے مل کر بنا ہے، جن کا مطلب ہے ''کسی چیز کے پاس سے گزر جانا'' یا ''ایک حالت سے دوسری حالت میں داخل ہونا۔'' یہ لفظ نئے عہدنامے میں کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے، اور اُس کا مطلب کبھی بھی ''وجود ختم ہو جانا'' نہیں ہوتا۔ اِس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی چیز ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جاتی ہے۔

• ''عناصر'' کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ایک یونانی لفظ سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے ''مادی کائنات کے بنیادی ترین اجزاء،'' یعنی وہ نہایت باریک ذرّات جن سے پوری مادی تخلیق وجود میں آئی ہے۔

• ''پگھل جائیں گے'' (آیت ۱۰) اور ''تحلیل ہو جائیں گے'' (آیات ۱۱ اور ۱۲) کے لیے اصل زبان میں ایک ہی یونانی لفظ استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے ''بندھن کھول دینا'' یا ''آزاد کر دینا۔'' یسوع نے بھی یہی لفظ اُس وقت استعمال کیا تھا جب اُنہوں نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ جب اُن کا دوست کفن میں لپٹا ہوا قبر سے باہر آیا تو یسوع نے حکم دیا: ''اُسے کھول دو اور جانے دو۔'' (یوحنا باب ۱۱ آیت ۴۴)

• ''جل کر بھسم ہو جائیں گے'' کا فقرہ نئے عہدنامے کے قدیم ترین مخطوطات میں موجود نہیں ہے۔ اُس کی جگہ اُن ابتدائی نسخوں میں ایک ایسا لفظ پایا جاتا ہے جس کا مطلب ہے ''ظاہر کیا جائے گا'' یا ''روشنی میں لایا جائے گا۔''

لہٰذا مطلب یہ نہیں کہ زمین تباہ کر دی جائے گی، بلکہ یہ ہے کہ اُس میں موجود فساد کو ظاہر کیا جائے گا تاکہ اُسے مکمل طور پر دُور کر دیا جائے۔ ''اور زمین اور اُس پر کی سب چیزیں ظاہر کر دی جائیں گی۔'' (۲ پطرس باب ۳ آیت ۱۰)

• ''پگھل جائیں گے'' (آیت ۱۲) کے لیے استعمال ہونے والے یونانی لفظ کا مفہوم ہے ''جمے ہوئے اثر کا ختم ہو جانا۔'' جس طرح بہار آنے پر سردی کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور جمی ہوئی چیزیں دوبارہ اپنی فطری حالت میں آ جاتی ہیں، اُسی طرح ایک دن فساد اور موت بھی اِس دنیا پر سے اپنا تسلط چھوڑ دیں گے۔

جب پطرس نے زمین کے مستقبل کے بارے میں لکھا تو اُن کے ذہن میں تباہی کی نہیں بلکہ تبدیلی کی تصویر تھی۔ جس سیاق میں اُنہوں نے یہ بات لکھی، وہ اُن کے مقصد کو پوری طرح واضح کر دیتا ہے۔ زمین کے مستقبل کے بارے میں یہ اعلان کرنے سے فوراً پہلے رسول نے نوح کے زمانے کے طوفان کا ذکر کیا۔ پطرس نے لکھا: ''اُسی پانی کے ذریعے اُس وقت کی دنیا طوفان میں ڈُوب کر ہلاک ہو گئی۔'' (۲ پطرس باب ۳ آیت ۶)۔ لیکن اُس عظیم طوفان نے زمین کو تباہ نہیں کیا تھا بلکہ اُسے بدی سے پاک کیا تھا۔ اگرچہ اُس شدید سیلاب نے زمین کی ظاہری شکل بدل دی تھی، پھر بھی طوفان سے پہلے کی زمین اور اُس کے بعد کی زمین کے درمیان تسلسل برقرار رہا۔

اُس عظیم طوفان نے زمین کی سطح کو تو پاک کر دیا، لیکن اصل مسئلہ—یعنی موت کی وہ لعنت جو آدم کے گناہ کے بعد پوری تخلیق پر چھا گئی تھی—اُسے ختم نہ کر سکا۔ وہ کام ابھی مستقبل میں ہونا ہے، اور یہ آخری پاکیزگی آگ کے ذریعے مکمل کی جائے گی۔

یہ آخری پاک کرنے والی آگ کوئی طبعی آگ نہیں ہو گی۔ بائبل میں آگ کو بہت سے مقامات پر علامتی طور پر قادرِ مطلق خدا کی صفات اور اُس کے کاموں کے اظہار کے لیے استعمال کیا گیا ہے، جن میں اُس کا بولا ہوا کلام بھی شامل ہے۔

''اِس لیے ربُّ الافواج خداوند یوں فرماتا ہے [یرمیاہ نبی سے]: 'چونکہ یہ لوگ گناہ بھری باتیں کرتے ہیں، اِس لیے مَیں اپنے کلام کو تیرے منہ میں آگ بنا دوں گا، اور یہ لوگ لکڑی کی مانند ہوں گے، اور یہ آگ اُنہیں بھسم کر دے گی۔''' (یرمیاہ باب ۵ آیت ۱۴)

''خداوند فرماتا ہے، 'کیا میرا کلام آگ کی مانند نہیں؟ اور کیا وہ اُس ہتھوڑے کی مانند نہیں جو چٹان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے؟'''' (یرمیاہ باب ۲۳ آیت ۲۹)

قادرِ مطلق خدا اپنے کلام کی آگ کے ذریعے اُن مادی عناصر کو پاک کرے گا جن سے یہ پوری نظر آنے والی کائنات بنی ہے۔ جس طرح ابتدا میں خدا نے کلام فرمایا اور آسمان اور زمین وجود میں آ گئے، اُسی طرح وہ ایک بار پھر کلام فرمائے گا، اور مادی تخلیق کے بنیادی ذرّات واقعی اپنی موجودہ فاسد حالت سے آزاد کر دیے جائیں گے۔ اس کے بعد اُنہیں دوبارہ ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی صورت میں ترتیب دیا جائے گا۔ اِس طرح پوری تخلیق زوال اور موت کی غلامی سے مکمل طور پر آزاد کر دی جائے گی۔

کیا آسمان اور زمین ٹل جائیں گے؟

آپ میں سے بعض یہ سوچ رہے ہوں گے، ''کیا یسوع نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے؟'' بے شک، اُنہوں نے ایسا فرمایا تھا، لیکن ہمیں اُن کے اِن الفاظ کو اُن کے اصل سیاق و سباق میں سمجھنا چاہیے۔ یسوع نے یہ بات اپنی صلیب سے چند دن پہلے کہی تھی۔ یہ الفاظ اُس جواب کا حصہ تھے جو اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو اُس وقت دیا جب اُنہوں نے پوچھا کہ کون سی نشانیاں ظاہر کریں گی کہ اُن کی اِس دنیا میں واپسی قریب ہے۔ خداوند نے بہت سے واقعات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو نسل اِن نشانیوں کے آغاز کو دیکھے گی، وہی اُن سب کی تکمیل بھی دیکھے گی۔

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں پوری نہ ہو جائیں، یہ نسل ہرگز نہ ٹلے گی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔'' (متی باب ۲۴ آیات ۳۴ اور ۳۵)

یسوع یہاں لوگوں کو یہ نہیں بتا رہے تھے کہ ایک دن دنیا کا وجود ختم ہو جائے گا۔ بلکہ وہ اُنہیں اپنے کلام کی اٹل سچائی اور کامل بھروسا مندی کا یقین دلا رہے تھے۔ اُنہوں نے ابھی ابھی اُن کے سوال کے جواب میں مستقبل کے بہت سے واقعات کی پیش گوئی کی تھی، اور آخر میں یہ کہہ کر اپنی بات مکمل کی کہ اُن کا کلام اِتنا اٹل اور یقینی ہے کہ اُس کے پورا ہونے سے پہلے آسمان اور زمین ٹل سکتے ہیں، لیکن اُن کی ایک بھی بات کبھی پوری ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔ پہلی صدی کے لوگ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی طاقت زمین کے وجود کو مٹا سکتی ہے۔ اِس لیے وہ یسوع کا مطلب بخوبی سمجھ گئے کہ خدا کے کلام کی تکمیل کو کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ آج ہم اور آپ خداوند کے اِن الفاظ کو اُس طرح محسوس نہیں کرتے جس طرح اُن کے ابتدائی شاگردوں نے کیا تھا، کیونکہ ہم دنیا کی تباہی کا تصور کر سکتے ہیں۔ ہم ایٹمی ہتھیاروں اور اُن کی تباہ کن طاقت سے واقف ہیں، اور ہم نے ایسی بہت سی فلمیں بھی دیکھی ہیں جن میں عظیم فلکی اجسام کو زمین سے ٹکراتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

کیا ہم صرف اِس دنیا کے مسافر ہیں؟

شاید آپ یہ بھی سوچ رہے ہوں، ''کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ یہ دنیا ہمارا گھر نہیں ہے اور ہم صرف یہاں سے گزرنے والے مسافر ہیں؟''

پاک کلام واقعی ایمان داروں کو پردیسی اور مسافر کہتا ہے۔ (۱ پطرس باب ۲ آیت ۱۱؛ عبرانیوں باب ۱۱ آیت ۱۳)۔ لیکن اِن آیات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم یہاں سے اِس طرح چلے جائیں گے کہ پھر کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم زمین کی موجودہ حالت سے گزر رہے ہیں—ایسی زمین سے جو فساد اور موت کی غلامی میں جکڑی ہوئی ہے۔ جب یہ دنیا مکمل طور پر پاک کر دی جائے گی اور نئی بنا دی جائے گی، تو ہم دوبارہ یہی واپس آئیں گے اور ہمیشہ کے لیے اِسی میں سکونت اختیار کریں گے۔

نجات عظیم ہے!

نجات اتنی عظیم ہے کہ وہ نہ صرف انسانیت کو بلکہ پوری زمین کو بھی گناہ اور اُس کے تمام نتائج سے آزاد کر سکتی ہے۔ اگر یہ بات آپ کو حیران کن محسوس ہوتی ہے تو اِن باتوں پر غور کیجیے۔

• یسوع صلیب پر اِس لیے گئے کہ وہ انسان اور زمین میں شیطان کے کاموں کو نیست و نابود کریں، نہ کہ اُن لوگوں یا اُس دنیا کو جسے اُنہوں نے خود پیدا کیا ہے۔ ''خدا کا بیٹا اِسی مقصد کے لیے ظاہر ہوا کہ وہ شیطان کے کاموں کو نیست و نابود کرے۔'' (۱ یوحنا باب ۳ آیت ۸)۔ یہاں ''نیست و نابود کرے'' کے لیے جو اصل لفظ استعمال ہوا ہے، اُس کا مطلب ہے بندھن کھول دینا، آزاد کر دینا، اور مکمل طور پر ختم کر دینا۔

• اگر خداوند انسانوں کو گناہ اور اُس کے نتائج سے بچا کر اُنہیں اپنے بیٹے اور بیٹیاں بنانے پر قادر ہیں، لیکن اُن کی نجات خاندان کے گھر کو بچانے کے لیے کافی نہیں، تو پھر وہ کیسی نجات ہو گی؟

یہ دنیا خدا کی ہے۔ ''زمین اور جو کچھ اُس میں ہے خداوند ہی کا ہے۔'' (زبور باب ۲۴ آیت ۱)۔ وہ اپنی مادی تخلیق کا ایک ذرّہ بھی گناہ، شیطان، فساد یا موت کے حوالے نہیں کریں گے۔ اُن کی نجات وہاں تک پہنچتی ہے جہاں تک گناہ اور موت کی لعنت پہنچی ہے۔ جب یسوع مسیح دوبارہ آئیں گے تو وہ پوری تخلیق کو فساد کی غلامی سے آزاد کر دیں گے، موت کے ہر نشان کو مٹا دیں گے، اور نجات کے کام کو کامل انجام تک پہنچا دیں گے۔

''وہی [یسوع] ابتدا سے سب پر مقدم ہے، اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا ہو کر آخر تک بھی سب پر برتر ہے۔ ابتدا سے انتہا تک وہی سب پر حاکم، سب سے بلند اور سب سے عظیم ہے۔ کیونکہ خدا نے پسند کیا کہ اپنی ساری معموری اُسی میں سکونت کرے۔ اور یہی اُس کی مرضی تھی کہ اُس کے صلیب پر بہائے گئے خون کے وسیلہ سے سب چیزوں کا اپنے ساتھ میل ملاپ کرا دے، خواہ وہ زمین کی ہوں یا آسمان کی۔ اِس طرح یہ ساری تخلیق، جو بکھر چکی تھی اور انتشار کا شکار ہو گئی تھی—انسان، دیگر مخلوقات اور پوری مادی تخلیق—اُس کی موت کے باعث دوبارہ اپنی درست حالت میں بحال ہو کر کامل ہم آہنگی میں آ جائے گی۔'' (کلسیوں باب ۱ آیات ۱۸ تا ۲۰)

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ''یہ دنیا اپنی موجودہ حالت میں گزرتی جا رہی ہے۔'' (۱ کرنتھیوں باب ۷ آیت ۳۱)۔ لیکن ساتھ ہی وہ ہمیں یہ یقین بھی دلاتی ہے کہ آسمان اور زمین تباہ نہیں ہوں گے۔ بلکہ اُنہیں گناہ کے اثر سے آزاد کیا جائے گا اور مکمل طور پر بحال کیا جائے گا، تاکہ وہ وہی بن جائیں جس کا خدا نے ابتدا ہی سے ارادہ کیا تھا—اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ایک کامل اور مکمل رہنے کا مقام۔

ہمارا ابدی گھر یہی زمین ہو گی، جسے ہم جانتے ہیں اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔



ہم ہمیشہ کے لیے زمین پر رہیں گے

جب یسوع تقریباً دو ہزار سال پہلے اِس دنیا میں آئے تو اُن کی پیدائش ایک یہودی کے طور پر ہوئی۔ اُن کے تمام ابتدائی پیروکار بھی پرانے عہد کے یہودی تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دیگر بہت سی باتوں کے ساتھ ساتھ اُن کی حقیقت کی سمجھ بھی شریعت اور انبیاء کی تعلیمات سے تشکیل پائی تھی، جنہیں آج ہم عہدِ عتیق کہتے ہیں۔ اِن مقدس صحائف نے پطرس، یوحنا، پولُس اور دوسرے شاگردوں کو اِس بات کا یقین دلایا تھا کہ اُن کی (اور ہماری بھی) آخری منزل یہی ہے کہ ہم ہمیشہ کے لیے زمین پر زندہ رہیں گے۔

پرانے عہد کے مرد اور عورتیں جانتے تھے کہ ایک دن خداوند خدا اپنی ظاہری بادشاہی اِسی زمین پر قائم کرے گا۔ وہ ایمان رکھتے تھے کہ موت اِس دنیا سے صرف ایک عارضی جدائی ہے، اور وہ اِس امید کے ساتھ زندگی گزارتے تھے کہ اُن کے جسم قبروں سے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے تاکہ وہ زمین پر خدا کی بادشاہی میں ہمیشہ زندہ رہ سکیں۔ اگرچہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس طرح یا کب زمین پر واپس آئیں گے، پھر بھی اُنہیں اِس بات کا پورا یقین تھا کہ وہ ضرور واپس آئیں گے۔

مستقبل کے بارے میں اُن کی سمجھ

رسول پطرس یسوع کے نہایت وفادار پیروکار تھے۔ ایک دن اُنہوں نے ہمارے نجات دہندہ سے پوچھا کہ اُنہیں اور دوسرے گیارہ اصل شاگردوں کو سب کچھ چھوڑ کر اُن کی پیروی کرنے کے بدلے میں کیا اجر ملے گا۔ یسوع نے جواب دیا:

’’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب سب کچھ نیا کر دیا جائے گا اور ابنِ آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا، تو تم، جو میرے پیچھے ہو لیے ہو، بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ اور جس کسی نے بھی میرے نام کی خاطر گھر، بھائی، بہنیں، باپ، ماں، بیوی، بچے یا کھیت چھوڑے ہیں، وہ اُن سب کا سو گنا پائے گا اور ابدی زندگی کا وارث ہو گا۔‘‘ (متی باب ۱۹ آیات ۲۸ اور ۲۹)

خداوند نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اُنہیں اُن کا اجر اُس وقت ملے گا جب سب کچھ نیا کر دیا جائے گا۔ یہاں جس یونانی لفظ کا استعمال ہوا ہے، اُس کا مطلب ہے ’’نئی پیدائش‘‘، یعنی ’’نئے

زمانے میں—جب دنیا کی مسیحی نئی پیدائش ہو گی'' اور ''جب تمام چیزوں کی تجدید ہو گی۔'' (متی باب ۱۹ آیات ۲۸ اور ۲۹)

غور کیجیے کہ یسوع نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ''سب کچھ نیا کر دیے جانے'' سے اُن کی کیا مراد تھی۔ اُنہیں اِس کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ اُن کے شاگرد پہلے ہی جانتے تھے کہ وہ کس موضوع کی بات کر رہے ہیں۔ عہدِ عتیق کے بہت سے نبیوں نے دنیا کی آئندہ تجدید یا نئی پیدائش کے بارے میں لکھا تھا، اور پطرس اور دوسرے شاگرد اُن پیش گوئیوں سے بخوبی واقف تھے۔

یسوع نے اُنہیں یقین دلایا کہ اُنہیں عظیم ذمہ داریاں سونپی جائیں گی، اُنہوں نے اُن کی پیروی کے لیے جو کچھ چھوڑا ہے اُس سے کہیں زیادہ اُنہیں واپس ملے گا، اور وہ ابدی زندگی حاصل کریں گے۔

اکیسویں صدی کے بیشتر مسیحیوں کے نزدیک ابدی زندگی کا مطلب کسی دھندلے روحانی عالم میں ایک بے جسم وجود ہے، جہاں لوگ بادلوں پر تیرتے رہتے ہیں اور بربط بجاتے ہیں۔ لیکن اِن شاگردوں کے نزدیک اِس اصطلاح کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا۔ انبیاء کی تحریروں کی بنیاد پر وہ ابدی زندگی کو اِس طرح سمجھتے تھے:

''تمہارا جسم مُردوں میں سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تم ایک بار پھر زمین پر زندگی گزار سکو۔ جو کچھ تم نے کھو دیا ہے وہ سب تمہیں واپس مل جائے گا، اور اِس بار وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہارا ہو گا۔ موت پھر کبھی تم سے کچھ بھی چھین نہیں سکے گی۔''

آنے والے ابواب میں مَیں اِن باتوں پر مزید تفصیل سے گفتگو کروں گی۔ لیکن فی الحال، آئیے عہدِ عتیق کی چند ایسی آیات پر غور کریں جنہوں نے پطرس اور دوسرے شاگردوں کے دلوں میں یہ امید پیدا کی۔

''میں جانتا ہوں کہ میرا چھڑانے والا زندہ ہے، اور آخرکار وہ زمین پر کھڑا ہو گا۔ اور جب میری یہ کھال تباہ ہو جائے گی، تب بھی میں اپنے اِسی جسم میں خدا کو دیکھوں گا۔'' (ایوب باب ۱۹ آیات ۲۵ اور ۲۶)

''لیکن تیرے مُردے زندہ ہوں گے؛ اُن کے جسم دوبارہ جی اُٹھیں گے۔ اے خاک میں بسنے والو، جاگو اور خوشی سے للکارو، کیونکہ تیری اوس صبح کی اوس کی مانند ہے، اور زمین اپنے مُردوں کو دوبارہ جنم دے گی۔'' (یسعیاہ باب ۲۶ آیت ۱۹)

''لیکن حلیم لوگ آخرکار زمین کے وارث ہوں گے۔'' (زبور باب ۳۷ آیت ۱۱)

''...لیکن راست باز زمین کے وارث ہوں گے، اور وہ اُس میں ہمیشہ سکونت کریں گے۔'' (زبور باب ۳۷ آیت ۲۹)

تبدیلی، تباہی نہیں۔

ایک دن دوپہر کے وقت، یسوع کے اِس دنیا سے رخصت ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد، پطرس اور یوحنا یروشلیم کے ہیکل میں گئے۔ وہاں دروازے پر اُن کی ملاقات ایک لنگڑے آدمی سے ہوئی۔ اُنہوں نے یسوع کے نام میں خدا کی قدرت سے اُسے شفا دی۔ ہیکل میں آنے جانے والے

لوگ اُس شخص کو اچھی طرح جانتے تھے، اس لیے اُس کے اچانک شفا پا جانے پر ایک بڑا ہجوم یہ دیکھنے کے لیے جمع ہو گیا کہ کیا ہوا ہے۔ پطرس نے اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یسوع کے حال ہی میں صلیب پر چڑھائے جانے اور اُن کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی منادی کی۔

رسول نے ایک ایسی بات کہی جو زمین کے مستقبل کے بارے میں اُن کی سمجھ پر گہری روشنی ڈالتی ہے۔ پطرس نے ہجوم سے کہا کہ خداوند آسمان پر واپس چلے گئے ہیں، جہاں وہ اُس وقت تک رہیں گے، ''جب تک سب چیزوں کی بحالی کا وقت نہ آ جائے، جس کے بارے میں خدا نے ازل سے اپنے تمام مقدس نبیوں کی زبانی فرمایا ہے۔'' (اعمال باب ۳ آیت ۲۱)

''بحالی'' کا مطلب ہے ''کسی چیز کو اُس کی پہلی حالت میں دوبارہ واپس لے آنا،'' یا جیسا کہ ایک ترجمہ میں بیان کیا گیا ہے، ''جب تمام چیزیں گناہ سے آخری اور مکمل نجات حاصل کریں گی۔'' (اعمال باب ۳ آیت ۲۱)

پطرس نے اپنے سامعین کو یاد دلایا کہ خدا زمین کے ابتدائی ایام ہی سے اِس بحالی اور دوبارہ حاصل کیے جانے کے وقت کے بارے میں بتاتا آ رہا ہے۔ جب آدم اور حوا نے گناہ کیا اور اِس دنیا میں موت کی لعنت لے آئے، تو اُسی وقت سے قادرِ مطلق خدا نے آنے والے نجات دہندہ کے وعدے کے ذریعے اپنے نجات بخش منصوبے کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا۔ (پیدائش باب ۳ آیت ۱۵)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خداوند نے اِس منصوبے کے مزید بہت سے پہلو آشکار کیے، اور اپنے نبیوں کو حکم دیا کہ وہ اُس کے کلام کو تحریر کریں، جو بعد میں عہدِ عتیق کا حصہ بنا۔ اِن مقدس مصنفین نے واضح طور پر اعلان کیا کہ گناہ اور اُس کے نتائج سے نجات صرف انسانیت کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری زمین کے لیے بھی آنے والی ہے۔

پطرس اور دوسرے شاگرد خدا کے نبیوں کی تحریروں سے یہ جانتے تھے کہ خداوند خدا اُس سب کچھ کو دوبارہ حاصل کرنے کا کام کر رہے ہیں جو آدم کے گناہ کے باعث کھو گیا تھا—یعنی اپنا خاندان اور وہ گھر جو اُس نے ہمارے لیے بنایا تھا۔ عہدِ عتیق کی تحریروں کی بنیاد پر، پہلی صدی میں یسوع کے ساتھ رہنے اور چلنے والے لوگ اِس اُمید میں تھے کہ خداوند زمین پر دوبارہ عدن، یعنی فردوس، کو بحال کرے گا۔ یقیناً یہ سمجھ اُن تعلیمات سے اور بھی مضبوط ہوئی ہو گی جو اُنہوں نے اُن تین برسوں کے دوران یسوع سے سنیں جب وہ اُن کے ساتھ رہے۔ نبی مزید یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ جب خدا اِس دنیا کو بحال کرنے آئے گا تو اُس کی تخلیق پر اُس کے کیا اثرات ہوں گے—جسموں کا قیامت میں جی اُٹھنا اور نیا بنایا جانا، جنگلوں اور ویران علاقوں کا دوبارہ سرسبز ہو جانا، بنجر اور خشک زمین کا بارآور بن جانا، نقصان دہ کانٹے دار پودوں کا ختم ہو جانا، اور ہر طرف سلامتی اور خوشی کا بھر جانا۔

''کیونکہ خداوند یقیناً صیون کو تسلی دے گا اور اُس کے تمام ویران مقامات پر رحم کرے گا۔ وہ اُس کے بیابان کو عدن کی مانند اور اُس کے سنسان علاقے کو خداوند کے باغ کی مانند بنا دے گا۔'' (یسعیاہ باب ۵۱ آیت ۳)

''بیابان اور خشک زمین خوش ہوں گے؛ ویران علاقہ شادمان ہو کر پھولوں سے بھر جائے گا۔ وہ سوسن کے پھول کی مانند خوب کھلے گا... بیابان میں پانی پھوٹ نکلے گا اور صحرا میں ندیاں بہیں گی۔ جلتی ہوئی ریت جھیل بن جائے گی، اور پیاسی زمین سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑیں گے۔'' (یسعیاہ باب ۳۵ آیات ۱ تا ۷)

''تم خوشی کے ساتھ نکلو گے اور سلامتی کے ساتھ پہنچائے جاؤ گے۔ پہاڑ اور ٹیلے تمہارے سامنے خوشی سے گائیں گے، اور میدان کے سب درخت تالیاں بجائیں گے۔ جہاں پہلے کانٹے اُگتے تھے وہاں صنوبر کے درخت اُگیں گے، اور جہاں جھاڑیاں ہوتی تھیں وہاں مہندی کے درخت نشوونما پائیں گے۔'' (یسعیاہ باب ۵۵ آیات ۱۲ اور ۱۳)

نئی زمین۔

پطرس اور یسوع کے دوسرے ابتدائی پیروکار اِس امید میں زندگی گزارتے تھے کہ پوری مادی تخلیق—آسمان اور زمین دونوں—نئے بنا دیے جائیں گے۔ اِس حقیقت کا انکشاف سب سے پہلے یسوع کے اِس دنیا میں آنے سے تقریباً سات سو سال پہلے یسعیاہ نبی پر کیا گیا تھا۔ خداوند خدا نے فرمایا:

''کیونکہ دیکھو، میں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں؛ پہلی باتیں یاد نہ رہیں گی اور نہ ہی دوبارہ ذہن میں آئیں گی۔'' (یسعیاہ باب ۶۵ آیت ۱۷)

زمین کی تبدیلی کے بارے میں بیان کرنے کے فوراً بعد پطرس نے بھی اِسی پیش گوئی کا حوالہ دیا۔ (۲ پطرس باب ۳ آیات ۱۰ تا ۱۲)

''لیکن ہم اُس کے وعدے کے مطابق نئے آسمان اور نئی زمین کے منتظر ہیں، جن میں راست بازی (یعنی راستی، گناہ سے مکمل آزادی، اور خدا کے ساتھ درست تعلق) سکونت کرے گی۔'' (۲ پطرس باب ۳ آیت ۱۳)

اِس آیت میں پطرس نے زمین کے مستقبل کو بیان کرتے ہوئے ''نئے'' کے لیے یونانی زبان کا ایک نہایت خاص لفظ استعمال کیا ہے۔ اِس لفظ کا مطلب ہے ''صفت یا کیفیت کے اعتبار سے نیا،'' نہ کہ ''وقت کے اعتبار سے نیا۔'' یہی لفظ اُس شخص کے لیے بھی استعمال ہوا ہے جو مسیح پر ایمان لانے کے ذریعے نئی پیدائش حاصل کرتا ہے۔

''پس اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نئی مخلوق ہے؛ پرانی چیزیں جاتی رہیں، دیکھو، سب کچھ نیا ہو گیا۔'' (۲ کرنتھیوں باب ۵ آیت ۱۷)

• نئی پیدائش کسی انسان کو ایسی ہستی نہیں بنا دیتی جس کا پہلے کبھی وجود ہی نہ تھا۔ نئی پیدائش اُس شخص کو، جو یسوع پر ایمان لاتا ہے، اُس کے باطن کو ابدی زندگی سے معمور کر کے تبدیل کر دیتی ہے۔

• جس طرح نئی مخلوق وہی شخص ہوتا ہے جو تبدیل ہو چکا ہوتا ہے، اُسی طرح نئے آسمان اور نئی زمین بھی یہی زمین ہو گی—اِس کے گرد و نواح اور اوپر کے آسمان سمیت پوری کائنات— جو ابدی زندگی کے ذریعے تبدیل ہو کر اپنی صفت، کیفیت اور جلال میں نئی اور پہلے سے کہیں زیادہ شاندار بنا دی جائے گی۔

کیا ہمیں زمین کی کوئی یاد نہیں رہے گی؟

آگے بڑھنے سے پہلے میں ایک ایسے سوال کا جواب دینا چاہتی ہوں جو اِس مقام پر پیدا ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات یسعیاہ کی اِس پیش گوئی کو اِس خیال کی تائید کے لیے پیش کیا جاتا ہے کہ آسمان میں ہمیں زمین پر گزری ہوئی اپنی زندگی یا اپنے کسی جاننے والے کی کوئی یاد نہیں رہے گی۔ لیکن نبی نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ اُن کے الفاظ بنیادی طور پر حقیقی لوگوں سے کہے گئے تھے، جو نہایت سخت حالات سے گزر رہے تھے، اور اُن کا مقصد اُنہیں امید دلانا تھا۔

یسعیاہ نے اُن مردوں اور عورتوں کے چھوٹے سے گروہ کے لیے نبوت کی جو قادرِ مطلق خدا کے وفادار رہے، جبکہ اُن کی باقی قوم جان بوجھ کر اور مسلسل بُت پرستی میں مبتلا ہو چکی تھی اور توبہ کرنے سے انکار کر رہی تھی۔ اِسی وجہ سے اسرائیل کی قوم پر سخت سزا آنے والی تھی۔ یسعیاہ کے ذریعے خداوند نے اپنے وفادار لوگوں کو یہ یقین دلایا کہ ایک دن نئی زمین پر ہر چیز درست کر دی جائے گی، اور اُن باغی ہم وطنوں کی وجہ سے جو دُکھ اور تکلیف اُنہوں نے برداشت کی تھی، وہ صرف ماضی کا ایک قصہ بن کر رہ جائے گی۔

خدا نے اُن سے وعدہ کیا:

''میں اپنا غضب دُور کر دوں گا، اور گزرے ہوئے دنوں کی برائیوں کو یاد نہیں کروں گا۔'' (یسعیاہ باب ۶۵ آیت ۱۶)

یہی آیت اُس پس منظر کو واضح کرتی ہے جس میں یسعیاہ نے فرمایا کہ پہلی باتیں یاد نہ رہیں گی۔ یہاں یاد نہ کرنے والا خود خدا ہے۔ چونکہ قادرِ مطلق خدا کُل علم رکھتا ہے، اِس لیے وہ کسی بات کو اِس معنی میں نہیں بھولتا کہ اُسے اُس کا علم ہی نہ رہے۔ بلکہ وہ اِسے یاد نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ یسعیاہ باب ۶۵ آیت ۱۷ میں بھی یہی مفہوم ہے۔ خداوند اپنے لوگوں کو یقین دلا رہا تھا کہ جب دنیا نئی بنا دی جائے گی تو اُن کی تاریخ کا وہ ہولناک زمانہ معاف کر دیا جائے گا اور پھر کبھی اُسے یاد نہیں کیا جائے گا۔

یسعیاہ کی اِس پیش گوئی کا ہماری خاندانی، سماجی یا ذاتی تعلقات، یا زمین پر گزری ہوئی اپنی زندگی کے تجربات کو بھول جانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آنے والی زندگی میں انسانیت کی تاریخ مٹائی نہیں جائے گی۔ بلکہ زمین کی تبدیلی اِس سیارے کی تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ زمین کے ماضی میں پہلے سے بھی زیادہ دلچسپی لیں گے، کیونکہ اُس وقت ہم اُسے مکمل ہو چکی نجات کے تناظر میں دیکھیں گے۔ ہم سمجھ سکیں گے کہ گناہ سے گری ہوئی دنیا میں خدا نے انسانوں کی زندگی کے واقعات کے درمیان کس طرح کام کیا، اور کس طرح اُس نے ہر واقعے کو اپنے ابدی منصوبوں کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔

یوحنا نے نئی زمین کو دیکھا۔

آسمان کے اپنے سفر کے دوران رسول یوحنا نے رؤیا میں نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ اُنہوں نے جو کچھ دیکھا، اُسے مکاشفہ کی کتاب میں لکھ دیا۔ اُنہوں نے ایسی دنیا دیکھی جو تبدیل ہو چکی تھی، نہ کہ تباہ کر دی گئی تھی۔ اُن کا پہلا ہی بیان اِس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے:

''پھر میں نے ایک نیا آسمان اور نئی زمین دیکھی، کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین گزر چکے تھے۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱)

• ''نئے'' کے لیے یوحنا نے وہی یونانی لفظ استعمال کیا جو پطرس نے بھی استعمال کیا تھا۔ چند آیات بعد، اُسی منظر کے بیان میں، یوحنا نے لکھا کہ اُنہوں نے خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''دیکھ، میں سب کچھ نیا کر دیتا ہوں۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۵)۔ غور کیجیے، خداوند نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ نئی چیزیں پیدا کرتا ہے، بلکہ یہ فرمایا کہ وہ جو پہلے سے موجود ہے اُسی کو اپنی صفت، کیفیت اور جلال میں نیا اور پہلے سے کہیں زیادہ شاندار بنا دیتا ہے۔

• یوحنا نے ہماری موجودہ دنیا کو ''پہلا آسمان اور پہلی زمین'' کہا۔ ''پہلا'' کے لیے استعمال ہونے والے یونانی لفظ کا مطلب ہے ''وقت یا ترتیب کے لحاظ سے پہلا۔'' یہی لفظ اِس تصور کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ ایک اصل نمونہ یا ابتدائی صورت موجود ہے، جس کی بنیاد پر بعد کی چیز تیار کی جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ موجودہ دنیا آنے والی دنیا کا نمونہ ہے۔

یوحنا نے لکھا کہ پہلی زمین گزر گئی تھی۔ یہاں بھی اُنہوں نے وہی یونانی لفظ استعمال کیا جو پطرس نے اُس وقت استعمال کیا تھا جب اُنہوں نے لکھا: ''آسمان گزر جائیں گے۔'' (۲ پطرس باب ۳ آیت ۱۰)۔ یاد رکھیے، اِس لفظ کا مطلب وجود کا ختم ہو جانا نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں داخل ہو جانا ہے۔

رسول پولُس نے بھی یہی لفظ اُس شخص کے بارے میں استعمال کیا ہے جو خدا سے نئی پیدائش حاصل کرتا ہے۔ اُنہوں نے لکھا:

''پرانی حالت جاتی رہی؛ دیکھو، سب کچھ نیا ہو گیا۔'' (۲ کرنتھیوں باب ۵ آیت ۱۷)

جو شخص یسوع پر ایمان لاتا ہے اُس کا وجود ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ وہ ابدی زندگی کے ذریعے اپنے باطن میں مکمل طور پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

یسوع کے ابتدائی پیروکار اپنے مستقبل کو اُتنی وضاحت سے سمجھتے تھے جتنی آج ہم میں سے بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ وہ خدا کے اُس کلام سے، جو اُس کے نبیوں کے ذریعے دیا گیا تھا، یہ جانتے تھے کہ اِس دنیا کا خاتمہ نہیں ہو گا بلکہ اِسے نیا بنایا جائے گا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ موجودہ زمین اور نئی زمین کے درمیان تسلسل برقرار رہے گا۔ آج کی یہ زمین، اگرچہ گناہ کے باعث گری ہوئی حالت میں ہے، پھر بھی آنے والے جلال کی صرف ایک عارضی جھلک پیش کرتی ہے۔

انسان کے گناہ کے باعث یہ زمین فساد کا شکار ہو گئی ہے، لیکن اِسے دوبارہ حاصل کیا جائے گا، اِس کی مخلصی کی جائے گی، اور اِسے مکمل طور پر بحال کیا جائے گا تاکہ یہ وہی بن جائے جس کا قادرِ مطلق خدا نے ابتدا ہی سے ارادہ کیا تھا—اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ایک کامل اور مکمل رہنے کا مقام۔

یہی زمین ہو گی—وہی زمین جسے ہم جانتے ہیں اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں—گناہ کے ہر اثر سے مکمل طور پر پاک کی ہوئی، پھر بھی پہچانی جا سکنے والی؛ نئی بنائی ہوئی، مگر ہمارے لیے مانوس اور آشنا۔



زمین پر آسمان کا دارالحکومت

مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا نے لکھا ہے کہ اُنہوں نے نجات کے منصوبے کی کامل تکمیل کو دیکھا—قادرِ مطلق خدا اپنے خاندان کے ساتھ اُس گھر میں سکونت کرنے کے لیے آ رہا تھا جسے اُس نے ہمارے لیے تیار کیا تھا۔

یوحنا نے آسمان کے دارالحکومت، یعنی مقدس شہر، کو غیر مرئی عالم سے اُتر کر نئی زمین پر آتے ہوئے دیکھا۔ پھر اُنہوں نے ایک بلند آواز سنی جو اعلان کر رہی تھی کہ اب خدا کا مسکن انسانوں کے درمیان ہے۔

’’پھر میں نے ایک نیا آسمان اور نئی زمین دیکھی... اور میں نے مقدس شہر، نئے یروشلیم کو خدا کے پاس سے آسمان سے اُترتے دیکھا۔ وہ اپنے شوہر کے لیے سجی ہوئی دلہن کی مانند تیار تھا۔ پھر میں نے تخت کی طرف سے ایک بلند آواز سنی جو کہہ رہی تھی، ’دیکھو، اب خدا کا مسکن انسانوں کے ساتھ ہے۔ وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا، اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے۔ خدا خود اُن کے ساتھ رہے گا۔ وہ اُن کی آنکھوں سے ہر آنسو پونچھ دے گا۔ پھر نہ موت رہے گی، نہ ماتم، نہ رونا، نہ درد، کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔‘‘ (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۱ تا ۴)

ہمارے لیے تیار کی گئی آنے والی زندگی کے بارے میں جو بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، اُن کی ایک بڑی وجہ یوحنا کے اُس شہر کے بارے میں بعد کے بیان کی غلط تشریح ہے۔ اُن کے بیان کی بنیاد پر بعض لوگوں نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہے کہ زمین کی جگہ ایک مکعب نما، کئی منزلوں پر مشتمل، شفاف شہر آ جائے گا، جس میں ہم سورج، چاند اور سمندر کے بغیر ہمیشہ رہیں گے۔ یہ تصور اُن لوگوں کے لیے زیادہ دلکش نہیں لگتا جو کسی شفاف شہر کی عظیم عمارت میں رہنے کے بجائے چاندنی رات میں الاؤ کے ساتھ لکڑی کے ایک گھر میں، یا سمندر کے کنارے دھوپ سے بھرپور ایک خوبصورت مکان میں رہنا زیادہ پسند کریں گے۔

آئیے چند لمحوں کے لیے یوحنا کے اِس بیان کے بارے میں اپنی پہلے سے قائم شدہ رائے کو ایک طرف رکھ دیں، اور اِس بات پر غور کریں کہ پہلی صدی کے اُن لوگوں کے لیے، جن کے لیے یوحنا نے یہ کتاب لکھی تھی، اِن الفاظ کا کیا مطلب رہا ہو گا۔ ایسا کرنے سے ہمیں اپنے آنے والے گھر کے بارے میں پائی جانے والی غلط تصورات کو ترک کرنے میں مدد ملے گی۔

یوحنا نے جو شہر دیکھا۔

یوحنا کی رؤیا ایک ایسے منظر سے شروع ہوتی ہے جس کی شان و شوکت کو الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا—ایک ایسا شہر جو خدا کے جلال سے منور اور اُسی کے نور سے روشن تھا، اور جو زمین پر اُتر آیا تھا۔

''مقدس شہر، یروشلیم... خدا کے جلال سے معمور تھا، اور نہایت قیمتی پتھر کی مانند چمک رہا تھا، جیسے بلور کی طرح شفاف یشب۔ اُس کی شہر پناہ بہت اونچی اور عظیم تھی، جس میں بارہ دروازے تھے... ہر سمت میں تین تین دروازے تھے—مشرق، شمال، جنوب اور مغرب کی طرف۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۱۰ تا ۱۳)

''اُس شہر پناہ کی تعمیر یشب سے کی گئی تھی، اور شہر خالص سونے کا تھا، جو شفاف شیشے کی مانند تھا۔ شہر پناہ کی بنیادیں بارہ قسم کے قیمتی پتھروں سے مزین تھیں: یشب، نیلم، عقیق، زمرد، جزع، لعل، زبرجد، بیروزٗ، پکھراج، فیروزہ، یاقوتِ ارغوانی اور جامنی پتھر۔ بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے، اور ہر دروازہ ایک ہی موتی سے بنا ہوا تھا۔ شہر کی مرکزی سڑک خالص سونے کی تھی، جو صاف شیشے کی مانند چمک رہی تھی۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۱۸ تا ۲۱)

خدا کا مسکن۔

یوحنا کے ابتدائی قارئین یہ بخوبی سمجھ گئے تھے کہ وہ شہر نور سے جگمگا رہا ہے، قیمتی جواہرات سے آراستہ ہے اور سونے سے معمور ہے، اِس لیے نہیں کہ وہ کوئی عجیب یا اِس دنیا سے ماورا چیز ہے، بلکہ اِس لیے کہ وہ خود خدا کا مسکن ہے۔ وہ انبیاء کی اُن تحریروں سے اچھی طرح واقف تھے جن میں کئی ایسے مواقع کا ذکر ہے جب آسمان کچھ دیر کے لیے زمین پر رہنے والے لوگوں پر کھول دیا گیا تھا۔ ہر موقع پر لوگوں نے نہایت درخشاں نور اور قیمتی جواہرات کا جلال دیکھا، کیونکہ خداوند اپنی کامل شان و شوکت میں اُن پر ظاہر ہوا تھا۔ اِس کی دو مثالیں ملاحظہ کیجیے:

''پھر موسیٰ، ہارون، نداب، ابیہو اور اسرائیل کے ستر بزرگ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہاں اُنہوں نے اسرائیل کے خدا کا دیدار کیا۔ اُس کے قدموں کے نیچے نیلم کی مانند ایک فرش دکھائی دیتا تھا، جو آسمان کی طرح شفاف تھا۔'' (خروج باب ۲۴ آیات ۹ اور ۱۰)

''میں، حزقی ایل، نے دیکھا کہ گویا نیلم کا ایک تخت تھا، اور اُس تخت کے اوپر انسان کی مانند ایک صورت دکھائی دی۔ اُس کی کمر کے اوپر کا حصہ دہکتے ہوئے دھات کی مانند چمک رہا تھا اور آگ کی طرح دمک رہا تھا۔ اُس کی کمر کے نیچے کا حصہ بھی آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا، اور اُس کے گرد ایک نہایت شاندار نور پھیلا ہوا تھا۔ اُس کے چاروں طرف کا نور اُس قوسِ قزح کی مانند تھا جو بارش کے بعد بادلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ یہی خداوند کے جلال کے دیدار کی صورت تھی۔'' (حزقی ایل باب ۱ آیات ۲۶ تا ۲۸)

یوحنا کے سامعین کو سونے سے بھرے ہوئے شہر کی تصویر پر کوئی تعجب نہ ہوا، کیونکہ وہ سلیمان کے ہیکل سے واقف تھے۔ اُس ہیکل کو اِس مقصد کے لیے تعمیر کیا گیا تھا کہ وہ ایک ایسا مناسب مقام ہو جہاں خداوند اپنے لوگوں سے ملاقات کرے۔ اِسی لیے اُس کی تعمیر میں ہر طرف بڑی کثرت سے سونا استعمال کیا گیا تھا۔ (خروج باب ۲۵ آیات ۱۰ تا ۴۰؛ ۱ سلاطین باب ۶

آیات ۱۴ تا ۳۷)۔ چنانچہ یوحنا کے قارئین نے فوراً سمجھ لیا کہ جو شہر اُنہوں نے آسمان سے اُترتے دیکھا، وہ سونے سے معمور اِس لیے ہے کیونکہ وہ قادرِ مطلق خدا کا مسکن ہے۔

یوحنا نے جو کچھ دیکھا، اُسے بیان کرتے ہوئے لکھا کہ خدا کے دارالحکومت کی تعمیر خالص سونے سے ہوئی تھی، جو شیشے کی مانند بے داغ تھا اور بلور کی طرح صاف یشب کی مانند چمک رہا تھا۔ بعض لوگوں نے غلطی سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ یوحنا کا مطلب یہ تھا کہ وہ شہر شفاف تھا۔ لیکن ذرا اِس پر غور کیجیے۔ جب ہم کسی چیز کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ شیشے کی مانند صاف ہے، تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُس میں کوئی عیب، میل یا ناپاکی نہیں ہے۔ نئے یروشلیم کا سونا بے عیب ہے، شفاف نہیں۔

اِسی طرح جب ہم کہتے ہیں کہ آج کا دن بالکل صاف ہے، تو ہمارا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آسمان آرپار نظر آ رہا ہے، بلکہ یہ ہوتا ہے کہ اُس میں کوئی بادل نہیں جو اُس کے گہرے نیلے رنگ کو ڈھانپ رہے ہوں۔

یشب نامی قیمتی پتھر کی درست شناخت کے بارے میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن عموماً اُسے ایسا پتھر سمجھا جاتا ہے جو مختلف رنگوں کی چمک بکھیرتا ہے، خاص طور پر آگ کی مانند نہایت درخشاں روشنی سے دمکتا ہے۔ وہ پتھر حقیقت میں جو بھی رہا ہو، اِس حیرت انگیز شہر میں خدا کا جلال اُسی کے ذریعے روشن ہوتا دکھائی دیتا ہے، کیونکہ وہاں موجود سونے اور قیمتی جواہرات میں کوئی عیب یا کمی نہیں جو اُس کے جلال کی روشنی کو مدھم کر سکے۔

شہر کی پیمائش۔

جب رؤیا آگے بڑھی تو یوحنا نے ایک فرشتے کو اُس عظیم شہر کی پیمائش کرتے ہوئے دیکھا۔ اُس کی پیمائش سے معلوم ہوا کہ وہ شہر ایک مکعب کی شکل میں تھا، جس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی ہر ایک تقریباً چودہ سو میل تھی۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۱۵ تا ۱۷)۔ جن لوگوں نے سب سے پہلے یوحنا کا یہ بیان سنا، اُنہیں یہ بات عجیب نہ لگی۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کے زمانے میں یروشلیم کے ہیکل کا سب سے اندرونی کمرہ، جہاں خدا کا جلال ظاہر ہوتا تھا، مکعب شکل کا تھا۔ (۱ سلاطین باب ۶ آیت ۲۰)۔ نیا یروشلیم بھی مکعب کی شکل میں ہے کیونکہ وہ خود خداوند کا مسکن ہے۔

بعض جدید علماء کا خیال ہے کہ فرشتے کی لی ہوئی یہ پیمائش صرف علامتی معنی رکھتی ہے۔ لیکن یوحنا نے واضح طور پر لکھا کہ ''فرشتے نے انسانوں میں رائج پیمانے کے مطابق ہی پیمائش کی۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱۷)۔ اگرچہ یہ پیمائش ظاہر کرتی ہے کہ اُس شہر کی اونچائی موجودہ زمین کے ماحول سے بھی زیادہ ہے، پھر بھی یہ ممکن ہے کہ نئی زمین موجودہ زمین سے کہیں زیادہ وسیع ہو۔ اور اگر خدا چاہے تو وہ اُس کے مطابق فضا کو بھی وسیع کر سکتا ہے۔ کیا اُس شہر میں مختلف درجے ہوں گے؟ اُس کی عمارتیں کتنی بلند ہوں گی؟ بائبل اِن سوالوں کا جواب نہیں دیتی۔ جب ہم اپنی آنکھوں سے اُس آسمانی دارالحکومت کو دیکھیں گے، تب ہمیں یہ سب معلوم ہو جائے گا۔

عہدِ عتیق سے واقف مردوں اور عورتوں کے لیے یہ حقیقت نہایت اہم تھی کہ ایک فرشتہ شہر کی پیمائش کر رہا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ زکریاہ نبی نے بھی اپنی ایک رؤیا میں ایک فرشتے کو زمین پر واقع یروشلیم شہر کی پیمائش کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ زکریاہ کے زمانے میں کبھی طاقتور رہنے والی اسرائیل کی قوم غیر ملکی حکومت کے ماتحت ایک چھوٹے سے باقی ماندہ گروہ کی

صورت میں رہ گئی تھی۔ دشمنوں کے حملوں کی وجہ سے یروشلیم ویران پڑا تھا۔ پھر بھی خدا کے اِس نبی نے پیش گوئی کی کہ ایک دن خداوند اِس شہر کو دوبارہ بحال کرے گا۔ یہ رؤیا نہ صرف اُن کی نسل بلکہ اُن کے بعد آنے والی ہر نسل، یہاں تک کہ یوحنا کے زمانے تک، تسلی اور امید کا ایک عظیم ذریعہ بنی رہی۔

نبی نے لکھا:

''اُس نے [فرشتے نے] جواب دیا، 'میں یروشلیم کی پیمائش کرنے جا رہا ہوں تاکہ دیکھوں کہ اُس کی چوڑائی اور اُس کی لمبائی کتنی ہے۔' ... پھر دوسرے فرشتے نے کہا، 'دوڑ کر اُس نوجوان سے کہہ، "ایک دن یروشلیم اِتنے لوگوں سے بھر جائے گا کہ اُس کی شہر پناہ کے اندر سب کے لیے جگہ نہیں رہے گی۔ بہت سے لوگ اپنے مویشیوں سمیت شہر کی فصیل کے باہر رہیں گے، پھر بھی وہ محفوظ ہوں گے۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے: مَیں خود اُس کے گرد آگ کی فصیل بنوں گا، اور مَیں ہی اُس شہر کے اندر اُس کا جلال بن کر سکونت کروں گا۔"'' (زکریاہ باب ۲ آیات ۲ تا ۵)

اُس زمانے میں کسی بھی شہر کی حفاظت کے لیے اُس کی فصیل نہایت ضروری ہوتی تھی۔ خطرے کے وقت اور رات کے وقت شہر کے دروازے بند کر دیے جاتے تھے تاکہ لوگ محفوظ رہ سکیں۔ زکریاہ نے ایسے وقت کی پیش گوئی کی تھی جب شہر کے دروازے کبھی بند نہیں کیے جائیں گے، کیونکہ قادرِ مطلق خدا خود اپنے لوگوں کے ساتھ سکونت کرے گا۔ یہی بات یوحنا نے اپنی رؤیا میں بیان کی—ایک آسمانی شہر جو خدا کے جلال سے روشن ہے، اور جس کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے، کیونکہ خداوند اور اُس کے لوگوں کے تمام دشمن ہمیشہ کے لیے شکست کھا چکے ہوں گے۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۵)

جن لوگوں کو سب سے پہلے یوحنا کا یہ پیغام ملا، اُنہوں نے اِسے کسی پراسرار یا ناقابلِ فہم تصور کے طور پر نہیں سمجھا۔ اُنہوں نے اِس میں یہ پیغام سنا: ''خدا اپنی کامل شان و شوکت کے ساتھ ہمارے درمیان رہنے کے لیے آ رہا ہے، اور اُس کے عظیم شہر کی آمد زمین پر سلامتی، خوشحالی اور تحفظ لے کر آئے گی۔'' تب ہر چیز کامل طور پر درست کر دی جائے گی۔ پھر نہ کوئی خطرہ باقی رہے گا، نہ کوئی نقصان، اور نہ ہی موت۔

ایک عظیم دریا۔

رسول یوحنا نے لکھا کہ اُنہوں نے نئے یروشلیم کے درمیان خدا اور برّہ کے تخت سے نکلنے والا ایک عظیم دریا بہتے ہوئے دیکھا۔

''پھر فرشتے نے مجھے زندگی کے پانی کا ایک شفاف دریا دکھایا، جو بلور کی مانند صاف تھا، اور خدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر شہر کی مرکزی سڑک کے درمیان بہہ رہا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر زندگی کا درخت تھا، جو بارہ قسم کے پھل پیدا کرتا تھا اور ہر مہینے نیا پھل دیتا تھا۔'' (مکاشفہ باب ۲۲ آیات ۱ اور ۲)

یوحنا کے قارئین انبیاء کی تحریروں سے بخوبی جانتے تھے کہ جب خداوند اپنے لوگوں کے ساتھ رہنے آئے گا تو وہ خشک اور بنجر زمین میں بھی زندگی بخش پانی جاری کرے گا۔

• یسعیاہ نے نبوت کی: ''بیابان لبنان کے پہاڑوں کی مانند سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔'' (یسعیاہ باب ۳۵ آیت ۲)

• زکریاہ نے زمین پر آنے والے نجات دہندہ کے بارے میں لکھا: ''اُس دن زندگی بخش پانی یروشلیم سے نکلے گا؛ اُس کا آدھا حصہ بحرِ مُردار کی طرف اور آدھا حصہ بحیرۂ روم کی طرف بہے گا، اور وہ گرمی اور سردی دونوں موسموں میں مسلسل بہتا رہے گا۔'' (زکریاہ باب ۱۴ آیت ۸)

• حزقی ایل نے بھی تقریباً وہی منظر دیکھا جو یوحنا نے دیکھا تھا—مستقبل کا وہ وقت جب خداوند خدا اپنے لوگوں کے ساتھ زمین پر سکونت کرے گا۔ ''دریا کے دونوں کناروں پر ہر قسم کے پھل دار درخت اُگیں گے۔ اُن کے پتے کبھی نہیں مرجھائیں گے اور نہ ہی جھڑیں گے، اور اُن کی شاخوں پر ہمیشہ پھل لگے رہیں گے۔ وہ ہر مہینے نیا پھل پیدا کریں گے، کیونکہ اُنہیں اُس دریا کا پانی ملتا ہے جو ہیکل سے نکلتا ہے۔'' (حزقی ایل باب ۴۷ آیت ۱۲)

قدیم زمانے کے وہ لوگ، جو ایسے خشک علاقوں میں رہتے تھے جہاں صاف اور تازہ پانی ہمیشہ میسر نہیں ہوتا تھا، خدا کے ہیکل سے نکلنے والے اِس شفاف اور زندگی بخش دریا کا تصور کر کے حیرت زدہ رہ جاتے تھے۔ اُن کے لیے یہ منظر کسی لحاظ سے عجیب یا غیر معمولی نہ تھا۔ بلکہ یہ نہایت شاندار، دلکش اور امید سے بھر دینے والا تھا۔

آسمان سے اُترنے والا ایک حقیقی شہر۔

میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم یوحنا کی لکھی ہوئی باتیں پڑھتے ہیں تو پہلے سے قائم شدہ تصورات کو ایک طرف رکھ دینا آسان نہیں ہوتا۔ اِسی وجہ سے اُن کا بیان ہمیں کسی مافوق الفطرت اور اِس دنیا سے بالکل مختلف چیز کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ لیکن رسول یوحنا نے واضح طور پر لکھا کہ اُنہوں نے آسمان سے ایک شہر کو اُترتے ہوئے دیکھا۔ یاد رکھیے کہ یوحنا اور پولُس—جو دونوں آسمان کے چشم دید گواہ تھے—نے بتایا کہ زمین کی تخلیق آسمانی حقیقتوں کے نمونے کے مطابق کی گئی ہے، اور زمین پر موجود چیزیں ہمیں اِس بات کی جھلک دیتی ہیں کہ خدا کا مسکن کیسا ہے۔ اِس لیے یہ نتیجہ نکالنا بالکل مناسب ہے کہ جو شہر آسمان سے اُترا، وہ کسی نہ کسی اعتبار سے زمین کے شہروں سے مشابہ ہو گا۔

یوحنا کے بیان کو اِس طرح سنیے جیسے وہ زمین پر موجود کسی نہایت عظیم اور شاندار شہر کا نقشہ کھینچ رہے ہوں۔ اُس وقت آپ کے ذہن میں کیسی تصویر اُبھرے گی؟ غالباً آپ ایک زندہ اور آباد شہر کا تصور کریں گے، جو لوگوں سے بھرا ہوا ہو—جہاں گھر ہوں، کاروبار ہوں، ثقافتی سرگرمیاں ہوں، تعلیم کے مراکز ہوں، فنونِ لطیفہ اور تفریح کے مواقع ہوں، کھیلوں کے میدان ہوں، باغات، عجائب گھر، طعام گاہیں، کتب خانے اور موسیقی کی محفلیں ہوں۔

یوحنا نے اُس نور سے جگمگاتے عظیم شہر کے درمیان بہنے والے ایک خوبصورت دریا کا بھی ذکر کیا۔ شہر کی بے حد وسعت کو دیکھتے ہوئے ممکن ہے کہ اُس دریا کی بہت سی شاخیں بھی ہوں۔ شاید وہاں آبشاریں، تالاب اور جھیلیں بھی ہوں۔ ذرا تصور کیجیے کہ لوگ اِن دلکش آبی کناروں پر بیٹھے ہیں، ٹہل رہے ہیں اور خوشی منا رہے ہیں۔ اِس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ یہ سب کچھ اُس سب سے عظیم شہر—یعنی عظیم بادشاہ کے شہر—میں موجود نہ ہو۔

کیا پوری نئی زمین صرف ایک ہی عظیم شہر ہو گی؟

بعض لوگوں نے غلطی سے یوحنا کے نئے یروشلیم کے بیان سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہے کہ نئی زمین پر صرف یہی ایک عظیم شہر ہو گا اور اُس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ لیکن یوحنا اپنے بیان میں پوری زمین کی تصویر پیش نہیں کر رہے تھے۔ وہ صرف ایک مقام کا ذکر کر رہے تھے۔ آسمان کا دارالحکومت دنیا کی جگہ نہیں لیتا بلکہ صرف زمین پر آ کر قائم ہوتا ہے۔ مکاشفہ کے آخری دو ابواب کو غور سے پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ نئی زمین صرف ایک شہر تک محدود نہیں ہو گی۔

• یوحنا نے لکھا کہ جب اُنہوں نے نئے یروشلیم کو آسمان سے اُترتے دیکھا تو وہ ایک پہاڑ پر کھڑے تھے۔ ’’پھر اُس [ایک فرشتے] نے مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے جا کر مقدس شہر، یروشلیم، کو خدا کے پاس سے آسمان سے اُترتے ہوئے دکھایا۔‘‘ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱۰)۔ غور کیجیے کہ یوحنا نے **ایک پہاڑ** کہا ہے، **اُس پہاڑ** نہیں۔ اِس سے اشارہ ملتا ہے کہ وہاں اِس پہاڑ کے علاوہ بھی دوسرے پہاڑ موجود ہوں گے۔

• اپنی رؤیا میں یوحنا نے دنیا کی مختلف قوموں اور اُن کے حکمرانوں کو اُس دارالحکومت میں آتے ہوئے دیکھا۔ اِس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ نئی زمین پر اُس شہر کے علاوہ بھی اور مقامات ہوں گے۔ ’’قومیں اُس کی روشنی میں چلیں گی، اور زمین کے بادشاہ اور حکمران اپنی شان و شوکت اُس میں لائیں گے... وہ قوموں کی عظمت، جلال اور عزت اُس شہر میں لائیں گے۔‘‘ (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۲۴ تا ۲۶)

صرف ایک عظیم، مکعب نما اور شفاف شہر کو ہی اپنا ابدی گھر سمجھنے کا خیال اُن مردوں اور عورتوں کے ذہن میں کبھی نہیں آ سکتا تھا جو عہدِ عتیق میں آنے والی زندگی کے بارے میں دی گئی تعلیمات سے واقف تھے۔ انبیاء کے کلام کی وجہ سے یوحنا کے زمانے کے لوگ ایسے مستقبل کے منتظر تھے جہاں خوبصورت قدرتی مناظر، درخت، سرسبز نباتات اور پھول ہوں گے۔ خدا نے اپنے نبیوں کے ذریعے وعدہ کیا تھا کہ وہ زمین کو نیا کرے گا، نہ کہ اُس کی جگہ کوئی دوسری زمین پیدا کرے گا۔

• پہلی صدی کے لوگ اِس اُمید میں تھے کہ خداوند دوبارہ عدن کے باغ جیسی حالت بحال کرے گا۔ پیدائش کی کتاب اُس باغ کا ایسا نقشہ پیش کرتی ہے جو ہمیں اِس بات کی جھلک دیتا ہے کہ جب ہمارا گھر گناہ کے تمام اثرات سے آزاد ہو کر نیا بنا دیا جائے گا تو وہ کیسا ہو گا۔ وہاں صرف گھنی ہریالی ہی نہیں تھی بلکہ سونا، خوشبودار گوند اور جزع جیسے قیمتی پتھر بھی تھے۔ یہ مختلف اقسام کی زمین، قدرتی ساختوں اور اُن حیرت انگیز مناظر کی طرف اشارہ کرتا ہے جنہیں آج ہم قدرتی عجائبات کہتے ہیں۔ (پیدائش باب ۲ آیات ۱۰ تا ۱۴)

• یوحنا نے موجودہ دنیا کو آنے والی نئی تخلیق کی پہلی صورت یا ابتدائی نمونہ قرار دیا ہے۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱)۔ اِس لیے ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ نئی زمین اِسی موجودہ زمین کی مانند ہو گی، اور جو جلال اور خوبصورتی آج بھی گناہ کے اثرات کے باوجود اِس دنیا میں دکھائی دیتی ہے، وہ سب وہاں کہیں زیادہ کامل شان کے ساتھ موجود ہو گی۔

کیا وہاں سمندر، سورج اور چاند نہیں ہوں گے؟

رسول یوحنا نے دو ایسے بیانات لکھے ہیں جن کی اکثر غلط تشریح کی جاتی ہے۔ بعض لوگ اُن سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ ہمارے ابدی گھر میں نہ سورج ہو گا، نہ چاند اور نہ ہی سمندر۔

''پھر میں نے ایک نیا آسمان اور نئی زمین دیکھی، کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی، اور سمندر بھی نہ رہا۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۱)

''اُس شہر کو روشن کرنے کے لیے نہ سورج کی ضرورت تھی اور نہ چاند کی، کیونکہ خدا کا جلال ہی اُسے روشن کرتا تھا، اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۳)

ایک بار پھر ہمیں اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اِن الفاظ کا مطلب اُن ابتدائی قارئین کے لیے کیا تھا جنہوں نے سب سے پہلے اِنہیں پڑھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ یوحنا کسی ایسی جگہ کا بیان نہیں کر رہے تھے جہاں نہ سورج ہو اور نہ سمندر۔ وہ جانتے تھے کہ وہ اُسی زمین کے بارے میں لکھ رہے تھے جسے وہ جانتے تھے اور جس سے وہ محبت کرتے تھے—ایسی زمین جو فساد سے آزاد ہو کر دوبارہ عدن کے باغ جیسی حالت میں بحال کر دی جائے گی۔

کیا اب سمندر نہیں رہے گا؟

جب ہم یہ الفاظ سنتے ہیں، ''سمندر بھی نہ رہا،'' تو ہمارے ذہن میں سب سے پہلے یہ خیال آ سکتا ہے کہ اب نہ سمندر کے کنارے تعطیلات ہوں گی اور نہ ہی سمندری سفر۔ لیکن یوحنا کے زمانے کے لوگوں کا ردِعمل بالکل مختلف ہوتا۔ اُن کے لیے سمندر ایک خوفناک رکاوٹ تھا، ایسا دشمن جو شدید تباہی لا سکتا تھا۔

اُس زمانے میں ملاح لکڑی کے جہازوں میں سمندر کا سفر کرتے تھے۔ اُن کے پاس نہ ریڈار تھا اور نہ ہی کوئی جدید رہنمائی کا نظام، جو اُنہیں طوفانوں یا پانی کے نیچے چھپی ہوئی چٹانوں اور دوسرے خطرات سے محفوظ رکھ سکے۔ ساحل سے دور نکل جانا اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ آج اگرچہ نوح کے طوفان کا باقی ماندہ پانی اب بھی زمین کے تقریباً دو تہائی حصے کو ڈھانپے ہوئے ہے، پھر بھی آپ اور میں صرف چند گھنٹوں میں ایک بڑے ہوائی جہاز کے ذریعے بحفاظت سمندروں کو عبور کر سکتے ہیں۔ یوحنا کے زمانے میں ایسی بات کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔

جب یوحنا نے لکھا، ''سمندر بھی نہ رہا،'' تو اُن کا مطلب یہ نہیں تھا کہ کوئی سمندر بالکل موجود نہیں ہو گا، بلکہ یہ تھا کہ سمندر ویسا نہیں رہے گا جیسا ہم آج جانتے ہیں۔ تخلیق کے دوسرے تمام حصوں کی طرح سمندر بھی گناہ کے باعث متاثر اور بگڑ چکا ہے۔ لیکن جب یسوع دوبارہ آئیں گے تو اُس کی بھی مخلصی ہو گی اور اُسے اُس کی اصل کامل حالت میں بحال کر دیا جائے گا۔

پاک کلام واضح کرتا ہے کہ نئی زمین پر وسیع آبی ذخائر موجود ہوں گے۔ درج ذیل باتوں پر غور کیجیے:

• خدا نے خود سمندروں کو پیدا کیا تھا۔ اُن کا وجود گناہ کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی تھا، اور وہ اُس گھر کا حصہ ہیں جسے خدا نے اپنے خاندان کے لیے بنایا۔ ''پھر خدا نے فرمایا، 'آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے تاکہ خشک زمین ظاہر ہو۔' اور ایسا ہی ہوا۔ خدا نے خشک زمین کا نام 'زمین' رکھا، اور جمع ہوئے پانی کا نام 'سمندر' رکھا۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔'' (پیدائش باب ۱ آیات ۹ اور ۱۰)

• پاک کلام بتاتا ہے کہ عدن کے باغ سے ایک عظیم دریا نکلتا تھا، جو آگے چل کر چار بڑی ندیوں میں تقسیم ہو جاتا تھا۔ (پیدائش باب ۲ آیت ۱۰)۔ ندیاں آخرکار کسی نہ کسی بڑے آبی ذخیرے میں جا کر ملتی ہیں۔ اِس سے اشارہ ملتا ہے کہ انسان کے گناہ کرنے سے پہلے بھی زمین پر وسیع آبی ذخائر موجود تھے۔

• یسعیاہ نبی نے نئی زمین کا ذکر کرتے ہوئے سمندروں، جہازوں اور جزائر کا بھی حوالہ دیا ہے۔ ''سمندروں کی دولت تیرے پاس لائی جائے گی۔'' (یسعیاہ باب ۶۰ آیت ۵) اور، ''یقیناً جزیرے میری راہ دیکھیں گے، اور سب سے پہلے ترسیس کے جہاز آئیں گے۔'' (یسعیاہ باب ۶۰ آیت ۹)

• نئے یروشلیم میں یوحنا نے جو دریا دیکھا، وہ بھی کسی نہ کسی جگہ جا کر ملتا ہو گا۔ یہ بھی اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نئی زمین پر کوئی وسیع آبی ذخیرہ ضرور موجود ہو گا۔ (مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۱)

• موجودہ زمین، جو آنے والی نئی زمین کا ابتدائی نمونہ ہے، وسیع جھیلوں سے بھی بھری ہوئی ہے، جو درحقیقت میٹھے پانی کے سمندروں کی مانند ہیں۔ اِس لیے یہ ماننا مشکل ہے کہ جب زمین فساد اور موت سے آزاد ہو کر بحال کی جائے گی تو یہ سب ختم ہو جائیں گے۔

کیا وہاں سورج اور چاند نہیں ہوں گے؟

یوحنا نے کبھی یہ نہیں کہا کہ نئی زمین پر سورج اور چاند نہیں ہوں گے۔ اُنہوں نے صرف یہ کہا کہ اُس دارالحکومت کو روشن کرنے کے لیے سورج یا چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں ہو گی، کیونکہ وہاں خدا کے جلال کا نور براہِ راست چمکتا رہے گا۔ جن لوگوں نے خدا کے جلال کا دیدار کیا ہے، اُنہوں نے اُسے سورج کی روشنی سے بھی زیادہ درخشاں بیان کیا ہے۔ (اعمال باب ۲۶ آیت ۱۳)

قدیم زمانے کے لوگوں کے لیے یہ تصور کہ تاریکی کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے گا، نہایت خوشی اور امید کی بات تھی۔ ہمارے لیے رات خوفناک محسوس نہیں ہوتی، کیونکہ ہم بجلی کے دور میں رہتے ہیں۔ اندھیرا ہونے کے باوجود مکمل تاریکی نہیں ہوتی۔ آج ہمارے لیے یہ سمجھنا آسان نہیں کہ بجلی کی ایجاد سے پہلے رات کا اُترنا کیا معنی رکھتا تھا۔ سورج غروب ہونے کے بعد اپنے گھر سے باہر یا شہر کے دروازوں سے باہر ہونا بہت بڑے خطرے کی بات تھی۔ لیکن جب دنیا نئی بنا دی جائے گی تو پھر کوئی بھی ایسی چیز باقی نہیں رہے گی جو کسی قسم کا نقصان پہنچائے یا خوف پیدا کرے، یہاں تک کہ گہری اور مسلسل رہنے والی تاریکی بھی نہیں۔

اِسی لیے یہ حقیقت کہ ''[شہر کے] دروازے دن کے اختتام پر کبھی بند نہیں کیے جائیں گے، کیونکہ وہاں رات نہ ہو گی،'' یوحنا کے قارئین کے لیے ایک عظیم وعدہ تھا، جس نے اُن کے دلوں میں گہری اُمید پیدا کی۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۵)

اگرچہ اُس دارالحکومت میں رات نہیں ہو گی، پھر بھی نئی زمین کے دوسرے حصوں میں رات ہو گی۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم چاند، ستاروں، سیاروں اور کہکشاؤں کو دیکھ ہی نہیں سکیں گے۔ خداوند نے یہ سب اِس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم اُنہیں دیکھیں، اُن کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں، اور اُن کے جلال کے ذریعے اپنے خالق کی عظمت کو پہچانیں۔

یوحنا کے قارئین نے اُن کے الفاظ کو خدا کے اُس وعدے کے تناظر میں سمجھا جس میں اُس نے تخلیق کو گناہ، فساد اور موت کی غلامی سے آزاد کر کے زمین کو اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ایک موزوں اور ابدی رہائش گاہ کے طور پر بحال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اِس لیے اُنہوں نے رسول کی اِس رؤیا کو اِس یاددہانی کے طور پر قبول کیا کہ خداوند ہمیشہ اپنے وعدوں کا وفادار ہے، اور ایک دن اُس کا نجات کا منصوبہ پوری طرح مکمل ہو جائے گا۔ وہ جانتے تھے کہ جو زندگی اُن کے سامنے ہے، وہ کسی نقصان کی نہیں بلکہ ابدی فائدے کی زندگی ہے۔

یوحنا کا یہ بیان ہمارے اور اِس زمین کے مستقبل کے بارے میں پاک کلام کا واحد انکشاف نہیں ہے۔ بائبل ہمارے آنے والے گھر کے بارے میں اِس سے بھی کہیں زیادہ حقائق ظاہر کرتی ہے۔ آئیے، اب ہم اُن سچائیوں کا مزید گہرائی سے مطالعہ کریں۔

10

نبی نئی زمین کے بارے میں کیا کہتے ہیں

یوحنا کی نئی زمین کی رؤیا بنیادی طور پر صرف ایک شہر—نئے یروشلیم—پر مرکوز ہے۔ اُنہیں پوری زمین کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں دی گئیں۔ اِس لیے اپنے آنے والے گھر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمیں عہدِ عتیق کے انبیاء کی تحریروں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ زمین ہمارے لیے کوئی اجنبی جگہ نہیں ہوگی۔ انبیاء ایسی دنیا کی تصویر پیش کرتے ہیں جو نئی تو ہوگی، مگر ہمارے لیے مانوس بھی ہوگی؛ تبدیل شدہ تو ہوگی، لیکن پھر بھی پہچانی جا سکے گی۔ خدا کے اِن خادموں نے ظاہر کیا کہ نئی زمین میں اُس کی ظاہری صورت میں بھی تسلسل ہوگا اور وہاں ہونے والی سرگرمیوں میں بھی۔

نئی، مگر مانوس۔

پچھلے باب میں مَیں نے بتایا تھا کہ نئے یروشلیم، یعنی دارالحکومت، کے بارے میں یوحنا کے بیان کی غلط تشریح کی وجہ سے بعض لوگ نئی زمین کا تصور ایک عجیب، مکعب نما، شفاف دنیا کے طور پر کرتے ہیں، جو صرف سونے اور بلور سے بنی ہوگی اور جہاں نہ سورج ہوگا اور نہ چاند۔ لیکن عہدِ عتیق کے مصنفین واضح کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے لیے خدا کا اصل منصوبہ برقرار رہے گا۔

• حجی اور زکریاہ نبی کے زمانے میں رائج ایک زبور میں اعلان کیا گیا ہے کہ سورج، چاند اور ستارے ہمیشہ قائم رہیں گے۔

’’اے سورج اور چاند، اُس کی حمد کرو! اے سب چمکتے ہوئے ستارو، اُس کی حمد کرو! اے سب سے بلند آسمانو، اُس کی حمد کرو! اے آسمانوں کے اوپر کے پانیو، اُس کی حمد کرو!... کیونکہ اُس نے حکم دیا اور وہ وجود میں آ گئے۔ اُس نے اُنہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم کر دیا ہے؛ اُس کا مقرر کیا ہوا قانون کبھی نہیں ٹلے گا۔‘‘ (زبور باب ۱۴۸ آیات ۳ تا ۶)

• اسرائیل کے بادشاہ داؤد نے اپنے بیٹے اور جانشین سلیمان کے لیے جو دعا کی، وہ بھی قلم بند کی گئی۔ اِس دعا کے دوران داؤد نبوت کرنے لگے کہ ایک دن یسوع زمین پر بادشاہ کے طور پر

حکومت کریں گے۔ اِس نبوت میں جس دنیا کی تصویر پیش کی گئی ہے، وہ ہمارے لیے مانوس ہے—جہاں آسمان، سورج، چاند، ندیاں، سمندر، ساحل اور جزیرے ہوں گے۔

’’اے خداوند، جب تک سورج چمکتا رہے گا اور جب تک چاند آسمان پر قائم رہے گا، لوگ تیرا خوف مانتے رہیں گے—ہاں، ہمیشہ ہمیشہ تک!... وہ [یسوع] سمندر سے سمندر تک، اور دریائے فرات سے لے کر زمین کی انتہا تک حکومت کرے گا۔‘‘ (زبور باب ۷۲ آیات ۵ تا ۸)

’’ترسیس اور جزیروں کے بادشاہ، اور سبا اور شبا [عرب] کے بادشاہ اُس کے لیے نذرانے لائیں گے۔ ہاں، سب بادشاہ اُس کے سامنے سجدہ کریں گے اور سب قومیں اُس کی خدمت کریں گی۔‘‘ (زبور باب ۷۲ آیت ۱۰)

عہدِ عتیق کے دوسرے انبیاء بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اُس وقت بھی زمین، زمین ہی کی مانند دکھائی دے گی، اور خدا کا خاندان مانوس سرگرمیوں میں مشغول ہوگا۔ اُنہوں نے ایسے مردوں اور عورتوں کا ذکر کیا ہے جو گھر بنائیں گے، انگور کے باغ لگائیں گے، فصلیں کاٹیں گے، اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ کھانے، پینے، ہنسی اور گفتگو سے بھرپور ضیافتوں میں شریک ہوں گے (حاشیہ ۶ ملاحظہ کریں)۔

’’دیکھو، میں نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر رہا ہوں... میری تخلیق کے باعث ہمیشہ خوشی مناؤ اور شادمان رہو... اُن دنوں لوگ اپنے بنائے ہوئے گھروں میں رہیں گے اور اپنے لگائے ہوئے انگور کے باغوں کا پھل کھائیں گے۔‘‘ (یسعیاہ باب ۶۵ آیات ۱۷ تا ۲۱)

’’ہر شخص اپنی انگور کی بیل اور اپنے انجیر کے درخت کے نیچے بے خوف بیٹھے گا، کیونکہ ڈرنے کی کوئی وجہ نہ ہوگی۔‘‘ (میکاہ باب ۴ آیت ۴)

’’اُس دن تم میں سے ہر ایک اپنے پڑوسی کو اپنی انگور کی بیل اور اپنے انجیر کے درخت کے نیچے آنے کی دعوت دے گا، تاکہ وہ تمہاری سلامتی اور خوشحالی میں شریک ہو سکے۔‘‘ (زکریاہ باب ۳ آیت ۱۰)

’’خداوند فرماتا ہے، ’وہ دن آ رہے ہیں جب اناج اور انگور اِتنی فراوانی سے پیدا ہوں گے کہ ایک فصل کی کٹائی مکمل ہونے سے پہلے ہی اگلی فصل تیار ہو جائے گی... میرے لوگ انگور کے باغ اور باغات لگائیں گے؛ وہ اُن کی پیداوار کھائیں گے اور اپنی انگوری مے پئیں گے۔‘‘‘ (عاموس باب ۹ آیات ۱۳ اور ۱۴)

’’اِس پہاڑ پر ربُّ الافواج سب قوموں کے لیے بہترین کھانوں کی ایک عظیم ضیافت تیار کرے گا، اور پرانی عمدہ انگوری مے کی ضیافت بھی دے گا... اِسی پہاڑ پر وہ اُس پردے کو ہٹا دے گا جو سب قوموں پر پڑا ہوا ہے۔ وہ موت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے گا۔ خداوند خدا سب لوگوں کی آنکھوں سے ہر آنسو پونچھ دے گا۔‘‘ (یسعیاہ باب ۲۵ آیات ۶ تا ۸)

تخلیق کی بحالی۔

ممکن ہے آپ سوچ رہے ہوں، ’’یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ یہ تو بہت عام اور کم روحانی زندگی معلوم ہوتی ہے۔ کیا واقعی ہماری ابدی زندگی ایسی ہی ہو گی؟‘‘

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمیں انہی باتوں کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ نجات میں خدا کا مقصد کسی بالکل نئے منصوبے کا آغاز کرنا نہیں، بلکہ اُس اصل مقصد کو دوبارہ بحال کرنا ہے جو اُس نے ابتدا ہی سے مقرر کیا تھا—اُس وقت جب گناہ نے نہ اُس کے خاندان کو بگاڑا تھا اور نہ ہی ہمارے گھر کو۔

اِسی لیے اگر ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نئی اور بحال کی گئی زمین کیسی ہو گی اور وہاں ہم کیا کریں گے، تو ہمیں اُس دنیا کی طرف دیکھنا چاہیے جو گناہ کے آنے سے پہلے موجود تھی۔

موسیٰ نبی نے پیدائش کی کتاب کے ابتدائی ابواب میں گناہ سے پہلے کی تخلیق کے بارے میں نہایت اہم معلومات دی ہیں۔ اُنہوں نے لکھا کہ خداوند خدا نے ایک ایسی زمین پیدا کی جس میں سمندر، آسمان اور خشکی تھی، اور خشکی سرسبز گھاس، مختلف اقسام کی نباتات اور پھل دینے والے درختوں سے بھری ہوئی تھی۔

خدا نے انسان کے اِس مسکن کو ہر طرح کے پرندوں، جانوروں اور سمندری مخلوقات سے بھر دیا، اور زمین کے گرد سورج، چاند اور ستاروں کا نظام قائم کیا۔ اِن میں سے کسی چیز کا خاتمہ نہیں ہو گا۔ بلکہ اِن سب کی تجدید کی جائے گی، اور یہ سب اُسی تخلیق کی زندہ کی گئی اور جلال یافتہ صورت بن جائیں گی جسے قادرِ مطلق خدا نے ابتدا میں پیدا کیا تھا۔

زمین کی دیکھ بھال اور اُس کی کاشت۔

خداوند نے انسان کو اِس طرح بنایا کہ وہ بامقصد اور اطمینان بخش کام میں مصروف رہے۔ جب ہم عدن کے باغ میں آدم کے بارے میں موسیٰ کا بیان پڑھتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ زمین کی دیکھ بھال اور اُس کی کاشت کرنا گناہ کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی انسان کے لیے خدا کے اصل منصوبے کا حصہ تھا۔

’’خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا، اور وہاں اُس انسان کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔ خداوند خدا نے زمین سے ہر قسم کے ایسے درخت اُگائے جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لیے اچھے تھے... پھر خداوند خدا نے اُس انسان کو لے کر عدن کے باغ میں رکھا تاکہ وہ اُس کی کاشت کرے اور اُس کی نگہبانی کرے۔‘‘ (پیدائش باب ۲ آیات ۸ تا ۱۵)

خدا نے نباتاتی دنیا کو مکمل نشوونما یافتہ حالت میں پیدا کیا تھا، تاکہ جب انسان زمین پر آئے تو اُس کے لیے فصل پہلے ہی سے موجود ہو۔ چونکہ باغ فطری طور پر نہایت زرخیز تھا اور اُس میں ہر چیز فراوانی سے بڑھتی تھی، اِس لیے آدم کا کام اُس کی دیکھ بھال کرنا تھا تاکہ تیزی سے بڑھنے والی نباتات کو مناسب ترتیب میں رکھا جا سکے۔

لیکن صرف یہی وجہ نہ تھی کہ خدا نے آدم کو باغ کی نگہبانی کی ذمہ داری دی۔ خداوند خدا نے اپنے خاندان کے لیے خوراک کا ایسا انتظام کیا تھا کہ محدود دنیا میں بھی فراہمی کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ اُس نے فرمایا: ’’دیکھو، میں نے ساری زمین پر ہر قسم کے بیج پیدا کرنے والے پودے اور ہر قسم کے پھل دار درخت تمہیں خوراک کے لیے دیے ہیں۔‘‘ (پیدائش باب ۱ آیت ۲۹)

بیج پیدا کرنے والے پودوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ اگر آخری فصل سے حاصل ہونے والے بیج دوبارہ بو دیے جائیں تو وہ ہمیشہ پھل، سبزیاں اور اناج پیدا کرتے رہ سکتے ہیں۔ دوسرے

لفظوں میں، محدود نظام میں بھی اگر فراہمی کا ذریعہ مسلسل برقرار رکھنا ہو، تو کسی نہ کسی کو—جیسے آدم—بیج بونا اور فصل کاٹنا ضروری ہوگا۔

بیج بونے اور فصل کاٹنے کے ساتھ بہت سے دوسرے ضروری کام بھی وابستہ ہوتے ہیں، جیسے کھیتی باڑی کے لیے اوزار بنانا، مناسب لباس تیار کرنا، گھر اور غلہ خانے تعمیر کرنا، اور زمین کی پیداوار کو جمع کرنے، محفوظ رکھنے اور استعمال کرنے کے انتظامات کرنا۔ جیسے جیسے آدم اور حوا کے ہاں بچے پیدا ہوئے اور زمین کی آبادی بڑھتی گئی، یہ تمام کام بھی ترقی کرتے گئے۔ اِسی لیے اِس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ انبیاء نے اُس وقت کی پیش گوئی کی جب زمین نئی بنا دی جائے گی اور عدن جیسی حالت دوبارہ قائم ہو گی—جہاں کھیتی باڑی ہوگی، گھر ہوں گے، خاندان ہوں گے، اور خوشی سے بھرپور ضیافتیں ہوں گی۔ یہی تو ابتدا ہی سے خداوند کا منصوبہ تھا۔

نئی زمین پر وقت اور موسم۔

یہ حقیقت کہ نئی زمین پر بھی انسان کھیتی باڑی کریں گے، اِس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ہمارے ابدی گھر میں وقت کی اہمیت بھی برقرار رہے گی۔ محدود دنیا میں لامحدود فراہمی کے انتظام کے تحت بونے اور کاٹنے کا ایک مسلسل سلسلہ جاری رہتا ہے، اور اِس کے لیے وقت کا علم ضروری ہوتا ہے۔

سورج اور چاند کا برقرار رہنا بھی اِس بات کا ثبوت ہے کہ وقت ہمیشہ ہماری زندگی کا حصہ رہے گا۔ تخلیق کے آغاز ہی سے خدا نے اِن آسمانی روشنیوں کو اِسی مقصد کے لیے مقرر کیا ہے۔

’’پھر خدا نے فرمایا، ‘آسمان کے پھیلاؤ میں روشنیاں ہوں جو دن اور رات میں امتیاز کریں۔ وہ نشانوں کے لیے، موسموں، دنوں اور برسوں کو مقرر کرنے کے لیے ہوں۔‘‘‘ (پیدائش باب ۱ آیت ۱۴)

لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں۔ موسیٰ نے گناہ سے پہلے کی زمین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ آسمان کی اِن روشنیوں کو صرف دن، سال اور وقت کی گنتی کے لیے ہی نہیں، بلکہ موسموں کو مقرر کرنے کے لیے بھی بنایا گیا تھا۔ پھر اُنہوں نے یہ بھی لکھا کہ جب تک زمین قائم رہے گی، موسموں کا سلسلہ بھی قائم رہے گا۔

’’جب تک زمین قائم رہے گی، تب تک بونے اور کاٹنے کا وقت، سردی اور گرمی، گرمی اور جاڑا، دن اور رات کبھی موقوف نہ ہوں گے۔‘‘ (پیدائش باب ۸ آیت ۲۲)

بعض لوگوں نے اِس خیال کی مخالفت کی ہے کہ نئی زمین پر بھی موسم ہوں گے۔ اُن کے بیشتر دلائل تخلیق پر ایمان رکھنے والے اُن مصنفین کی کتابوں اور مضامین پر مبنی ہوتے ہیں جو سائنسی برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور بائبل میں بیان کردہ تخلیق کے بیان پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُن میں سے بہت سے لوگوں نے آدم کے گناہ اور طوفانِ نوح سے پہلے کی زمین کی ارضیاتی اور موسمی حالت پر تفصیل سے لکھا ہے۔ مجھے اُن کی یہ تحقیقات نہایت دلچسپ معلوم ہوتی ہیں اور میں خود بھی اُنہیں پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

بہت سے تخلیقی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ابتدائی زمانے میں پوری زمین کے گرد آبی بخارات کی ایک بہت بڑی تہہ موجود تھی۔ اُن کا ماننا ہے کہ اِس تہہ کی وجہ سے نہایت مؤثر گرین ہاؤس اثر پیدا ہوتا تھا، جس کے باعث پوری زمین پر یکساں، خوشگوار اور گرم آب و ہوا قائم رہتی تھی۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جب دنیا کی تجدید ہوگی تو ایسی ہی حالت دوبارہ قائم ہو جائے گی اور موجودہ زمین پر پائے جانے والے موسمی تغیرات ختم ہو جائیں گے۔

اگرچہ میں اُن کے نقطۂ نظر کا احترام کرتا ہوں، پھر بھی کلامِ مقدس واضح طور پر کہتا ہے کہ جب تک زمین قائم رہے گی، موسم بھی قائم رہیں گے۔ حالیہ برسوں میں بعض تخلیقی سائنس دانوں نے بھی اِس موضوع پر اپنے خیالات میں تبدیلی کی ہے (حاشیہ ۷ ملاحظہ کریں)۔

ایک بار پھر ہمیں پوری تصویر کو سامنے رکھنا چاہیے۔ خدا اُسی گھر کو بحال کر رہے ہیں جو اُس نے اپنے خاندان کے لیے بنایا تھا، اور موسم بھی ابتدا ہی سے اُس کے بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے اُس کے کامل انتظام کا حصہ تھے۔ آدم کے گناہ کے باعث آج موسموں کے بعض پہلو انسان کے لیے مشکلات کا سبب بن گئے ہیں۔ زمین پر آنے والی بدعنوانی کی لعنت کے باعث مختلف ہوائی دھارائیں آپس میں ٹکراتی ہیں، جس سے تباہ کن آندھیاں اور طوفان پیدا ہوتے ہیں۔ اِسی وجہ سے کہیں شدید گرمی پڑتی ہے جو خشک سالی کے باعث فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے، اور کہیں سخت سردی اور برف سڑکوں کو ڈھانپ کر زندگی کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔

لیکن جب زمین کی تجدید ہوگی تو قادرِ مطلق خدا ایسی موسمی ترتیب کو دوبارہ قائم کرنے پر پوری طرح قادر ہیں جس میں اِس قسم کی تباہ کن اور کبھی کبھی جان لیوا موسمی خرابیاں نہ ہوں۔ جب بدعنوانی پوری طرح دُور کر دی جائے گی، تو موسموں کی تبدیلی کسی بھی قسم کی آفت کا سبب نہیں بنے گی۔ اُس وقت موسم، گناہ کے داخل ہونے سے پہلے کی طرح، صرف خوشی اور مسرت کا ذریعہ ہوں گے۔

اگرچہ میں نئی زمین پر زندگی کے ہر پہلو کو پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، پھر بھی جن باتوں کو ہم نہیں جانتے، اُنہیں اُن سچائیوں پر غالب نہیں آنے دینا چاہیے جنہیں ہم واضح طور پر جانتے ہیں۔ خدا کا کلام آخری اور قطعی اختیار رکھتا ہے۔ جو مستقبل ہمارے سامنے ہے، وہ نقصان کا نہیں بلکہ فائدے کا ہے؛ وہ پہلے سے کہیں زیادہ بہتر ہے، کمتر نہیں۔

ہر موسم کی اپنی ایک منفرد خوبصورتی ہوتی ہے۔ کون ہے جو خزاں کی تازگی بھری صبح اور رنگ برنگے ہوتے پتوں کے دلکش منظر سے لطف اندوز نہ ہوتا ہو؟ یا کون ایسا ہے جس نے رات بھر پڑنے والی نرم برف سے ڈھکے ہوئے سردیوں کے حسین منظر کو دیکھ کر خوشی محسوس نہ کی ہو؟ اگر ہمارے آنے والے گھر میں اِس قسم کی حیرت انگیز خوبصورتی موجود ہی نہ ہو، تو کیا نئی زمین واقعی موجودہ زمین سے زیادہ بہتر کہلائے گی؟

بارش کی برکت۔

اگرچہ کلامِ مقدس آدم کے گناہ کرنے سے پہلے کی زمین کی آب و ہوا کے بارے میں زیادہ تفصیلی معلومات فراہم نہیں کرتا، پھر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے فصل اُگانے کے عمل میں بارش کو بھی اپنے منصوبے کا ایک حصہ بنایا تھا۔ پیدائش کی کتاب کا ایک حصہ اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ غور کیجیے کہ وہاں فصل، بارش اور انسان کے درمیان کس طرح کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔

’’یہ آسمان اور زمین کی پیدائش کا بیان ہے، جب خداوند خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ اُس وقت تک میدان کی کوئی جھاڑی زمین پر نہ اُگی تھی اور نہ ہی کھیت کی کوئی سبزی پھوٹی تھی، کیونکہ خداوند خدا نے ابھی تک زمین پر بارش نہیں برسائی تھی، اور زمین کی کاشت کرنے کے لیے کوئی انسان بھی نہ تھا۔‘‘ (پیدائش باب ۲ آیات ۴ تا ۵)

یہ واضح ہے کہ بارش پیدا کرنے والا فطری نظام بھی آدم کے گناہ کے نتائج سے متاثر ہوا ہے۔ اِسی وجہ سے کبھی موسلادھار بارش ہوتی ہے اور تباہ کن سیلاب آ جاتے ہیں۔ اگرچہ بارش بعض اوقات تباہی کا باعث بنتی ہے، پھر بھی کلامِ مقدس کے بہت سے مقامات پر بارش کو خدا کی برکت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب زمین بدعنوانی اور موت کی غلامی سے مکمل طور پر آزاد کر دی جائے گی، تب بارش دوبارہ اُسی مقصد کو پورا کرے گی جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا تھا، اور ایک مرتبہ پھر تمام انسانیت کے لیے برکت کا باعث بنے گی۔

’’تو بھی [خدا] نے اپنے آپ کو بغیر گواہی کے نہیں چھوڑا، کیونکہ وہ بھلائی کرتا رہا، اور آسمان سے بارش اور پھل آور موسم عطا کرتا رہا، اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھرتا رہا۔‘‘ (اعمال باب ۱۴ آیت ۱۷)

’’وہ آسمان کو بادلوں سے ڈھانپ دیتا ہے، زمین کے لیے بارش کا انتظام کرتا ہے، اور پہاڑوں پر سبز گھاس اُگاتا ہے۔‘‘ (زبور باب ۱۴۷ آیت ۸)

اگرچہ عہدِ عتیق کے یہ انبیاء صدیوں پہلے زندہ تھے، پھر بھی اُن کے الفاظ آج بھی ہم سے ہم کلام ہوتے ہیں۔ اُن کے پیغامات ہمیں موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں نہایت قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا ابدی گھر کوئی اجنبی یا اِس دنیا سے بالکل مختلف جگہ نہیں ہوگا۔ وہ یہی زمین ہوگی، جسے ہم جانتے ہیں اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں—ایک ایسی زمین جو بدعنوانی اور موت کی لعنت سے مکمل طور پر آزاد کر دی جائے گی اور دوبارہ ویسی ہی بنا دی جائے گی جیسی قادرِ مطلق خدا نے ابتدا ہی سے اُس کے لیے منصوبہ بندی کی تھی۔

خداوند کے انبیاء کے مطابق، اِس موجودہ زندگی اور آنے والی زندگی کے درمیان واضح تسلسل برقرار رہے گا۔ صرف زمین کے قدرتی مناظر اور اُس کا ماحول ہی ہمیں اپنے گھر جیسا احساس نہیں دلائیں گے، بلکہ وہاں بھی ہم بہت سی مانوس اور خوشی بخش سرگرمیوں میں مشغول ہوں گے۔

آنے والے چند ابواب میں ہم مزید تفصیل سے دیکھیں گے کہ نئی زمین پر مرد اور عورتیں کس طرح کی زندگی گزاریں گے اور وہ کون کون سے کام انجام دیں گے۔



نئی زمین پر قومیں، ثقافتیں اور تہذیبیں

عدن کے باغ کے زمین پر دوبارہ قائم ہونے کی بات سن کر بعض لوگوں کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ ہم پھر سے انجیر کے پتے پہنیں گے، درختوں سے پھل توڑ کر کھائیں گے اور زمین پر گری ہوئی صنوبر کی سوئیوں پر سوئیں گے۔ لیکن ہمارے مستقبل کے بارے میں ایسی تصورات خدا کے کلام کی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ زندگی نئی تو ہوگی، مگر مانوس بھی ہوگی؛ تبدیل شدہ تو ہوگی، لیکن پھر بھی پہچانی جا سکے گی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ نئی زمین پر بھی قومیں، ثقافتیں اور تہذیبیں موجود رہیں گی۔

قومیں اور نسلی شناخت۔

نسلی شناخت خدا کی عطا کردہ ہماری انفرادیت کا ایک حصہ ہے۔ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا، تو زمین کے تمام لوگ اور تمام قومیں اُسی میں شامل تھیں۔ جیسا کہ لکھا ہے:

''اُس نے ایک ہی اصل سے تمام قوموں کو پیدا کیا تاکہ وہ ساری زمین پر آباد ہوں۔'' (اعمال باب ۱۷ آیت ۲۶)

یہاں جس یونانی لفظ کا ترجمہ ''قومیں'' کیا گیا ہے، اُس کا مطلب ہے: ''لوگوں کا ایک گروہ، قوم، یا وہ لوگ جو ایک ساتھ رہتے ہوں۔'' یہ مختلف نسلی شناختیں موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہیں۔

• جب رسول یوحنا نے آسمان کی رؤیا دیکھی، تو اُنہوں نے وہاں مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگوں کو دیکھا۔

''اِس کے بعد میں نے دیکھا، اور دیکھو، ایک ایسی بڑی بھیڑ تھی جسے کوئی گن نہیں سکتا تھا۔ وہ ہر قوم، ہر قبیلے، ہر نسل اور ہر زبان کے لوگ تھے، اور وہ تخت کے سامنے کھڑے تھے۔'' (مکاشفہ باب ۷ آیت ۹)

• یوحنا نے نئی زمین پر بھی مختلف قوموں اور لوگوں کے گروہوں کو دیکھا۔ اُنہوں نے اُنہیں ''قومیں'' کہا اور لکھا کہ اُن کے بادشاہ زمین کے دارالحکومت، نئے یروشلیم، میں آتے ہیں۔

’’قومیں اُس کی روشنی میں چلیں گی، اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال اُس میں لائیں گے۔‘‘ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۴)

بادشاہتوں کی ایک عظیم بادشاہت۔

یسوع مسیح اپنی ظاہری بادشاہی قائم کرنے کے لیے دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ اُن کی بادشاہی ایک عظیم بادشاہت ہوگی جس کے ماتحت بہت سی بادشاہتیں ہوں گی اور سب اُن کے اختیار کے تابع ہوں گی۔ کلامِ مقدس ظاہر کرتا ہے کہ یسوع اُن لوگوں پر حکومت کریں گے جو خود بھی حکومت کریں گے۔

• عہدِ عتیق کے انبیاء نے اِس کی پیش گوئی کی تھی۔

’’وہ [خداوند] سمندر سے سمندر تک، اور دریائے فرات سے لے کر زمین کی انتہا تک حکومت کرے گا... ترسیس اور دور دراز کے ساحلی علاقوں کے بادشاہ اُس کے لیے نذرانے لائیں گے... سب بادشاہ اُس کے سامنے سجدہ کریں گے، اور سب قومیں اُس کی خدمت کریں گی۔‘‘ (زبور باب ۷۲ آیات ۸ تا ۱۱)

• یوحنا نے بھی اپنی رؤیا میں یہی منظر دیکھا۔

’’دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی بادشاہت بن گئی ہے، اور وہ ابدالآباد تک حکومت کرے گا۔‘‘ (مکاشفہ باب ۱۱ آیت ۱۵)

• یوحنا نے یہ بھی لکھا کہ آسمان میں جن بہت سی قوموں اور لوگوں کو اُنہوں نے دیکھا، وہ زمین پر واپس آ کر حکومت کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے اُنہیں یہ گیت گاتے ہوئے سنا:

’’اے یسوع، تُو نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہر قبیلے، ہر زبان، ہر قوم اور ہر امت میں سے ہمیں خدا کے لیے خرید لیا ہے... اور ہم زمین پر حکومت کریں گے۔‘‘ (مکاشفہ باب ۵ آیات ۹ اور ۱۰)

زمین پر حکومت کرنا۔

جب خداوند اپنی بادشاہی قائم کریں گے، تو وہ اپنے اُن نجات یافتہ لوگوں میں سے بعض کو، جنہوں نے وفاداری کے ساتھ اُن کی خدمت کی ہوگی، اُن کے اجر کے طور پر حکمرانی کے منصب عطا کریں گے۔ لیکن زمین پر حکومت کرنے کا مطلب صرف یہی نہیں ہے۔ عہدِ عتیق کے عظیم نبی دانی ایل کو خدا کی ظاہری بادشاہی کے قیام کے بارے میں بہت کچھ دکھایا گیا تھا۔ اُنہوں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ جب یسوع اِس دنیا پر اپنا اقتدار قائم کریں گے، تو اُن کے نجات یافتہ لوگوں کو زمین کی بادشاہتوں کا اقتدار اور جلال عطا کیا جائے گا۔

’’لیکن حق تعالیٰ کے مقدس لوگ بادشاہی حاصل کریں گے، اور وہ اُس بادشاہی کے وارث ہو کر ہمیشہ ہمیشہ تک اُس پر حکومت کریں گے۔‘‘ (دانی ایل باب ۷ آیت ۱۸)

''اور تمام آسمان کے نیچے کی سلطنتیں، اُن کا اقتدار اور اُن کا جلال حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو دیا جائے گا۔ اُس کی بادشاہی ابدی بادشاہی ہوگی، اور سب سلطنتیں اُس کی خدمت کریں گی اور اُس کی فرمانبرداری کریں گی۔'' (دانی ایل باب ۷ آیت ۲۷)

حکمرانی کے لیے پیدا کیے گئے۔

نئی زمین پر زندگی کے تناظر میں ''حکمرانی'' کے حقیقی مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہمیں ایک بار پھر ابتدا کی طرف لوٹنا ہوگا۔ بائبل کا آغاز اِس اعلان سے ہوتا ہے کہ قادرِ مطلق خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

''پھر خدا نے فرمایا، 'آؤ، ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی شبیہ کے مطابق بنائیں، اور وہ حکمرانی کرے...'' (پیدائش باب ۱ آیت ۲۶)

''حکمرانی'' سے مراد ہے حکومت کرنا یا اختیار رکھنا۔ عام طور پر ہم اِس حکمرانی کو صرف شیطان یا دوسرے انسانوں پر اختیار رکھنے کے معنی میں سمجھتے ہیں۔

• لیکن شیطان پر حکومت کرنا انسان کی اصل تخلیقی بلاہٹ کا حصہ نہیں تھا۔ یہ صرف موجودہ زندگی میں پیدا ہونے والی ایک عارضی ضرورت ہے، جو شیطان کی بغاوت اور آدم کے سقوط کے باعث سامنے آئی۔ ہمارے آنے والے گھر میں شیطان پر حکومت کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا، کیونکہ اُسے ہمیشہ کے لیے انسانوں کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا (مکاشفہ باب ۲۰ آیت ۱۰)۔

• اِسی طرح ''حکمرانی'' کا مطلب دوسرے انسانوں پر حکومت کرنا بھی نہیں ہے۔ جب آدم اور حوا کو یہ اختیار دیا گیا تھا، اُس وقت زمین پر کوئی دوسرا انسان موجود ہی نہیں تھا۔ درحقیقت اُس وقت پوری انسانیت آدم ہی میں شامل تھی۔ لہٰذا جب خدا نے حکمرانی کا حکم دیا، تو یہ اختیار ایک ہی وقت میں پوری انسانیت کو عطا کیا گیا۔

حقیقت میں ''حکمرانی'' کا تعلق انسان اور باقی مخلوق کے درمیان تعلق سے ہے۔ جب ہم اِس پوری آیت کو پڑھتے ہیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

• جب خداوند خدا نے انسان کو حکمرانی عطا کی، تو اُس نے یہ بھی فرمایا، ''وہ سمندر کی مچھلیوں، آسمان کے پرندوں، مویشیوں، ساری زمین اور زمین پر رینگنے والے تمام جانداروں پر حکمرانی کریں۔'' (پیدائش باب ۱ آیت ۲۶)

• زبور نویس داؤد نے روح القدس کی تحریک سے خداوند کے اِسی حکم کو اِن الفاظ میں بیان کیا: ''تو نے اپنی بنائی ہوئی تمام چیزوں پر ہمیں اختیار دیا ہے۔ تو نے سب کچھ ہمارے تابع کر دیا ہے—بھیڑ بکریاں، گائے بیل، تمام جنگلی جانور، آسمان کے پرندے، سمندر کی مچھلیاں اور وہ سب جاندار جو سمندر کی راہوں میں چلتے پھرتے ہیں۔'' (زبور باب ۸ آیات ۶ تا ۸)

پیدائش کی کتاب آگے بتاتی ہے کہ جب خدا نے انسان کو حکمرانی عطا کی، تو آدم اور حوا کو دی جانے والی اُس کی پہلی ہدایات اِسی دنیا کے ساتھ اُن کے تعلق اور ذمہ داری سے وابستہ تھیں۔ خداوند نے اُنہیں حکم دیا کہ زمین کو انسانوں سے بھر دیں اور اُسے اپنے تابع کرنے کا کام شروع کریں۔

''پھلو پھولو، بڑھو، زمین کو بھر دو اور اُسے اپنے تابع کرو [اُس کے تمام وسیع وسائل سمیت]۔'' (پیدائش باب ۱ آیت ۲۸)

''پھلو پھولو اور بڑھو'' کا مطلب ہے اولاد پیدا کرنا، اور ''زمین کو اپنے تابع کرو'' کا مطلب ہے اُس کی دولت اور وسائل کو مناسب طور پر استعمال کرتے ہوئے اور اُن سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تخلیق کو منظم طریقے سے اپنے اختیار میں لانا۔ خداوند نے فوراً ہی آدم اور حوا کو یہی ذمہ داری سونپی۔ اُس نے اُنہیں زمین کی قدرتی پیداوار کو خوراک کے طور پر استعمال کرنے کا اختیار دیا۔

''میں نے ساری زمین پر ہر قسم کے بیج پیدا کرنے والے پودے اور ہر قسم کے پھل دار درخت تمہیں خوراک کے لیے دیے ہیں۔'' (پیدائش باب ۱ آیت ۲۹)

زمین کو اپنے تابع کرنا۔

آدم اور حوا نے خداوند کے حکم کی فرمانبرداری کی اور اُن کے ہاں اولاد پیدا ہوئی (پیدائش باب ۴ آیت ۱)۔ جیسے جیسے اُن کا خاندان بڑھتا گیا، ویسے ویسے وہ اور اُن کی اولاد حکمرانی کرتے ہوئے زمین کو اپنے تابع کرنے لگی۔ اُنہوں نے زمین کے وسائل سے فائدہ اٹھایا اور مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں کو فروغ دیا۔

• ابتدائی انسانوں نے کھیتی باڑی کی، مویشی پالے، خیمے بنائے اور موسیقی کے آلات تیار کیے۔ اُنہوں نے دھاتیں پگھلا کر اُن سے اشیاء بنانے کا ہنر سیکھا، سمندری سفر کیے اور نئے علاقوں کو دریافت کیا۔ انسانوں نے حکومتی نظام قائم کیے، شہر آباد کیے اور عظیم سلطنتیں تعمیر کیں۔ آدم کے بہت سے بیٹوں اور بیٹیوں نے بڑی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے بھٹی میں پکی ہوئی اینٹیں بنانا اور تارکول استعمال کرنا بھی سیکھ لیا (پیدائش باب ۴ آیات ۲۰ تا ۲۲؛ پیدائش باب ۱۱ آیات ۲ تا ۴)

• اُن ابتدائی ایام سے لے کر آج تک انسانیت کی ہر نسل نے کسی نہ کسی صورت میں زمین پر حکمرانی کی ہے اور اُس کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگی، اپنی ثقافت اور اپنی تہذیب کو ترقی دی ہے۔

انسان کی ابتدا سے لے کر آج تک زمین پر قائم ہونے والی ہر ثقافت اور تہذیب میں کچھ بنیادی مشترک خصوصیات رہی ہیں۔ سب لوگ رہنے کے لیے گھر بناتے ہیں، خوراک جمع کرتے ہیں، کھیتی باڑی کرتے ہیں، فصل کاٹتے ہیں اور مختلف قسم کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔ ہر معاشرہ خوراک کو محفوظ رکھنے اور تیار کرنے کے اپنے اپنے طریقے اختیار کرتا ہے۔ ہر طرح کے لوگ لباس، زیورات، موسیقی اور فن تخلیق کرتے ہیں۔ وہ کہانیاں تخلیق کرتے اور سناتے ہیں، اپنی یادوں کو محفوظ رکھتے ہیں، اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور تہوار مناتے ہیں۔ یہ تمام سرگرمیاں اِس حقیقت کا اظہار ہیں کہ انسان اپنے تخلیقی مقصد کے ایک حصے کو پورا کر رہا ہے—یعنی زمین پر حکمرانی کرنا اور اُس کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے اُسے اپنے تابع لانا۔

صدیوں کے دوران انسان کی تخلیقی صلاحیت نے بے شمار حیرت انگیز کارنامے انجام دیے ہیں—خوبصورت مصوری اور دلکش موسیقی سے لے کر صنعتی اور تکنیکی ایجادات تک۔ افسوس کہ اِس گناہ آلود دنیا میں اِن کامیابیوں کا بڑا حصہ برائی کے کاموں کے لیے بھی استعمال

ہوا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو گِری ہوئی انسانیت ایسی تہذیبیں قائم کرنے میں ناکام رہی ہے جو خدا کے جلال کو ظاہر کریں۔ لیکن نئی زمین پر یہ صورتِ حال مکمل طور پر بدل جائے گی۔ جب خداوند زمین پر اپنی ابدی بادشاہی قائم کریں گے، تو وہ انسانی ثقافت کو پاک اور مقدس کریں گے، تاکہ وہ وہی مقصد پورا کرے جس کے لیے اُسے ابتدا ہی سے بنایا گیا تھا—خدا کے جلال کو ظاہر کرنا اور اُس کے خاندان کے لیے برکت کا باعث بننا۔

نئی زمین پر ثقافتیں اور تہذیبیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ رسول پطرس نے آنے والے زمانے میں دنیا کی تجدید کا موازنہ نوح کے طوفان سے کیا تھا (۲ پطرس باب ۳ آیت ۶)۔ اُس طوفان نے زمین کو تباہ نہیں کیا تھا بلکہ اُسے پاک کیا اور اُس کی صورت کو بدل دیا تھا۔ اِسی طرح اُس طوفان نے انسانیت کے لیے خدا کے اصل منصوبے کو بھی ختم نہیں کیا۔ نوح اور اُن کے خاندان کو کشتی میں محفوظ رکھا گیا تاکہ وہ دوبارہ زمین پر واپس آ کر زندگی کا آغاز کریں۔

طوفان ختم ہونے کے بعد خداوند نے اُنہیں جو پہلا حکم دیا، وہی حکم تھا جو اُس نے آدم اور حوا کو دیا تھا: ''پھلو پھولو، زمین کو بھر دو اور اُس پر حکمرانی کرو۔'' (پیدائش باب ۹ آیت ۱)۔ نوح نے اِس حکم کی فرمانبرداری کی، ''اور نوح نے کھیتی باڑی شروع کی اور انگور کا ایک باغ لگایا۔'' (پیدائش باب ۹ آیت ۲۰)۔ اِس طرح طوفان سے پہلے کی دنیا اور اُس کے بعد کی دنیا کے درمیان تسلسل برقرار رہا۔ انسانی ثقافت اور علم ختم نہیں ہوئے بلکہ آگے بھی جاری رہے۔

بالکل اِسی طرح، جب یسوع دوبارہ آئیں گے تو انسانیت کو نئی زمین پر سب کچھ صفر سے شروع نہیں کرنا پڑے گا۔ انسانی ثقافت کے وہ تمام پہلو جو گناہ آلود تھے، مکمل طور پر ختم کر دیے جائیں گے۔ وہ چیزیں جو بذاتِ خود گناہ آلود نہ تھیں، لیکن جنہیں بُرے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا یا جن کا استعمال بد نیتی سے کیا گیا تھا، وہ بھی پاک کر دی جائیں گی۔ لیکن انسانی ثقافت کی ہر وہ چیز جو خدا کی عزت کرتی تھی یا اُس کے جلال کو ظاہر کرتی تھی، کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

اِس گِری ہوئی دنیا میں انسانی تہذیب کی جو بہترین کامیابیاں ہم آج دیکھتے ہیں، وہ اُس عظیم جلال کی صرف ایک معمولی جھلک ہیں جو اُس وقت ظاہر ہوگا جب پوری دنیا کی تجدید کر دی جائے گی۔

نئی زمین پاک کی ہوئی، خدا کے جلال کو ظاہر کرنے والی تمام انسانی ثقافتوں کی بہترین کامیابیوں سے معمور ہوگی۔ لیکن یہ تو صرف آغاز ہوگا۔ اِس باب میں پہلے میں نے دانی ایل کی اُس نبوت کا ذکر کیا تھا جس میں لکھا ہے کہ خدا کی زمین پر قائم ہونے والی بادشاہی میں ''تمام آسمان کے نیچے کی سلطنتیں، اُن کا اقتدار اور اُن کا جلال حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو دیا جائے گا۔'' (دانی ایل باب ۷ آیت ۲۷)۔ یہاں ''جلال'' کے لیے جو اصل لفظ استعمال ہوا ہے، اُس کا مفہوم ہے ''مسلسل بڑھنا'' یا ''ترقی کرتے رہنا''۔ ذرا تصور کیجیے کہ جب ہم مکمل طور پر کامل بنا دیے جائیں گے اور ہمارے ہر کام کا واحد مقصد خدا کے جلال اور اُس کی عزت کو ظاہر کرنا ہوگا، تو مرد اور عورتیں کس قدر حیرت انگیز کارنامے انجام دیں گے!

کیا یہ سچ ہونے کے لیے حد سے زیادہ اچھا نہیں لگتا؟

ایک بار پھر، آنے والی زندگی کی یہ تصویر بعض لوگوں کو اِتنی معمولی محسوس ہو سکتی ہے کہ اُنہیں یہ کافی روحانی معلوم نہ ہو۔ لیکن مجھے اِس بارے میں تین اہم باتیں کہنے دیجیے۔

پہلی بات: یہ ہمارے تخلیقی مقصد کا حصہ ہے۔

خدا نے انسان کو اِس مقصد کے لیے پیدا کیا کہ وہ اِسی زمین پر زندگی بسر کرے اور اُس پر حکمرانی کرے۔ بائبل کا آغاز اِس حقیقت سے ہوتا ہے کہ خدا انسان کو زمین پر حکومت کرنے کا اختیار دیتا ہے، اور اُس کا اختتام بھی اِسی اعلان پر ہوتا ہے کہ انسان زمین پر حکومت کریں گے۔

''اور وہ [خدا کے بیٹے اور بیٹیاں] ابدالآباد تک حکومت کریں گے۔'' (مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۵)

قادرِ مطلق خدا نے انسان کو صرف زمین کا نگہبان بننے کے لیے پیدا نہیں کیا تھا۔ اگر صرف اُس کی دیکھ بھال ہی مقصد ہوتا، تو فرشتے بھی یہ کام کر سکتے تھے۔ لیکن خدا کا منصوبہ اِس سے کہیں زیادہ عظیم تھا۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ انسان زمین کی ثقافت، تہذیب اور طرزِ زندگی کو تخلیق کرے، اُسے ترقی دے، اور اُسے اِس انداز میں تشکیل دے کہ اُس کے ذریعے خدا کا جلال ظاہر ہو۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ یوحنا نے غیر مرئی عالم میں ایسے لوگوں کو دیکھا جو زمین پر واپس آ کر حکومت کرنے کے منتظر تھے۔ یہاں ''حکومت کرنا'' صرف اقتدار سنبھالنے کے معنی میں نہیں، بلکہ اِس کا مفہوم ہے مسیح کے ساتھ بادشاہی کرنا اور اُس کی بادشاہی کے اعزاز، برکات، استحقاق اور خوشیوں میں شریک ہونا۔

خدا کے نجات یافتہ مرد اور عورتیں، جو اِس وقت آسمان میں ہیں، بے تابی سے اُس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب وہ زمین پر واپس آ کر اپنے تخلیقی مقصد کو پورا کریں گے۔ وہ ایک مادی دنیا میں حقیقی جسمانی زندگی گزارنے کی امید رکھتے ہیں—ایسی زندگی جو خدا کا کامل جلال ظاہر کرے، جبکہ وہ اُس گھر کی خوبصورتی، برکات، وسائل اور فراہمی سے فائدہ اٹھائیں اور اُن سے لطف اندوز ہوں، جسے خداوند نے اپنے خاندان کے لیے تیار کیا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اِس زندگی سے رخصت ہونے کے بعد بھی انسان اپنی یادداشت اور اپنا علم برقرار رکھتا ہے۔ اِس لیے جب آسمان میں رہنے والے لوگ زمین پر واپس آئیں گے، تو اُنہیں یاد ہوگا کہ اُنہوں نے زمین پر کس طرح زندگی گزاری تھی اور اپنی زندگی میں کیا کچھ سیکھا اور دریافت کیا تھا۔ اور اگر بالفرض نئی زمین پر خدا کے نجات یافتہ خاندان کو ہر چیز دوبارہ شروع بھی کرنی پڑے، تب بھی بہت ہی مختصر عرصے میں تہذیب دوبارہ ترقی کر کے منظم طور پر چلنے لگے گی۔

دوسری بات: خدا نے ہمیں اِس کے لیے اہل بنایا ہے۔

ثقافت کو تشکیل دینے والی تخلیقی صلاحیت اور ایجادات کرنے کی قابلیت بذاتِ خود بُری نہیں ہیں۔ یہ اُس خدا کی شبیہ کا حصہ ہیں جسے مرد اور عورت، اپنے گِرے ہوئے حال میں بھی، اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ جب خداوند خدا نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو پہلا مقدس مسکن (خیمۂ اجتماع) بنانے کا حکم دیا، تو اُس نے چند اشخاص کو خاص قدرت عطا کی تاکہ وہ اپنی فنی مہارت، مختلف نقش و نگار، رنگوں اور بناوٹوں کے ذریعے اُسے ایک بے مثال شاہکار بنا سکیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اُس نے اُنہیں یہ صلاحیت بھی دی کہ وہ وہی فن دوسروں کو بھی سکھائیں

جو اُنہیں خود عطا ہوا تھا۔ یہی کاریگر اور فنکار مقدس نوشتوں میں وہ پہلے لوگ ہیں جن کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ روحُ القدس سے معمور کیے گئے۔

''دیکھ، میں نے بصل ایل کو چُن لیا ہے... اور اُسے خدا کے روح سے معمور کیا ہے تاکہ وہ ہر قسم کے کام میں حکمت، فہم، علم اور ہر طرح کی دستکاری میں مہارت رکھے۔ وہ سونے، چاندی اور پیتل کی نفیس چیزیں بنانے، قیمتی پتھروں کو تراش کر جڑنے، لکڑی پر نقش و نگار کرنے اور ہر قسم کی دستکاری میں مہارت رکھتا ہے۔'' (خروج باب ۳۱ آیات ۱ تا ۵)

''اور خداوند نے [بصل ایل] اور اہولی آب کو یہ صلاحیت بھی عطا کی ہے کہ وہ اپنا فن دوسروں کو سکھائیں۔ خداوند نے اُنہیں زرگری، نقشہ سازی، بُنائی اور باریک کتان پر نیلے، ارغوانی اور قرمزی دھاگوں سے کشیدہ کاری کرنے والے ہنرمندوں کی خاص مہارت عطا کی ہے۔ وہ اِس کام کے لیے درکار ہر قسم کی دستکاری میں ماہر ہیں۔'' (خروج باب ۳۵ آیات ۳۴ تا ۳۵)

اسرائیل کے عظیم بادشاہ سلیمان کو یاد کیجیے۔ خدا کی عطا کردہ حکمت نے اُن میں غیر معمولی جستجو اور تخلیقی صلاحیت پیدا کی، اور اُنہوں نے اِن دونوں کو خداوند کے جلال کے لیے استعمال کیا۔

''خدا نے سلیمان کو نہایت حکمت، فہم اور ایسا وسیع علم عطا کیا جس کی کوئی حد نہ تھی... اُس نے تقریباً تین ہزار امثال بیان کیں اور ایک ہزار پانچ گیت تصنیف کیے۔ وہ لبنان کے بلند و بالا دیوداروں سے لے کر دیوار کی دراڑوں میں اُگنے والے ننھے سے زوفا تک، ہر قسم کے پودوں کے بارے میں بااختیار گفتگو کر سکتا تھا۔ وہ جانوروں، پرندوں، رینگنے والے جانداروں اور مچھلیوں کے بارے میں بھی علم رکھتا تھا۔ زمین کی تمام قوموں کے بادشاہ اپنے نمائندے سلیمان کی حکمت سننے کے لیے بھیجتے تھے۔'' (۱ سلاطین باب ۴ آیات ۲۹ تا ۳۴)

''جب سبا کی ملکہ نے سلیمان کی اُس شہرت کے بارے میں سنا جو خداوند کے نام کے جلال کا باعث تھی، تو وہ مشکل سوالات کے ذریعے اُس کا امتحان لینے آئی۔'' (۱ سلاطین باب ۱۰ آیت ۱)

تیسری بات: یہ خدا کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف کلیسیائی خدمت ہی خدا کے جلال کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب ہم خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کوئی بھی راست اور درست کام انجام دیتے ہیں، تو وہ بھی اُس کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ جب آپ ایک کیک تیار کرتے ہیں، فصل اُگاتے ہیں، کوئی کتاب لکھتے ہیں یا ایک میز بناتے ہیں، تو آپ خدا کی دی ہوئی اپنی تخلیقی صلاحیت کو استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور زمین کو اُس کے وسائل سمیت اپنے تابع کرنے کے اُس کے پہلے حکم کو پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے کام کا مقصد خداوند کی عزت کرنا اور دوسروں کے لیے برکت بننا ہے، تو آپ کی وہ محنت خدا کے جلال کو ظاہر کرنے کا ایک اظہار بن جاتی ہے۔

''اِسی طرح تمہاری روشنی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک اعمال کو دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کی تمجید کریں۔'' (متی باب ۵ آیت ۱۶)

''پس خواہ تم کھاؤ، خواہ پیو، یا جو کچھ بھی کرو، سب کچھ خدا کے جلال کے لیے کرو۔'' (۱ کرنتھیوں باب ۱۰ آیت ۳۱)

بادشاہتوں کا جلال

نئی زمین کے اپنے رؤیا میں یوحنا نے بادشاہوں کو دارالحکومت کے شہر میں آتے ہوئے دیکھا۔ یہ حکمران اپنے اپنے ممالک اور قوموں کی ثقافتی کامیابیوں کو اپنے ساتھ لے کر آ رہے تھے۔

''اور زمین کے بادشاہ اپنا جلال اور اپنی عزت اُس میں لائیں گے... اور وہ قوموں کا جلال، شان و شوکت اور عزت اُس شہر میں لائیں گے۔'' (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۲۴ تا ۲۶)

کسی عظیم تہذیب کا جلال اور وقار صرف اُس کی قوت اور حکمرانی تک محدود نہیں ہوتا۔ اُس کی منفرد شناخت اُس کی ثقافت، اُس کے فن، اُس کی تخلیقی صلاحیت اور اُس کی اعلیٰ ترین کامیابیوں میں بھی نمایاں ہوتی ہے۔

یوحنا نے جو بادشاہ تحائف لے کر آتے ہوئے دیکھے، اُن کا یہ منظر دراصل اُس پیش گوئی کی تکمیل ہے جسے سب سے پہلے یسعیاہ نے بیان کیا تھا، جب اُنہوں نے نئی زمین کی زندگی کے بارے میں تفصیل سے نبوت کی تھی۔ یسعیاہ کی نبوت ظاہر کرتی ہے کہ یہ بادشاہ اپنی اپنی قوموں کی پیداوار اور شان و شوکت کو نئے یروشلیم میں لے کر آئیں گے۔

''قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی، اور بادشاہ تیرے طلوع کے نور کی طرف... سمندروں کی دولت تیرے پاس لائی جائے گی... قوموں کی دولت تیرے پاس آئے گی۔ اونٹوں کے غول تیرے ملک کو بھر دیں گے؛ مدیان اور عیفہ کے جوان اونٹ آئیں گے۔ سب لوگ سبا سے آئیں گے، سونا اور لوبان لائیں گے... قیدار کی سب بھیڑ بکریاں تیرے پاس جمع کی جائیں گی، اور نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت کے لیے حاضر ہوں گے۔'' (یسعیاہ باب ۶۰ آیات ۳ تا ۷)

غور کیجیے کہ عظیم بادشاہ کے شہر میں جو چیزیں لائی جا رہی ہیں، وہ سب انسانی محنت، ثقافتی پیداوار اور تہذیبی کامیابیوں کی جانی پہچانی مثالیں ہیں۔ یہ اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ نئی زمین پر ہماری زندگی ایسی ہی ہوگی جیسی ہم جانتے ہیں، لیکن گناہ کے ہر اثر سے پاک ہوگی۔ وہ نئی تو ہوگی، مگر پھر بھی ہمارے لیے مانوس، قابلِ شناخت اور پہچانی جانے والی ہوگی۔

ابتدا میں خدا نے مرد اور عورت دونوں کو اختیار عطا کیا اور اُنہیں یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ خدا کی دی ہوئی اپنی تخلیقی صلاحیت، نعمتوں اور قابلیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ایسی ثقافتوں اور تہذیبوں کی بنیاد رکھیں جو خدا کے جلال کو ظاہر کریں۔ گناہ نے وقتی طور پر اِس منصوبے میں رکاوٹ ضرور پیدا کر دی، لیکن نئی زمین پر خدا کا یہ مقصد مکمل طور پر پورا ہوگا۔

یسوع نے ہمیں اِس لیے نجات بخشی کہ ہمیں ہمارے تخلیق کیے جانے کے اصل مقصد میں دوبارہ بحال کرے—یعنی خدا کے فرزند اور فرزندیاں ہونا اور اختیار کے ساتھ حکمرانی کرنا۔ ہم ہمیشہ کے لیے زمین پر حکومت کریں گے۔ ہم اُس کے وسیع وسائل کو حکمت کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے زمین کو اپنے تابع کریں گے اور ایسی زندگیاں، ایسی ثقافتیں اور ایسی تہذیبیں پروان چڑھائیں گے جو خداوند کے جلال کو ظاہر کریں اور پوری انسانیت کے لیے برکت کا باعث بنیں۔

12



نئی زمین پر زندگی

خدا کے نجات دینے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ اپنی تخلیق کی ہوئی ہر چیز کو ختم کر کے اُس کی جگہ بالکل نئی چیز پیدا کر دے۔ اُس کی منصوبہ بندی یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان اور اُس گھر—یعنی زمین—دونوں کو اُسی حالت میں دوبارہ بحال کرے جس کا اُس نے ابتدا ہی سے ارادہ کیا تھا۔ اِس میں پہلے سے موجود ثقافتوں اور تہذیبوں کی تطہیر بھی شامل ہے۔ اِس لیے نئی زمین پر زندگی کا بڑا حصہ ہمیں مانوس محسوس ہوگا، کیونکہ آج کی زندگی کے بہت سے پہلو وہاں بھی موجود ہوں گے—لیکن گناہ سے مکمل طور پر پاک اور کامل حالت میں۔

نئی زمین پر خوراک اور لباس

موجودہ غیر مرئی آسمان میں رہنے والے مرد اور عورتیں کھاتے ہیں، پیتے ہیں اور لباس بھی پہنتے ہیں۔ اِس لیے یہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں کہ جب ہم اپنے جی اُٹھے ہوئے جسموں کے ساتھ دوبارہ متحد ہوں گے تو ہم اِن باتوں کو چھوڑ دیں گے۔ خصوصاً اِس لیے کہ خوراک اور لباس، دونوں ہی، زمین کو اپنے تابع کرنے کے لیے خدا کے دیے ہوئے اصل حکم کو پورا کرنے کا ایک حصہ ہیں۔

انسان کو اختیار دینے کے بعد خداوند نے آدم اور حوا کو جو پہلا حکم دیا، وہ یہ تھا کہ وہ زمین کی پیداوار کو خوراک کے طور پر استعمال کریں۔ (پیدایش باب ۱ آیت ۲۹)

اور جہاں تک لباس کا تعلق ہے، ہمارے پہلے والدین باغِ عدن میں برہنہ تھے۔ اِس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ خداوند لباس پہننے کے خلاف تھے، بلکہ اِس لیے کہ وہ چاہتے تھے کہ انسان خدا کی عطا کردہ اپنی تخلیقی صلاحیت کو استعمال کرے اور زمین کے قدرتی وسائل سے اپنے لیے موزوں لباس تیار کرے۔

ہم کیا کھائیں گے؟

یہ ماننا معقول ہے کہ نئی زمین پر بھی ہم اُن بے شمار اقسام کی خوراک سے لطف اندوز ہوں گے جو آج ہم کھاتے ہیں، کیونکہ ہمیں یاد رہے گا کہ اپنے پسندیدہ کھانے اور مشروبات کس طرح تیار کیے جاتے ہیں۔ ممکن ہے آپ کے کسی آباؤ اجداد کی تیار کردہ اپنے زمانے کی کوئی مشہور ڈش دوبارہ آپ کے لیے بنائی جائے۔ شاید کسی دوسرے ملک سے آیا ہوا آپ کا نیا دوست اپنے وطن کا کوئی روایتی کھانا آپ کے لیے تیار کرے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ مرد اور عورتیں زمین کے وافر وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مزید نئے اور لذیذ کھانے اور مشروبات بھی ایجاد کریں گے۔

کیا ہم گوشت کھائیں گے؟ جیسا آج ہم جانتے ہیں، ویسا نہیں۔ گوشت حاصل کرنے کے لیے کسی جانور کی موت ضروری ہوتی ہے، اور آنے والی زندگی میں موت کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

''سب سے آخری دشمن جو نیست و نابود کیا جائے گا، وہ موت ہے۔'' (۱ کرنتھیوں باب ۱۵ آیت ۲۶)

تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ گوشت کھانا اور اُس سے لطف اندوز ہونا بہت سی ثقافتوں کا ایک اہم حصہ رہا ہے اور آج بھی ہے۔ اگر یہ تصور کیا جائے کہ آئندہ زندگی میں کبھی بھی اسٹیک، مچھلی یا برّے کا گوشت نہیں ملے گا، تو مستقبل کی زندگی فائدے کے بجائے نقصان معلوم ہو سکتی ہے۔ لیکن یقیناً خداوند ایسی کوئی تدبیر کر سکتے ہیں—یا پھر خدا کی عطا کردہ انسانی تخلیقی صلاحیت ایسا نہایت لذیذ گوشت کا متبادل تیار کر سکتی ہے—جس کے لیے کسی جاندار کو مارنے کی ضرورت نہ پڑے۔ نئی زمین پر وسائل کم نہیں بلکہ آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔

ہم کیا پہنیں گے؟

لباس کسی شخص کی قومی شناخت اور اُس کی انفرادی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ یہ دونوں باتیں آنے والی زندگی میں بھی برقرار رہیں گی، اِس لیے غالب امکان ہے کہ نئی زمین پر بھی لوگ ایسا لباس پہنیں گے جو اُن کی ثقافت اور اُن کی انفرادی شناخت کا اظہار کرے۔ جو لباس ایک معاشرے میں معمول کی بات ہوگا، وہ دوسرے معاشرے میں مختلف ہو سکتا ہے، بالکل ویسے ہی جیسے آج ہے۔

بائبل کے زمانے میں چوغہ یا لمبا لباس پہننا عام بات تھی۔ ممکن ہے اُس دور کے لوگ نئی زمین پر بھی وہی لباس پہننا پسند کریں۔ شاید ہم میں سے بعض بھی اُسے پہننا پسند کرنے لگیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی صدی کے بعض لوگ روزمرہ زندگی میں نیلی جینز پہننے کا انتخاب کریں۔ جیسا کہ میں نے باب ۴ میں وضاحت کی ہے، یہ ماننا بھی مناسب ہے کہ جس طرح آج مختلف مواقع کے لیے ہمارے پاس مختلف لباس ہوتے ہیں، اسی طرح نئی زمین پر بھی ہوگا۔

یقیناً ایسا لباس جو بے حیائی کا اظہار کرے یا صرف غرور اور نمائش کے لیے پہنا جائے، ہمارے آنے والے گھر میں اُس کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ لیکن اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا رنگین یا منفرد لباس کے خلاف ہیں۔ نبی حزقی ایل کو اُس وقت اسرائیل کے پاس بھیجا گیا جب اُنہوں نے خداوند کو چھوڑ کر بُتوں کی پرستش شروع کر دی تھی۔ خدا نے نبی کے ذریعے اپنے لوگوں کو یاد دلایا کہ اُس نے ماضی میں اُن کے لیے کیا کچھ کیا تھا تاکہ وہ پھر سے اُس کی طرف لوٹ آئیں۔

خداوند نے فرمایا:

''میں نے تجھ سے عہد باندھا... اور تُو میری ہو گئی۔'' (حزقی ایل باب ۱۶ آیت ۸)

اِس کے بعد اُس نے بیان کیا کہ اِس عہد کے ذریعے اپنے ساتھ وابستہ کرنے کے بعد اُس نے اسرائیل کو کس طرح آراستہ کیا۔

''میں نے تجھے باریک کتان اور ریشم کے نہایت قیمتی، خوب صورت کشیدہ کاری والے لباس پہنائے، عمدہ چمڑے کے جوتے دیے۔ میں نے تجھے خوب صورت زیورات، کنگن اور حسین ہار پہنائے۔ تیری ناک کے لیے نتھ، تیرے کانوں کے لیے بالیاں اور تیرے سر کے لیے ایک خوب صورت تاج دیا۔ اِس طرح تُو سونے اور چاندی سے آراستہ ہو کر نہایت حسین بن گئی۔ تیرے لباس باریک کتان اور ریشم کے تھے، جو خوب صورت کشیدہ کاری سے مزین تھے۔'' (حزقی ایل باب ۱۶ آیات ۱۰ تا ۱۳)

اِس بیان میں بہت سا علامتی مفہوم پوشیدہ ہے، لیکن ایک بات پر خاص توجہ دیجیے—یہ خود خداوند اپنے کاموں کو بیان کر رہے ہیں۔ خوب صورت، رنگ برنگے لباس، زیورات اور جوتے نہ بُرے ہو سکتے ہیں اور نہ ہی نامناسب، کیونکہ قادرِ مطلق خدا خود اِنہیں مثال کے طور پر استعمال کرتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں کو کس طرح آراستہ کرتے ہیں۔

اِس بات پر بھی غور کیجیے کہ جب خداوند خدا نے موسیٰ کو بتایا کہ وہ اُنہیں مصر کی غلامی سے اسرائیل کو نکالنے کے لیے استعمال کریں گے، تو اُس نے کیا فرمایا۔

''میں ایسا کروں گا کہ مصری تم پر مہربانی کریں۔ جب تم وہاں سے نکلو گے تو خالی ہاتھ نہیں جاؤ گے۔ ہر اسرائیلی عورت اپنی مصری ہمسایہ اور اپنے گھر میں رہنے والی عورت سے چاندی اور سونے کے زیورات اور عمدہ لباس مانگے گی۔ تم اُن لباسوں سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو پہناؤ گے۔ اِس طرح تم مصریوں کی دولت اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔'' (خروج باب ۳ آیات ۲۱ تا ۲۲)

مصر کی غلامی سے اسرائیل کی آزادی کو ''رہائی'' یا ''نجات'' کہا گیا ہے۔ (خروج باب ۶ آیت ۶) اگرچہ یہ ایک حقیقی تاریخی واقعہ تھا، لیکن یہ اُس عظیم نجات کی تصویر بھی پیش کرتا ہے جو یسوع مسیح نے صلیب پر ہمارے لیے مہیا کی۔ غور کیجیے کہ صرف لوگ ہی مصر سے باہر نہیں نکلے بلکہ اُن کے ساتھ لباس بھی باہر لائے گئے۔ اگر لباس خدا کے خاندان کے مستقبل کے منصوبے کا حصہ نہ ہوتے تو بائبل اِس تفصیل کا ذکر کیوں کرتی؟ اِس کا مطلب یہ ہے کہ انسانی ثقافت کی دوسری کامیابیوں کی طرح لباس بھی نجات کے منصوبے کا ایک حصہ ہیں اور اُن کا بھی فدیہ ادا کیا جائے گا۔

نئی زمین پر کام

خداوند نے انسان کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ اُس کے اندر بامعنی اور اطمینان بخش کام کرنے کی خواہش اور صلاحیت موجود ہو۔ آج کی زندگی کو دیکھتے ہوئے اِس بات کو سمجھنا مشکل محسوس ہو سکتا ہے، کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے کام تھکا دینے والا اور غیر تسلی بخش تجربہ ہے۔ لیکن کام کو ابتدا ہی سے ایسا ہونے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔ یہ صرف آدم کی نافرمانی کے بعد ایسا بن گیا۔ (پیدایش باب ۳ آیات ۱۷ تا ۱۹)

لیکن آنے والی زندگی میں سخت، تھکا دینے والی اور بے نتیجہ محنت ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی۔ نئی زمین پر مرد اور عورت خدا کی حیرت انگیز تخلیق کی خوب صورتی کے درمیان، اُس کے ساتھ کامل رفاقت میں رہتے ہوئے ایسے کام کریں گے جو بامعنی ہوں گے، نہ کہ تھکا دینے والے۔ ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ خداوند کو پسند آئے گا اور ہمارے لیے گہرے اطمینان اور حقیقی خوشی کا باعث ہوگا۔

جیسا کہ ہم گزشتہ باب میں دیکھ چکے ہیں، خدا نے انسان کو جوش، تخلیقی صلاحیت اور نئی ایجادات کرنے کی قابلیت عطا کی، اور پھر اُسے یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ اِن صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے زمین کو اپنے تابع کرے۔ زمین کو اپنے تابع کرنے کا مطلب اُس کے وسائل اور اُس کے قدرتی نظاموں کو حکمت کے ساتھ سنبھالنا ہے۔ اِس میں یہ جاننا بھی شامل ہے کہ مختلف قسم کے خام وسائل کہاں پائے جاتے ہیں اور یہ سیکھنا کہ اُنہیں مفید اور اعلیٰ معیار کی تیار شدہ چیزوں میں کس طرح تبدیل کیا جائے۔

زمین کو اپنے تابع کرنے کے لیے بونے اور کاٹنے کے ادوار کا مشاہدہ کرنا اور اُنہیں سمجھنا ضروری ہے۔ اِسی طرح بجلی جیسی قدرتی قوتوں اور کششِ ثقل جیسے قدرتی قوانین کی دریافت اور سمجھ بھی ضروری ہے۔ صدیوں کے دوران اِن کوششوں کے نتیجے میں بے شمار صنعتوں اور ٹیکنالوجیوں نے جنم لیا ہے۔

- زمین کا مطالعہ اور تحقیق کرنا تاکہ اُس کے نظاموں اور طریقۂ کار کو دریافت کیا اور سمجھا جا سکے (سائنس)۔
- زمین کے وسائل سے فائدہ اُٹھانے کے لیے ضروری پیداواری ذرائع کو ترقی دینا (صنعت، انجینئرنگ، زراعت، مویشی بانی، دھات کاری وغیرہ)۔
- اِن سے متعلق سرگرمیوں اور ایسے نظاموں کو ترقی دینا جن کے ذریعے اشیا اور معلومات لوگوں تک پہنچائی جا سکیں (نقل و حمل، جہاز رانی، تجارت، کاروبار، تحریر، کاغذ اور کتابوں کی تیاری وغیرہ)۔

ابتدا ہی سے انسان کسی نہ کسی درجے میں اِن تمام کاموں میں مصروف رہا ہے۔ تسلسل کے اصول کے مطابق یہ توقع کرنا مناسب ہے کہ نئی زمین پر بھی یہ تمام سرگرمیاں موجود رہیں گی، لیکن اُس تمام فساد سے مکمل طور پر پاک ہوں گی جو آج اُنہیں مشکل اور مشقت طلب بنا دیتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اِن کاموں کو خوشی اور اطمینان کا ذریعہ ماننا مشکل ہے، کیونکہ ہم نے صرف گناہ سے متاثرہ دنیا کی جدوجہد بھری زندگی ہی دیکھی ہے۔ لیکن نئی زمین پر مرد اور عورت یہ کام مجبوری کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کی عطا کردہ اپنی نعمتوں اور صلاحیتوں کے مطابق خوشی اور رضا مندی سے کریں گے۔

ممکن ہے اِس زندگی میں آپ کی دلچسپی سمندری حیاتیات میں رہی ہو، لیکن معاشی حالات کی وجہ سے آپ اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے ہوں اور آخرکار آپ کو ایسا کام کرنا پڑا ہو جو حقیقت میں آپ کو پسند نہ تھا۔ جب دنیا نئی بنا دی جائے گی، تب آپ کے پاس اپنے خواب پورے کرنے اور خدا کی عطا کردہ اپنی دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق اُس کام میں لگنے کے لیے بھرپور وقت اور وسائل ہوں گے—اور یہ سب کچھ مکمل طور پر خداوند کے جلال کے لیے ہوگا۔ ذرا تصور کیجیے کہ آپ کو آزادی اور پوری قدرت کے ساتھ اُن کاموں میں حصہ لینے کا موقع ملے گا جو اِس زندگی میں آپ کے لیے ممکن ہی نہ تھے۔

ہم کس قسم کے کام کریں گے؟

بائبل درحقیقت نئی زمین پر کیے جانے والے بہت سے مخصوص کاموں کا ذکر کرتی ہے۔ خدا کا کلام بتاتا ہے کہ مرد اور عورت گھر تعمیر کریں گے اور زمین کی کاشت کریں گے۔ (یسعیاہ باب ۶۵ آیت ۲۱) اِس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ صرف تعمیر اور کاشت ہی نہیں ہوگی بلکہ اُن سے متعلقہ سامان کی تیاری اور اُس کی فراہمی کا کام بھی انجام دیا جائے گا۔

- **گھر تعمیر کرنے** کے لیے لکڑی، اینٹیں، گارا، کیلیں، پائپ، تار، چھت کا سامان، شیشہ اور بہت سی دوسری چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ اِس کے ساتھ ساتھ گھر کو آرام دہ اور خوب صورت بنانے کے لیے آرائشی اشیا اور گھریلو سجاوٹ کا سامان بھی درکار ہوگا۔
- **کاشت کاری** کے لیے بیج، ٹریکٹر، تھریشر اور دوسرے زرعی آلات کی تیاری اور دستیابی ضروری ہوگی۔ اِس کے علاوہ پیدا ہونے والی فصل کو محفوظ رکھنے، تقسیم کرنے، تیار کرنے اور استعمال میں لانے کے لیے بھی بے شمار اشیا اور نظاموں کی ضرورت ہوگی۔

ہم بائبل سے یہ بھی جانتے ہیں کہ نئی زمین پر مختلف قومیں ہوں گی اور اُن کے حکمران بھی ہوں گے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہاں حکومتی نظام موجود ہوں گے اور اُن میں انتظامی ذمہ داریاں نبھانے والے لوگ بھی ہوں گے۔ خدا کی بادشاہی کے زمین پر قائم ہونے کے بارے میں یسوع نے فرمایا کہ اُن کے بعض وفادار پیروکاروں کو اُن کے اجر کے طور پر انتظامی عہدے دیے جائیں گے۔

''تو اچھا خادم ہے۔ تُو تھوڑی سی بات میں وفادار رہا، اِس لیے اپنے اجر کے طور پر دس شہروں پر اختیار رکھ... اور دوسرے سے فرمایا، 'تُو پانچ شہروں پر اختیار رکھ'' (لوقا باب ۱۹ آیات ۱۷ تا ۱۸)

نئی زمین پر لوگ سفر بھی کریں گے۔ نبی یسعیاہ نے لکھا ہے کہ جہازوں میں آنے والے تاجر اور اونٹوں کے قافلے عظیم بادشاہ کے شہر میں بے شمار دولت لے کر آئیں گے۔ اِسی طرح رسول یوحنا نے بھی اپنے رؤیا میں مختلف قوموں کے بادشاہوں کو نئے یروشلیم کا سفر کرتے ہوئے دیکھا۔ (یسعیاہ باب ۶۰ آیات ۵ تا ۹؛ مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۴) اُس وقت مردوں اور عورتوں کے پاس آخرکار اتنا وقت اور کافی وسائل ہوں گے کہ وہ آزادی کے ساتھ اِس حیرت انگیز زمین کی خوب صورتی سے لطف اندوز ہونے کے لیے سفر کر سکیں۔

- بعض لوگ اُن خدمات اور صنعتوں میں کام کرنا پسند کریں گے جو مسافروں کے سفر سے متعلق ہوں گی۔ کچھ لوگ مسافروں کی خدمت کے لیے سرائے، ہوٹل، آرام گاہیں اور کھانے پینے کی جگہیں چلانا پسند کریں گے، جبکہ دوسرے لوگ اُن صنعتوں میں کام کریں گے جو لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لیے مختلف قسم کی سفری سواریوں اور ذرائع نقل و حمل کی تیاری کریں گی۔
- مقدس نوشتے بتاتے ہیں کہ نئی زمین پر جہاز موجود ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو پھر وہاں موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز بھی کیوں نہ ہوں؟ ثقافت کے تسلسل کے اصول کے مطابق یہ توقع کرنا مناسب ہے کہ وہ بھی موجود ہوں گے۔ یوحنا نے دارالحکومت کے شہر کی سڑکوں کا بھی ذکر کیا ہے، جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہاں آمدورفت کے ذرائع کے لیے بھی جگہ ہوگی۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۲۱؛ مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۲)

تجارت اور صنعت

آپ میں سے بعض لوگ شاید یہ سوچ رہے ہوں، ''جب زمین نئی بنا دی جائے گی تو پھر اشیا اور خدمات کے لیے تجارت اور صنعت کی ضرورت ہی کیوں ہوگی؟'' اگر فنی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو وہاں ہمیں گھروں، خوراک یا مشروبات کی بھی ضرورت نہیں ہوگی، پھر بھی ہم اِن سب سے لطف اندوز ہوں گے۔ تجارت بذاتِ خود کوئی گناہ آلود چیز نہیں ہے۔ یہ تو انسانوں کے درمیان معمول کے تعلقات، تعاون اور باہمی خدمت کا ایک فطری نتیجہ ہے۔

فرض کیجیے میرے پاس ایسی چیز ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے، لیکن آپ اُسے خود تیار نہیں کر سکتے، تو میں اُسے تیار کرتا ہوں۔ یا میرے ذہن میں کوئی مفید خیال آتا ہے اور میں ایسی چیز بناتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت ہے یا جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ اِسی طرح اگر کسی کام میں آپ کی مہارت مجھ سے زیادہ ہے، تو فطری طور پر وہ کام آپ ہی انجام دیں گے۔

یاد رکھیے، آنے والی زندگی میں بھی ہم سب ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ ہماری انفرادی شناخت، ہماری دلچسپیاں اور خدا کی عطا کردہ ہماری صلاحیتیں برقرار رہیں گی۔ اِس گناہ آلود دنیا میں بھی بہت سے لوگ صرف روزی کمانے کے لیے کاروبار نہیں کرتے، بلکہ اُن کے لیے اُن کا کام ہی اُن کا شوق ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی مدد کرنا، اُن کے لیے برکت بننا یا معاشرے کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ اِس لیے ریستوران کھولتے ہیں کیونکہ اُنہیں لذیذ کھانا تیار کرنا اور لوگوں کی خدمت کرنا بے حد پسند ہوتا ہے۔

ٹیکنالوجی بذاتِ خود بُری نہیں ہے۔ ہر تہذیب میں کسی نہ کسی قسم کے اوزاروں اور مشینوں کی ایجاد اور ترقی ہوتی ہی ہے۔ یہ بھی اُن طریقوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے ہم زمین کے وسائل پر اختیار کرتے ہیں۔ خدا کا کلام مختلف قسم کی مشینوں اور پیداواری نظاموں کا ذکر کرتا ہے، جیسے کھلیان، چکی کے پاٹ، کمہار کا چاک، انگور کا رس نکالنے کے حوض، جوئے، ہل اور دوسرے زرعی آلات۔ یہ سب اُس زمانے کی مناسب تکنیکی کامیابیاں تھیں جب مقدس نوشتوں کے وہ حصے لکھے گئے تھے۔ اگر یسعیاہ یا یوحنا آج کے زمانے میں مقدس نوشتے لکھ رہے ہوتے تو غالباً وہ خودکار پیداواری لائنوں، کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور سامان پہنچانے والی گاڑیوں کا بھی ذکر کرتے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ابدی گھر کی زندگی ہمارے لیے کوئی اجنبی یا نامعلوم تجربہ نہیں ہوگی۔ وہاں بھی ہم ایسے کاموں اور پیشوں میں مصروف ہوں گے جو ہمارے لیے مانوس ہوں گے۔ نجات میں خداوند کا مقصد انسانیت اور اُس کی قائم کی ہوئی تہذیبوں کو مٹا دینا نہیں بلکہ ہمیں اور ہماری تہذیبوں، دونوں کو نجات دے کر پاک کرنا ہے تاکہ ہم اُن کے ذریعے خدا کا جلال ظاہر کریں اور ایک دوسرے کے لیے برکت کا باعث بنیں۔

اپنی گِری ہوئی حالت میں بھی انسان نے اپنے اختیار کو آسمان، سمندر اور بیرونی خلا تک وسیع کر لیا ہے۔ ہم آسمان میں اُڑ سکتے ہیں، سمندر کے اوپر اور نیچے سفر کر سکتے ہیں، اور چاند تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ خودکاری (آٹومیشن) کے ذریعے ہم نے بہت سے کاموں میں لگنے والی محنت اور وقت کو بہت کم کر دیا ہے۔ کمپیوٹروں کی ایجاد نے معلومات پیدا کرنے، اُنہیں محفوظ رکھنے اور پوری دنیا تک پہنچانے کے طریقوں کو یکسر بدل دیا ہے اور دنیا کو ایسے انداز سے باہم جوڑ دیا ہے جس کا پہلے کبھی تصور بھی نہیں کیا گیا تھا۔ اگر ہم اِس گناہ سے متاثرہ دنیا میں رہتے ہوئے اتنی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں، تو ذرا تصور کیجیے کہ جب ہم مکمل طور پر کامل بنا دیے جائیں گے تو ہم کس قدر حیرت انگیز چیزیں اور ٹیکنالوجیاں ترقی دیں گے۔ جب ہم خدا کی تخلیق کا کھوج لگائیں گے، اُس کے وسائل کو استعمال کریں گے اور اُن سے لطف اندوز

ہوں گے، تو ہم پرانی زمین کی پاک کی ہوئی ٹیکنالوجیوں سے بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور ایسی نئی ٹیکنالوجیاں بھی ایجاد کریں گے جو آج ہمارے تصور سے بھی کہیں آگے ہوں گی۔

سائنس اور ٹیکنالوجی

قادرِ مطلق خدا نے اس دنیا کو اس طرح تخلیق کیا ہے کہ اس میں بے شمار ایسے عجائب موجود ہیں جنہیں دریافت کیا جانا ہے، اور بے شمار ایسے نظام اور عمل ہیں جنہیں سمجھا جانا ہے۔ ذرا ستاروں ہی پر غور کیجیے۔ جب خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تو اُس نے ستاروں کو اُن کے اپنے اپنے مقام پر قائم کیا۔ قدیم زمانوں سے انسان اِن آسمانی اجرام کو وقت کا تعین کرنے اور سمتوں کی پہچان کے ذریعے سفر کرنے کے لیے استعمال کرتا آیا ہے۔ اس کے علاوہ ستاروں سے بھرا ہوا یہ وسیع آسمان بے شمار نسلوں کو خدا کے جلال پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیتا رہا ہے۔

> "آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے، اور فلک اُس کے ہاتھوں کے کام کو بیان کرتا ہے۔" (زبور ۱۹: ۱)

> "جب میں تیرے آسمان کو، جو تیری انگلیوں کا کام ہے، اور چاند اور ستاروں کو، جنہیں تُو نے قائم کیا ہے، دیکھتا ہوں، تو سوچتا ہوں کہ انسان کیا ہے کہ تُو اُس کا خیال رکھتا ہے، اور آدم زاد کیا ہے کہ تُو اُس کی خبر لیتا ہے؟" (زبور ۸: ۳–۴)

قدیم لوگوں نے ستاروں کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ دیکھا تھا، لیکن وہ سب اُسی وقت سے موجود تھے اور آنے والی نسلوں کے منتظر تھے کہ جیسے جیسے سائنس اور ٹیکنالوجی ترقی کرے، انسان اُنہیں دریافت کرتا جائے۔ انہی ترقیوں نے بیسویں صدی میں انسان کو بیرونی خلا تک پہنچایا۔ لیکن یہ تو صرف آغاز ہے، کیونکہ خدا نے اربوں کہکشائیں تخلیق کی ہیں۔

آنے والی زندگی میں ہم خدا کی عطا کردہ اپنی تخلیقی صلاحیت اور ایجاد کرنے کی قابلیت کو استعمال کرتے ہوئے اُس کی تخلیق کے عجائب کو دریافت کرنے کے لیے نئے نئے راستے تلاش کریں گے۔ ہمارے سامنے ابدیت ہوگی، جس میں ہم آسمان اور زمین کے مسلسل بڑھتے ہوئے اسرار کو جانتے جائیں گے۔ اور جیسے جیسے اُس کی تخلیق کے نئے نئے حیرت انگیز پہلو ہم پر آشکار ہوتے جائیں گے، ویسے ویسے ہم اُس عظیم خالق کے جلال، عظمت اور بے مثال حسن کو مزید گہرائی سے جانتے جائیں گے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے۔

کیا وہاں زندگی میں کوئی چیلنج نہیں ہوگا؟

ایک سے زیادہ لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ اُنہیں یہ فکر ہے کہ کہیں آنے والی زندگی یکسانیت اور بوریت کا شکار نہ ہو جائے، کیونکہ وہاں کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ امید ہے کہ اب تک آپ یہ سمجھنے لگے ہوں گے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ نجات میں خدا کا مقصد اُسی منصوبے کو بحال کرنا ہے جو اُس نے ابتدا ہی سے مقرر کیا تھا۔

گناہ کے دنیا میں داخل ہونے سے پہلے خدا نے انسان کو جو پہلا حکم دیا، وہ یہ تھا:

> "زمین کو بھر دو... اور اُسے اپنے تابع کرو۔" (پیدائش ۱: ۲۸)

اس ذمہ داری کا مطلب یہ تھا کہ انسان زمین کے وسائل کو دریافت کرے، اُس کے نظاموں اور اصولوں کو سمجھے، اور اس عمل میں پیش آنے والے چیلنجوں کا سامنا کرے۔ خداوند پہلے ہی جانتا تھا کہ بے شمار مسائل حل کرنا ہوں گے اور بہت سی رکاوٹوں پر قابو پانا ہوگا۔ اسی لیے اُس نے انسان کو عقل اور تجسس عطا کیا اور اُسے ایسا بنایا کہ وہ تحقیق کرے، جستجو کرے، نئی باتیں سیکھے اور اپنے مقاصد حاصل کرے۔ ہم اسی طرح تخلیق کیے گئے ہیں کہ چیلنجوں کا سامنا کریں، اُن پر غالب آئیں اور اسی میں خوشی محسوس کریں۔ مقاصد مقرر کرنا اور اُنہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہماری فطرت ہی کا حصہ ہے۔

خدا کی دی ہوئی یہ خصوصیات آنے والی زندگی میں ختم نہیں ہوں گی بلکہ اپنی کامل صورت میں استعمال ہوں گی۔ جب زمین نئی بنا دی جائے گی، تب بھی ہم اپنے اقتدار اور ذمہ داری کو نبھاتے رہیں گے۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ ہماری محنت اب مشقت بھری اور تھکا دینے والی نہیں ہوگی بلکہ بابرکت، خوشی بخش اور مکمل اطمینان دینے والی ہوگی، کیونکہ اُس پر گناہ سے متاثرہ دنیا کی مایوسی، کشمکش اور بے ثمری کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

جب ایک چیلنج مکمل ہو جائے گا تو ہم خوشی سے اگلے چیلنج کے منتظر ہوں گے۔ جب ایک پُرجوش تجربہ ختم ہوگا تو ہم مسرت کے ساتھ اگلے تجربے کی طرف دیکھیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی خوشی کا ایک بڑا حصہ آئندہ مواقع اور نئی امکانات کے انتظار ہی میں پوشیدہ ہے۔ خدا نے ہمیں اسی طرح بنایا ہے۔

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو:

"کیا کبھی ایسا وقت آئے گا جب کرنے کے لیے کچھ بھی باقی نہ رہے؟"

نہیں، کیونکہ زمین پر خدا کی بادشاہی ابد تک قائم رہے گی اور مسلسل بڑھتی رہے گی۔ آنے والے مخلصی دہندہ، یسوع مسیح، کے بارے میں دی گئی عظیم ترین پیشین گوئیوں میں سے ایک میں نبی یسعیاہ نے لکھا:

> "کیونکہ ہمارے لیے ایک بچہ پیدا ہوا، ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا ہے، اور حکومت اُس کے کندھوں پر ہوگی۔ اُس کا نام عجیب مشیر، قادرِ مطلق خدا، ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ کہلائے گا۔ اُس کی حکومت اور اُس کی سلامتی کی ترقی کبھی ختم نہ ہوگی۔" (یسعیاہ ۹: ۶–۷)

اصل عبرانی زبان میں جس لفظ کا ترجمہ "ترقی" کیا گیا ہے، اُس کا مطلب ہے "مسلسل پھیلاؤ"۔ اس لیے یسعیاہ ۹: ۷ کا مفہوم یہ ہے کہ:

"اُس کی سلطنت اور اُس کی سلامتی مسلسل بڑھتی رہے گی اور اُس کی کبھی انتہا نہ ہوگی۔"

نئے آسمان اور نئی زمین پر خداوند کی حکومت مسلسل پھیلتی اور وسیع ہوتی جائے گی۔

> "اُس کی حکومت برابر بڑھتی رہے گی، اور اُس کی سلامتی کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔" (یسعیاہ ۹: ۷)

یہ کتنا حیرت انگیز اور فکر انگیز بیان ہے! کیا خدا مستقبل میں نئے نئے جہان بھی تخلیق کرے گا؟ کیا یہ پوری کائنات—جس میں بے شمار کہکشائیں، کروڑوں اربوں ستارے اور نہ جانے کتنے سیارے موجود ہیں—اتنی وسیع ہوگی کہ اُسے دریافت کرنے اور اُس پر اختیار قائم کرنے میں ازلوں تک وقت لگ جائے؟ کیا یہ تخلیق ہمیشہ پھیلتی اور وسیع ہوتی رہے گی؟

اِن سوالات کا حقیقی مفہوم جاننے کے لیے ہمیں اُس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جب یسعیاہ کی یہ پیشین گوئی اپنی مکمل تکمیل کو پہنچے گی۔ لیکن ایک بات یقینی ہے: آنے والی زندگی میں ہمارے پاس نہ کبھی کرنے کے لیے کاموں کی کمی ہوگی اور نہ ہی جانے کے لیے جگہوں کی۔ وہاں چیلنج اور مواقع کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اور جب ہم زمین کو اپنے تابع کرنے کی خدا کی عطا کردہ ذمہ داری کو پورا کرتے رہیں گے تو ہم اُس کے نظاموں اور خدا کی حیرت انگیز تخلیق کے عجائب کو پہلے سے کہیں زیادہ گہرائی کے ساتھ سمجھتے اور جانتے جائیں گے۔

نئی زمین پر زندگی ہمارے لیے اجنبی نہیں بلکہ مانوس ہوگی۔ جس طرح ہمارے اردگرد کا قدرتی منظر بدل جائے گا، مگر پھر بھی پہچانا جا سکے گا، اسی طرح ہماری زندگی بھی تبدیل تو ہوگی، لیکن ہمارے لیے مانوس ہی رہے گی۔ ہم گھر تعمیر کریں گے، کھانا تیار کریں گے، لباس بنائیں گے، اور ایسے بامقصد اور اطمینان بخش کاموں میں مشغول ہوں گے جن کے ذریعے ہم زمین کو اپنے تابع کرنے کے لیے خدا کے دیے ہوئے حکم کو پورا کریں گے۔

لیکن ہم صرف یہی سب کچھ نہیں کریں گے۔ انسانی تہذیب و ثقافت میں عام طور پر پائی جانے والی بہت سی دوسری سرگرمیاں اور کام بھی نئی زمین پر موجود ہوں گے۔ اگلے باب میں ہم اُن میں سے بعض پر تفصیل سے غور کریں گے۔

13



نئی زمین پر زندگی کے بارے میں مزید

بہت سے لوگ جب آسمان کے بارے میں اپنی جھجک یا خدشات کا اظہار کرتے ہیں تو اُن کی سب سے عام تشویش یہ ہوتی ہے کہ کہیں وہاں کی زندگی خوشی اور لطف سے خالی تو نہیں ہوگی۔ ہم سب کی اپنی اپنی دلچسپیاں ہیں، اور ہم ایسی بہت سی سرگرمیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو گناہ آلود تو نہیں ہوتیں، لیکن ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ شاید وہ آسمان کے لیے کافی روحانی نہ ہوں، مثلاً کوئی دلچسپ کتاب پڑھنا، کوئی سنسنی خیز فلم دیکھنا، کسی موسیقی کی محفل میں شریک ہونا، قدرتی مناظر میں سیر کرنا، کوئی کھیل کھیلنا، اپنی پسندیدہ کھیلوں کی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرنا، یا اپنے کسی شوق کو پورا کرنا۔ کیا آنے والی زندگی میں بھی اس طرح کی خوشیوں اور تفریح کے مواقع ہوں گے؟ بائبل کے مطابق اس کا جواب ہے: ہاں!

آرام اور تفریح کی خوشی

مقدس کلام ہمیں بتاتا ہے کہ جب خدا نے اپنی تخلیق کا کام مکمل کر لیا تو اُس نے آرام فرمایا۔

> "ساتویں دن تک خدا اپنا سارا کام پورا کر چکا تھا، سو اُس نے ساتویں دن اپنے تمام کام سے آرام کیا۔" (پیدائش باب ۲ آیت ۲)

قادرِ مطلق خدا کو اس لیے آرام کرنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ تھک گیا تھا، بلکہ اُس نے اپنے مکمل کیے ہوئے کام سے مسرت اور اطمینان حاصل کرنے کے لیے وقت مخصوص کیا۔ اُس نے صرف اپنی تخلیق کو یہ کہہ کر نہیں سراہا کہ وہ بہت اچھی ہے، بلکہ اُس نے اپنے بنائے ہوئے کاموں میں خوشی بھی منائی۔ (پیدائش باب ۱ آیت ۳۱؛ زبور باب ۱۰۴ آیت ۳۱)

جب آدم اور حوا عدن کے باغ میں رہتے تھے تو وہ خدا کے اسی آرام میں شریک تھے۔ وہ خداوند کے ساتھ مل کر اُس گھر کی خوبصورتی اور فراوانی سے لطف اندوز ہوتے تھے جو اُس نے اُن کے لیے بنایا تھا۔ افسوس کہ جب ہمارے پہلے ماں باپ نے گناہ کیا تو انسانیت خدا کے اُس آرام میں شریک ہونے کی اس برکت سے محروم ہو گئی۔ اس کے باوجود آرام کے لیے وقت مخصوص کرنے کا تصور انسان کے ضمیر میں باقی رہا۔

- زمین پر انسانی تاریخ کے ابتدائی ادوار سے ہی ہر معلوم تہذیب نے اپنے کاموں سے الگ آرام اور فراغت کے لیے وقت مقرر کیا ہے، اور اُن مواقع پر لوگوں نے مختلف قسم کی تفریح اور خوشی کی سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔
- نئی زمین پر بھی یہ حقیقت تبدیل نہیں ہوگی۔ ہم کام بھی کریں گے، لیکن خوشی کے ساتھ تفریح کریں گے اور آرام بھی کریں گے۔ اگر یہ بات آپ کو حیران کرتی ہے تو یاد رکھیے کہ آنے والی زندگی نئی ضرور ہوگی، لیکن ہمارے لیے قابلِ پہچان بھی ہوگی؛ تبدیل شدہ ضرور ہوگی، مگر مانوس بھی رہے گی۔ یاد رکھیں کہ نجات میں خدا کا مقصد اُسی چیز کو بحال کرنا ہے جو گناہ کے باعث کھو گئی تھی۔

جب خداوند نے اپنے نبیوں کے ذریعے اپنی نجات کے منصوبے کو ظاہر کرنا شروع کیا تو اُس نے اپنے لوگوں کو آرام کے ایک دن پر عمل کرنے کا حکم دیا جسے سبت کہا جاتا ہے۔ یہ دن اُس آرام کی علامت تھا جو نجات دہندہ نئی زمین پر عطا کریں گے؛ ایسا آرام جس میں ہم خدا کے ساتھ دائمی رفاقت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنے شاندار ابدی گھر کی برکتوں کا تجربہ کریں گے۔ یہاں خدا اور اُس کے لوگوں کے "آرام"کے لیے استعمال ہونے والے یونانی لفظ میں تازگی، نئی قوت اور روحانی آسودگی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے:

"اگر آخرکار کام ہی خوشی کا باعث ہوگا تو پھر ہمیں فراغت اور تفریح کی ضرورت کیوں ہوگی؟ اور اگر ہمارے پاس لافانی، غیر فانی اور قیامت یافتہ جسم ہوں گے تو پھر ہمیں آرام اور تازگی کی ضرورت کیوں پیش آئے گی؟"

جیسا کہ ہم پچھلے ابواب میں دیکھ چکے ہیں، کامل دنیا کی زندگی چیلنجوں سے خالی نہیں ہوگی، اور ہم تب بھی محدود انسان ہی رہیں گے۔ اس لیے ممکن ہے کہ کسی مشکل اور بامقصد کام میں اپنی توانائی صرف کرنے کے بعد ہم آرام کا خیر مقدم کریں۔ آرام کوئی گناہ نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے پہلے ماں باپ نے گناہ سے پہلے اس کا تجربہ کیا تھا، اسی طرح ہم بھی محنت کے بعد اُس دنیا میں سکون اور آرام سے لطف اندوز ہوں گے جہاں نہ بدعنوانی ہوگی اور نہ موت۔

اور اُن اوقاتِ فراغت اور تفریح میں ہمارے پاس لطف اندوز ہونے کے لیے بہت کچھ ہوگا، جس کی ابتدا خود خدا کی حیرت انگیز تخلیق سے ہوگی۔ زمین کے عجائب صرف فائدہ مند ہی نہیں بلکہ خوشی کا سرچشمہ بھی ہیں۔ درخت صرف لکڑی ہی نہیں دیتے بلکہ اپنی خوبصورتی، اپنی شان، اپنی ٹھنڈی چھاؤں اور اپنے پھلوں کے ذریعے بھی ہمیں مسرت بخشتے ہیں۔ خود خدا اپنی تخلیق میں خوش ہوتا ہے، اور چونکہ ہم اُس کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں، اس لیے ہم بھی اُسی طرح اُس کی تخلیق میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

> "خداوند کا جلال ہمیشہ قائم رہے؛ خداوند اپنے کاموں سے خوش ہو۔" (زبور باب ۱۰۴ آیت ۳۱)

> "بلند ترین آسمان تو خداوند کے ہیں، لیکن زمین اُس نے بنی آدم کو دے دی ہے۔" (زبور باب ۱۱۵ آیت ۱۶)

اس وقت اس دنیا کی بیشتر خوبصورتی کو صرف قادرِ مطلق خدا ہی پوری طرح دیکھتا ہے۔ وہ تنہا پہاڑی وادیوں میں کھلے ہوئے پھولوں کو دیکھتا ہے، دور دراز گھنے جنگلات میں رہنے والے ننھے درختی مینڈکوں کو دیکھتا ہے، سمندر کی گہرائیوں میں پائی جانے والی حیرت انگیز نباتات اور رنگ برنگی مخلوقات کو دیکھتا ہے، اور سنسان وادیوں میں موجود دلکش چٹانی

ساختوں کو بھی دیکھتا ہے۔ لیکن آنے والی زندگی میں یہ صورتحال بدل جائے گی، کیونکہ اُس وقت ہمارے پاس اتنا وقت اور اتنے وسائل ہوں گے کہ ہم زمین کے قدرتی عجائبات کی سیر کریں اور اُن کی بے مثال خوبصورتی سے بھرپور لطف اندوز ہوں۔

اور اپنے اوقاتِ فراغت میں ہم اور کیا کریں گے؟

انسانیت کی ابتدائی نسلوں سے لے کر آج تک زمین کی ہر تہذیب نے تفریح کی بے شمار صورتیں پیدا کی ہیں۔ ان میں نہایت سادہ سرگرمیوں سے لے کر اعلیٰ درجے کے فنون، موسیقی، رقص، قصہ گوئی اور مختلف قسم کے کھیلوں کے مقابلے شامل ہیں۔ تسلسل کے اصول کی بنیاد پر یہ توقع کرنا بالکل مناسب ہے کہ اس نوعیت کی تفریح نئی زمین پر بھی موجود ہوگی، مگر وہ گناہ کے ہر اثر سے مکمل طور پر پاک ہوگی۔ وہ پوری طرح خداوند کے جلال کا اظہار کرے گی اور اُس کے خاندان کے لیے کامل اطمینان اور حقیقی خوشی کا سرچشمہ ہوگی۔

فن

خدا سب سے عظیم فنکار ہے۔ اُس کی تخلیق رنگوں، بناوٹوں، شکلوں اور حیرت انگیز تخلیقی ڈیزائنوں سے بھرپور ہے۔ چٹانوں پر اُگنے والی ننھی سی کائی سے لے کر وسیع میدانوں، سمندروں اور بلند پہاڑوں تک، ہر جگہ اُس کی فنکارانہ مہارت نمایاں ہے۔ اُس نے اپنی دنیا کو رنگ برنگے پرندوں اور دلکش پھولوں سے آراستہ کیا ہے۔ اس لیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اُس کی صورت پر پیدا کیے گئے انسان بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

انسانی تاریخ کے آغاز ہی سے مرد اور عورت فن پارے تخلیق کرتے آئے ہیں، خواہ وہ کسی درخت کے تنے پر کندہ کی گئی تصویر ہو یا کسی چٹان پر بنایا گیا کوئی نقش۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ترقی کرتی گئی، ویسے ویسے فن کے اظہار کے ذرائع اور طریقے بھی ترقی کرتے گئے۔

افسوس کہ صدیوں کے دوران انسان کے بہت سے فن پارے خدا کی تمجید کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ لیکن نئی زمین پر ایسا نہیں ہوگا۔ جب مرد اور عورت زمین کو اپنے تابع کرنے کے لیے خدا کے حکم کو پورا کریں گے، تو اُن کی تخلیقی صلاحیت اور فنکارانہ اظہار اپنی کامل بلندی تک پہنچ جائے گا۔ فنکار زمین کے قدرتی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے تصویریں بنائیں گے، نقش و نگار تراشیں گے اور مجسمے تخلیق کریں گے، اور اُن کی ہر تخلیق اُس خدا کی عزت اور تمجید کرے گی جس نے اُنہیں الہام اور صلاحیت عطا کی ہے۔

ممکن ہے کہ آپ کے اندر مصوری کی فطری صلاحیت موجود رہی ہو اور آپ آرٹ اسکول میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے رہے ہوں، لیکن زندگی آپ کو کسی اور سمت لے گئی ہو۔ شاید آپ ہمیشہ مصوری یا مجسمہ سازی سیکھنا چاہتے تھے، مگر آپ کے پاس کبھی کافی وقت یا وسائل نہ تھے۔ آنے والی زندگی میں آپ اپنی ان تمام پوشیدہ نعمتوں اور صلاحیتوں کو بھرپور طور پر استعمال کریں گے، اور وہ خواب پورا کریں گے جس میں آپ کی تخلیقی صلاحیت اپنی مکمل شان کے ساتھ ظاہر ہوگی۔

موسیقی اور رقص

اگرچہ اس گناہ آلود دنیا میں گانے، رقص اور موسیقی کے آلات کو کئی مرتبہ بُرے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا ہے، لیکن آنے والی زندگی میں یہ سب کچھ مکمل طور پر پاک کر دیا جائے گا۔ اگر آپ کسی ایسی مسیحی روایت سے تعلق رکھتے ہیں جو موسیقی اور رقص کو گناہ سمجھتی ہے تو یہ بات آپ کے لیے حیرت کا باعث ہو سکتی ہے۔ لیکن گمراہ بیٹے (اُڑاؤ بیٹے) کی تمثیل میں خود یسوع نے اشارہ دیا کہ ایسی سرگرمیاں آسمان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ (لوقا باب **۱۵** آیات **۱۱** وغیرہ)

یسوع نے یہ تمثیل اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے سنائی کہ جب کھوئے ہوئے گناہ گار خدا کی طرف لوٹتے ہیں تو آسمان میں کیسی خوشی منائی جاتی ہے۔ اُس نے ایک ایسی مسرت بھری تقریب کا نقشہ پیش کیا جس میں ضیافت، موسیقی اور رقص شامل تھے۔ (لوقا باب **۱۵** آیات **۲۲ تا ۲۵**)

اگر ان تفریحی سرگرمیوں میں سے کوئی بھی اپنی ذات میں بُری ہوتی، یا آنے والی زندگی میں اُن کی کوئی جگہ نہ ہوتی، تو ہمارا نجات دہندہ اپنی تمثیل میں کبھی اُن کا ذکر نہ کرتا۔

آسمان میں موسیقی

بائبل واضح طور پر بتاتی ہے کہ موجودہ آسمان میں بھی موسیقی موجود ہے۔ رسول یوحنا لکھتے ہیں کہ انہوں نے غیب کے عالم میں گیت سنے اور موسیقی کے آلات بھی دیکھے۔

- "جب اُس نے [یسوع نے] وہ کتاب لی... تو تخت کے گرد موجود سب جاندار اور بزرگ، ہر ایک اپنے ہاتھ میں ایک بربط لیے ہوئے تھے... اور وہ یہ نیا گیت گا رہے تھے۔" (مکاشفہ باب ۵ آیات ۸–۹)
- "پھر میں نے اُن سات فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں، اور اُنہیں سات نرسنگے دیے گئے... پھر وہ ساتوں فرشتے، جن کے پاس سات نرسنگے تھے، اُنہیں پھونکنے کے لیے تیار ہوئے۔" (مکاشفہ باب ۸ آیات ۲–۶)

اگرچہ ان مخصوص نرسنگوں کو تفریح کے لیے نہیں بلکہ زمین پر پیش آنے والے واقعات کا اعلان کرنے کے لیے پھونکا جانا تھا، پھر بھی آسمان میں اُن کی موجودگی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ ایسے آلاتِ موسیقی قادرِ مطلق خدا کے جلال کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔

موسیقی کی ابتدا خدا سے ہوئی ہے۔ اُسی نے مرد اور عورت کو یہ صلاحیت عطا کی کہ وہ موسیقی کے آلات بنائیں اور اُنہیں بجائیں، گیت تخلیق کریں، اُنہیں گائیں اور اُس کے حضور خوشی سے رقص کریں۔ مقدس کلام ایسے بے شمار واقعات سے بھرا ہوا ہے جہاں لوگ گیت، رقص اور مہارت سے بجائے گئے آلاتِ موسیقی کے ذریعے خوشی کے ساتھ خداوند کی حمد کرتے ہیں۔

- زبور کی کتاب میں خدا کے لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ گیتوں اور آلاتِ موسیقی کے ذریعے اُس کی حمد کریں۔

  "خداوند کی حمد کرو... نرسنگے کی آواز سے اُس کی حمد کرو؛ بربط اور ستار کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ دف اور رقص کے ساتھ اُس کی حمد کرو؛ تار والے سازوں اور بانسری کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ جھانجھ بجا کر اُس کی حمد کرو؛ بلند آواز

والی جھانجھوں کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔ ہر جاندار جس میں سانس ہے، خداوند کی حمد کرے۔" (زبور باب ۱۵۰ آیات ۱–۶)

- جب بنی اسرائیل مصر کی غلامی سے رہائی پا کر بحیرۂ قلزم کو پار کر کے محفوظ نکل آئے تو اُنہوں نے بڑی خوشی سے جشن منایا۔

"تب موسیٰ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے لیے یہ گیت گایا..." (خروج باب ۱۵ آیت ۱)

"پھر ہارون کی بہن، نبیہ مریم نے اپنے ہاتھ میں دف لیا، اور سب عورتیں دف بجاتی اور رقص کرتی ہوئی اُس کے پیچھے چل پڑیں۔" (خروج باب ۱۵ آیت ۲۰)

موسیقی کا بھی مخلصی میں حصہ ہوگا

خدا نے اپنی قوم سے جو وعدے کیے ہیں اُن میں خوشی بھرے گیتوں اور رقص کی بحالی بھی شامل ہے۔

"اے میری قوم، میں تجھے پھر آباد کروں گا، اور تُو پھر آباد کی جائے گی۔ تُو پھر اپنے دف اُٹھائے گی اور خوشی منانے والوں کے ساتھ ناچتی گاتی نکلے گی۔" (یرمیاہ باب ۳۱ آیت ۴)

- نئی زمین کے بارے میں نبی یسعیاہ نے لکھا:

"خداوند پھر صیون کو تسلی دے گا اور اُس کے سب ویران مقامات کو بحال کرے گا۔ وہ اُس کے بیابان کو عدن کی مانند اور اُس کے سنسان علاقے کو خداوند کے باغ کی مانند بنا دے گا۔ وہاں خوشی اور شادمانی پائی جائے گی، شکرگزاری اور حمد کے نغموں کی آواز سنائی دے گی۔" (یسعیاہ باب ۵۱ آیت ۳)

- خود خداوند بھی گیت گائے گا۔

"کیونکہ خداوند تیرا خدا تیرے درمیان موجود ہے۔ وہ نجات دینے میں قادر ہے۔ وہ تجھ سے بڑی خوشی کے ساتھ مسرور ہوگا۔ وہ اپنی محبت میں تجھے سکون بخشے گا۔ وہ تیرے سبب خوشی کے نغمے گاتا ہوا شادمان ہوگا۔" (صفنیاہ باب ۳ آیت ۱۷)

اب تک ہم جن بنیادی موضوعات پر زور دیتے آئے ہیں، اُن میں سے ایک ثقافت کا تسلسل ہے۔ جب رسول یوحنا نے آسمان میں اپنے تجربے کا بیان کیا تو انہوں نے اس زندگی سے آنے والی زندگی تک سرگرمیوں کے تسلسل کے بارے میں ایک نہایت دلچسپ بات لکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مردوں اور عورتوں کو دیکھا،

"وہ سب خدا کی دی ہوئی بربطیں اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تھے، اور وہ خدا کے خادم موسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت گا رہے تھے۔" (مکاشفہ باب ۱۵ آیات ۲–۳)

- موسیٰ نے اپنی زمینی زندگی میں کئی گیت تخلیق کیے تھے جو بائبل میں درج ہیں۔ (خروج باب ۱۵ آیات ۱–۱۸؛ استثنا باب ۳۲ آیات ۱–۴۳) یہ واضح نہیں کہ جن لوگوں کو یوحنا نے دیکھا، وہ موسیٰ کے زمین پر لکھے ہوئے انہی گیتوں میں سے کوئی گیت گا رہے تھے، یا وہ کوئی نیا گیت تھا جو موسیٰ نے آسمان میں آنے کے بعد تخلیق کیا تھا۔

- دونوں صورتوں میں یہ بیان اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ چیزیں جو اس زندگی میں خدا کی تمجید کرتی تھیں، مثلاً موسیٰ کے گیت، مٹائی نہیں جائیں گی۔ آنے والی زندگی انسانی تخلیقی صلاحیت اور موسیقی کے اظہار کا اختتام نہیں ہوگی۔

الیکٹرک گٹار کا کیا ہوگا؟

شاید آپ سوچ رہے ہوں کہ جن آلاتِ موسیقی کا ذکر اُن حوالوں میں نہیں ملتا جنہیں ہم نے نقل کیا ہے، اور جو بائبل کے زمانے کے بعد ایجاد ہوئے، مثلاً ٹیوبا، وائلن، پیانو اور الیکٹرک گٹار، کیا اُن کا بھی نئی زمین پر استعمال ہوگا؟

غالباً ہاں۔

آلاتِ موسیقی کی ایجاد اور ترقی اس بات کی ایک بہترین مثال ہے کہ انسان خدا کی عطا کردہ اپنی تخلیقی صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے قدرتی وسائل کو ایسی چیزوں میں تبدیل کرتا ہے جو خدا کی تمجید کرتی ہیں اور لوگوں کے لیے برکت کا باعث بنتی ہیں۔ یہی مقصد ہم ابد تک پورا کرتے رہیں گے۔

بہت سے لوگوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ آسمان میں کس قسم کی موسیقی ہوگی۔ بائبل اس بارے میں کوئی واضح جواب نہیں دیتی، لیکن ان باتوں پر غور کیجیے۔

- چونکہ ثقافتی شناخت برقرار رہتی ہے، اس لیے یہ ماننا مناسب ہے کہ ہم وہی موسیقی بھی بجائیں گے اور سنیں گے جس سے ہم زمین پر لطف اندوز ہوتے تھے۔ تاریخ کے دوران بے شمار گیت اور موسیقی کی دھنیں خدا کی تمجید کے لیے تخلیق کی گئی ہیں۔ یقیناً جو کچھ بھی گناہ آلود ہوگا، وہ وہاں موجود نہیں ہوگا۔
- چونکہ ہماری ذاتی شناخت بھی اس زندگی کے بعد برقرار رہتی ہے، اس لیے موسیقی کے بارے میں ہماری پسند بھی مختلف ہوگی، جیسے آج ہے۔ مثال کے طور پر، قرونِ وسطیٰ کے مغربی یورپ میں رہنے والے لوگ شاید گریگورین حمدیہ نغموں کو اُن جدید موسیقی کی طرزوں سے زیادہ پسند کریں جن سے ہم واقف ہیں۔ ممکن ہے ہماری موسیقی کی پسند پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ہو جائے، کیونکہ ہمیں مختلف ثقافتوں اور مختلف ادوار کی موسیقی سننے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔ اور اگرچہ کوئی خاص موسیقی کا انداز ہماری ذاتی پسندیدہ صنف نہ بھی ہو، پھر بھی ہم اس بات کی قدر کریں گے کہ وہ کس طرح خداوند کی حمد اور تمجید کرتا ہے۔

ہم ابھی آنے والی زندگی سے متعلق ہر سوال کا جواب نہیں دے سکتے، لیکن ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ وہاں ہمیں نقصان نہیں بلکہ صرف فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔

ممکن ہے آپ نے کبھی پیانو یا گٹار بجانا سیکھنے کی خواہش کی ہو، لیکن زندگی کے حالات نے آپ کو کبھی یہ موقع نہ دیا ہو۔ نئی زمین پر آپ کا یہ خواب ضرور پورا ہوگا۔

جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے، بچپن ہی سے مجھے بیلے رقص بہت پسند رہا ہے۔ یہ حسن، وقار اور خوشی کے اظہار کا کتنا خوبصورت ذریعہ ہے! لیکن میری زندگی اُس سمت میں نہیں گئی، اور اب میری عمر بھی اتنی ہو چکی ہے کہ بیلے سیکھنا شروع نہیں کر سکتی۔ پھر بھی میں اُس دن کی منتظر ہوں جب اپنے ابدی گھر میں اس خواہش کو پورا کر سکوں گی۔

کہانیاں

دلچسپ، سنسنی خیز اور لطف دینے والی کہانیاں سنانے کی روایت انسانیت کے زمین پر ابتدائی ایام ہی سے چلی آ رہی ہے۔ ہر شخص ایک اچھی کہانی سے لطف اندوز ہوتا ہے، خواہ وہ نیکی کی بدی پر فتح کی حوصلہ افزا داستان ہو، کوئی مزاحیہ قصہ جو ہمیں ہنسا دے، یا کوئی پراسرار حکایت جو آخر تک ہماری دلچسپی برقرار رکھے۔ تفریح کے اس آفاقی اور محبوب ذریعے سے انسان کی محبت آنے والی زندگی میں بھی ختم نہیں ہوگی۔

- خداوند یسوع نے کئی مرتبہ آسمان میں لوگوں کے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے اور رفاقت کرنے کا ذکر کیا۔ اُس نے فرمایا:

"میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آ کر آسمان کی بادشاہی میں ابراہام، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھیں گے۔" (متی باب ۸ آیت ۱۱)

ایسے مواقع پر لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہیں، گفتگو کرتے ہیں اور کہانیاں سناتے ہیں۔

- خداوند یسوع ایک بے مثال قصہ گو تھے۔ وہ اکثر تمثیلوں، یعنی مختصر کہانیوں کے ذریعے حکمت اور روحانی سچائیاں سکھاتے تھے۔ اگر ہمارے نجات دہندہ کے لیے کہانیاں سنانا مناسب تھا، تو یقیناً آسمان اور نئی زمین پر خدا کے خاندان کے دوسرے افراد کے لیے بھی یہ مناسب ہوگا۔

دلچسپ اور حوصلہ افزا کہانیوں سے ہماری محبت کوئی غلط بات نہیں۔ قادرِ مطلق خدا نے ہمیں اسی طرح بنایا ہے۔ یہ اُس کی صورت کا ایک حصہ ہے جو ہم میں جھلکتا ہے۔

اب تک سنائی جانے والی سب سے عظیم کہانی ہمارے خالق نے خود لکھی اور خود ہی اُس کی تکمیل کی۔ یہ اُس کی عظیم نجات کی داستان ہے۔ جب خداوند نے اپنی تخلیق کو گناہ، فساد اور موت کی غلامی سے چھڑانے کے اپنے منصوبے کو پورا کیا، تو اُس نے انسانوں کو تحریک دی کہ وہ اس حیرت انگیز واقعے کو قلم بند کریں، جسے ہم آج بائبل کے نام سے جانتے ہیں۔ خدا کی یہ کتاب اُس کے دل کی کہانی بیان کرتی ہے—اُس دل کی، جو اپنے لیے ایک خاندان چاہتا تھا، اور اُس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اُس نے کتنی عظیم قیمت ادا کی۔ صدیوں سے اُس نے اپنی قوم کو یہی حکم دیا ہے کہ وہ اُس کے عظیم کاموں کی کہانی سنائیں۔

"اے میری قوم، میری تعلیم پر کان لگاؤ؛ میرے منہ کی باتوں کو غور سے سنو۔ میں تمثیل کے ذریعے اپنا منہ کھولوں گا؛ میں قدیم زمانے کے بھید بیان کروں گا، وہ باتیں جو ہم نے سنی اور جانی ہیں، اور جو ہمارے باپ دادا نے ہمیں بتائی ہیں۔" (زبور باب ۷۸ آیات ۱—۳)

"ہم اِن باتوں کو اپنی اولاد سے نہیں چھپائیں گے، بلکہ آنے والی نسل کو خداوند کے قابلِ ستائش کاموں، اُس کی قدرت اور اُن عجیب کاموں کا بیان کریں گے جو اُس نے کیے ہیں۔" (زبور باب ۷۸ آیت ۴)

آسمان اور نئی زمین میں کتابیں

زمین پر جس جس تہذیب نے لکھنے کا فن سیکھا، اُس نے اپنی کہانیوں اور اپنی تاریخ کو تحریری صورت میں محفوظ بھی کیا۔ اس لیے ثقافت کے تسلسل کے اصول کی بنیاد پر ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ نئی زمین پر بھی کتابیں موجود ہوں گی۔ کم از کم اتنا تو ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ موجودہ غیر مرئی آسمان میں کتابیں موجود ہیں۔

- زبور نویس داؤد نے لکھا:

"جب میں ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا، تب بھی تُو نے مجھے دیکھا۔ میری زندگی کا ہر ایک دن تیری کتاب میں لکھا ہوا تھا... تُو میرے تمام دکھوں کا حساب رکھتا ہے۔ تُو نے میرے سب آنسو اپنی مشک میں جمع کر رکھے ہیں۔ کیا وہ سب تیری کتاب میں درج نہیں ہیں؟" (زبور باب ۱۳۹ آیت ۱۶؛ باب ۵۶ آیت ۸)

- رسول یوحنا نے بیان کیا کہ اُس نے آسمان میں کتابیں دیکھیں۔

"پھر میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں، جو تخت پر بیٹھا تھا، ایک کتاب دیکھی..." (مکاشفہ باب ۵ آیت ۱)

"پھر میں نے ایک اور زورآور فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا... اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی کھلی ہوئی کتاب تھی..." (مکاشفہ باب ۱۰ آیات ۱–۲)

"اور کتابیں کھولی گئیں؛ پھر ایک اور کتاب کھولی گئی، جو زندگی کی کتاب ہے۔ اور مُردوں کا انصاف اُن باتوں کے مطابق کیا گیا جو اُن کتابوں میں لکھی ہوئی تھیں۔" (مکاشفہ باب ۲۰ آیت ۱۲)

کیا غیر مرئی آسمان میں خدا کی کتابوں کے علاوہ بھی دوسری کتابیں ہیں؟

یقیناً ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو کچھ بھی خدا کی تمجید کرتا ہے، وہ فنا نہیں ہوگا۔ صدیوں کے دوران بے شمار عظیم ادبی تخلیقات، مثلاً نثر، شاعری اور ڈرامے، خدا کے جلال کے لیے لکھے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ ایسی تخلیقات لکھنے کی صلاحیت بھی خدا ہی نے انسان کو عطا کی ہے۔ ایسی کتابیں بھی مخلصی کا حصہ ہوں گی اور آسمان اور نئی زمین تک برقرار رہیں گی۔

صرف یہی نہیں، بلکہ نئی کتابیں بھی لکھی جائیں گی۔ اُس وقت علم اور معلومات کہیں زیادہ دستیاب ہوں گی، اور لوگوں میں سیکھنے کی خواہش، جستجو اور تخلیقی صلاحیت اپنی بھرپور حالت میں ہوگی۔ وہ اُن تمام رکاوٹوں اور وقت کی پابندیوں سے آزاد ہو کر لکھ سکیں گے جو آج اس گناہ آلود دنیا میں ہمیں محدود کرتی ہیں۔

کچھ لوگ پوچھ سکتے ہیں:

"کیا نئی زمین پر موجود کہانیاں مکمل طور پر بے داغ بنا دی جائیں گی، یعنی کیا وہ بے رنگ اور غیر دلچسپ ہو جائیں گی؟"

یقیناً جو کچھ بھی ناپاک ہے وہ آنے والی زندگی میں داخل نہیں ہوگا۔ لیکن خود خدا کی کتاب، بائبل، قتل، سازش، غداری اور زنا جیسے واقعات کا بھی ذکر کرتی ہے۔ اُن کا مقصد برائی کی تمجید کرنا نہیں، بلکہ خداوند کے جلال کو ظاہر کرنا ہے، یہ دکھاتے ہوئے کہ اُس کی محبت اور

اُس کا فضل انسان کے تاریک ترین اعمال اور حالات کے درمیان بھی کام کرتا ہے اور اُن پر بھی کامل فتح حاصل کرتا ہے۔

عنوان: فلموں، ٹیلی ویژن اور کھیلوں کا کیا ہوگا؟

جیسے جیسے انسانی ٹیکنالوجی ترقی کرتی گئی، ویسے ویسے کہانیاں سنانے کے ذرائع بھی ترقی کرتے گئے۔ ابتدا میں لوگ کہانیوں کو یاد رکھتے تھے اور آگ کے الاؤ کے گرد بیٹھ کر ایک دوسرے کو زبانی سناتے تھے۔ اس کے بعد ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں آئیں، پھر چھپی ہوئی کتابیں وجود میں آئیں۔ گزشتہ تقریباً ایک سو برسوں میں انسانی تخلیقی صلاحیت نے فلموں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے کہانی سنانے کے فن کو مزید وسعت دی۔ آج ہمارے پاس ڈی وی ڈی، ایم پی تھری پلیئر، اسمارٹ فون، برقی کتابیں (ای بکس) اور یوٹیوب™ جیسے بے شمار ذرائع موجود ہیں۔

یقیناً ان ذرائع کو گناہ آلود انسانوں نے برائی پھیلانے کے لیے بھی استعمال کیا ہے، لیکن ثقافت کے دیگر تمام مظاہر کی طرح یہ بھی پاک کر دیے جائیں گے۔ اور ہم یہ توقع بھی رکھ سکتے ہیں کہ مستقبل میں نئی نئی ٹیکنالوجیاں بھی وجود میں آئیں گی۔

کھیل

ہمیں یہ توقع بھی رکھنی چاہیے کہ ہمارے آنے والے ابدی گھر میں کھیل کود اور جسمانی مقابلے بھی موجود ہوں گے۔ اگر نئی زمین پر لوگوں کا گالف کھیلنا یا کسی فٹبال ٹیم کی حوصلہ افزائی کرنا آپ کو ناموزوں محسوس ہوتا ہے، تو ذرا ان باتوں پر غور کیجیے۔

- خدا نے ہمیں اس طرح پیدا کیا ہے کہ ہم جوش، ولولے اور مہم سے بھرپور تجربات میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے جسم دوڑنے، چھلانگ لگانے اور چیزیں پھینکنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ہم کھیلوں کے لیے موزوں تخلیق کیے گئے ہیں۔
- زمین کی ہر تہذیب کسی نہ کسی قسم کے جسمانی مقابلوں میں حصہ لیتی ہے، خواہ وہ جنگل کی پگڈنڈی پر دوڑ ہو یا کسی عظیم اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والا شاندار مقابلہ۔ جب دنیا نئی بنا دی جائے گی تو یہ بات بھی تبدیل نہیں ہوگی۔ یہ ثقافت کے تسلسل کا ایک فطری حصہ ہے۔
- کھیل صرف تفریح ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ خدا کے اُس حکم کو بھی پورا کرنے کا موقع دیتے ہیں جس میں اُس نے انسان کو زمین پر اختیار حاصل کرنے کے لیے کہا تھا۔ جب ہم کسی بلند چٹان پر چڑھتے ہیں، برف سے ڈھکی ہوئی ڈھلوان پر اسکی کرتے ہیں یا کسی جھیل کو تیر کر عبور کرتے ہیں، تو ہم زمین کے وسائل سے بنائے گئے آلات استعمال کرتے ہیں اور فطرت کے بعض قوانین پر اپنے اختیار اور تسلط کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح سائیکل چلانے کے لیے صرف زمین کے وسائل سے سائیکل بنانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ دو پہیوں پر توازن قائم رکھتے ہوئے کششِ ثقل کے اثر پر قابو رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا نئی زمین پر کھیلوں کے مقابلے واقعی ممکن ہوں گے؟ کیا ایک کامل دنیا میں بھی کوئی شخص ہار سکتا ہے یا دوسرے نمبر پر آ سکتا ہے؟

یقیناً ایسا ممکن ہوگا۔

یہ بات نہ بھولیے کہ اس کتاب میں پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ آنے والی زندگی میں ہم سب ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ ہماری انفرادی شناخت اور ہماری منفرد خصوصیات برقرار رہیں گی۔ جس طرح اس زندگی میں بعض لوگوں میں کھیلوں کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم، اسی طرح نئی زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا۔ اگر آپ نے پوری زندگی کبھی فٹبال کو پاؤں سے نہیں مارا، تو آپ اچانک ایک شاندار کھلاڑی نہیں بن جائیں گے۔ اگر آپ نے کبھی دوڑ کے میدان کا ایک چکر بھی نہیں لگایا، تو آپ یکایک اولمپک کا طلائی تمغہ جیتنے والے رَنر نہیں بن جائیں گے۔ اور چونکہ ہم محدود مخلوق ہی رہیں گے، اس لیے جس طرح آنے والی زندگی میں ہمارا علم بڑھتا رہے گا، اسی طرح ہماری صلاحیتیں اور مہارتیں بھی مسلسل ترقی کرتی رہیں گی۔

مختلف درجے کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کے درمیان صحت مند مقابلہ بذاتِ خود کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ اس گناہ آلود دنیا میں گناہگار انسانوں کے درمیان ہونے والا مقابلہ اکثر گناہ کو جنم دیتا ہے، لیکن بائبل خود مسیحی زندگی کو کھیلوں کے مقابلوں سے تشبیہ دیتی ہے۔ اگر ایسی سرگرمی اپنی فطرت ہی میں بُری ہوتی، تو روح القدس کبھی اس مثال کو استعمال نہ کرتے۔

> "پس جب گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، تو آؤ ہم ہر اُس بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے، دور کر کے اُس دوڑ میں ثابت قدمی سے دوڑیں جو ہمارے سامنے رکھی گئی ہے۔"(عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۱)

> "کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے سب دوڑتے ہیں، لیکن انعام صرف ایک ہی حاصل کرتا ہے؟ پس ایسے دوڑو کہ تم اسے حاصل کر لو۔ ہر کھلاڑی جو مقابلے میں حصہ لیتا ہے، ہر بات میں ضبطِ نفس سے کام لیتا ہے۔ وہ تو فنا ہو جانے والا تاج حاصل کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں، لیکن ہم اُس تاج کے لیے جو کبھی فنا نہیں ہوگا۔"(۱ کرنتھیوں باب ۹ آیات ۲۴–۲۵)

یہاں تک کہ اس گناہ سے متاثرہ دنیا میں بھی بہت سے باصلاحیت کھلاڑی اپنی خدا داد صلاحیتوں کو خداوند کے جلال کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ حالیہ برسوں کے اُن مشہور اور وفادار مسیحی کھلاڑیوں کے بارے میں سوچیں جو اپنی کامیابیوں کے لیے فروتنی کے ساتھ قادرِ مطلق خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور کھلے عام اقرار کرتے ہیں کہ اُن کی قوت کا اصل سرچشمہ وہی ہے۔ وہ اپنی شہرت اور دولت کو اپنے ہم انسانوں کی خدمت اور اُن کے لیے برکت کا سبب بنانے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

میں اس موضوع پر آخری باب میں مزید تفصیل سے گفتگو کروں گی، لیکن آنے والی زندگی کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہاں ہماری ادھوری رہ جانے والی خواہشیں اور خواب پورے ہوں گے۔ کتنے ہی لوگ کسی خاص کھیل میں حصہ لینے یا اُس میں مہارت حاصل کرنے کا خواب دیکھتے رہے، مگر زندگی کی مشکلات اُن کے راستے میں حائل ہو گئیں اور اُن کا وہ خواب کبھی پورا نہ ہو سکا۔

لیکن اُن کی کہانی وہیں ختم نہیں ہوتی۔ نئی زمین پر وہ اپنی اُن خواہشوں کو ضرور پورا کریں گے۔

خدا نے انسان اور زمین کے لیے جو مقصد مقرر کیا ہے، وہ مکمل طور پر پورا ہوگا۔ اُس کا گھر ہی ہمارا گھر ہوگا، اور ہم جو کچھ بھی کریں گے—خواہ کام کرتے ہوئے یا آرام اور تفریح کے اوقات میں—وہ سب اُس کے جلال کا سبب بنے گا اور ہماری زندگیوں کو کامل اطمینان سے بھر دے گا۔ ہمارا ماحول ہمیں اپنے حقیقی گھر کا احساس دلائے گا، اور وہاں کی زندگی ہمارے لیے مانوس، قریب اور دل آویز ہوگی۔ اس موجودہ زندگی میں جب ہم اس کے بہترین لمحات کا تجربہ کرتے ہیں، تو وہ دراصل اُس جلالی زندگی کی صرف ایک ہلکی سی جھلک ہے جو نئی زمین پر ہماری منتظر ہے۔

14

آسمان میں جانور

خدا کی مخلوق کے لیے اُس کے مقرر کیے ہوئے مقصد کی تکمیل ہوگی۔

آگے بڑھنے سے پہلے میں ایک نہایت اہم موضوع پر گفتگو کرنا چاہتی ہوں—آسمان اور نئی زمین میں جانوروں کا مقام۔

اگر آپ جانوروں سے خاص محبت نہیں رکھتے، تو شاید آپ کو جانوروں کے ابدی مستقبل پر ایک پورا باب غیر ضروری محسوس ہو۔ لیکن ہم میں سے اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے اپنے کسی عزیز پالتو جانور کو کھویا ہے، یہ موضوع نہایت اہم ہے۔ اور اگرچہ آپ کو بلیوں یا کتوں سے خاص لگاؤ نہ بھی ہو، پھر بھی اُن کا مستقبل آپ سے جڑا ہوا ہے، کیونکہ ہمارا مستقبل بھی اُن کے مستقبل سے وابستہ ہے۔ خدا نے زمین کے جانداروں کے لیے جو مستقبل مقرر کیا ہے، اُسے بہتر طور پر سمجھنے سے ہمیں بھی یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ ہمارے لیے آگے کیا رکھا گیا ہے۔

ساری مخلوق میں جانوروں کا مقام

آئیے پہلے اس بات پر غور کریں کہ خدا کی تخلیق میں جانوروں کا مقام کیا ہے۔

انسان کے بعد جانور زمین کے دوسرے اہم ترین باشندے ہیں۔ قادرِ مطلق خدا نے اُنہیں ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیا۔ اُن کے بہت سے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہمیں رفاقت اور ساتھ مہیا کرتے ہیں۔ بائبل جانوروں کی تخلیق کا ذکر انسان کی رفاقت کی ضرورت کے تناظر میں کرتی ہے۔

> "پھر خداوند خدا نے فرمایا، 'آدمی کا اکیلا رہنا اچھا نہیں؛ میں اُس کے لیے ایک ایسا مددگار بناؤں گا جو اُس کے مناسب ہو۔' تب خداوند خدا نے زمین سے ہر قسم کے جنگلی جانور اور آسمان کے سب پرندے بنائے اور اُنہیں آدم کے پاس لایا تاکہ وہ دیکھے کہ اُن کے کیا نام رکھے گا۔ آدم نے ہر جاندار کا جو نام رکھا، وہی اُس کا نام ہو گیا۔ اس طرح آدم نے تمام مویشیوں، آسمان کے پرندوں اور تمام جنگلی جانوروں

کے نام رکھے، لیکن آدم کے لیے اُس کے مناسب کوئی مددگار نہ ملا۔" (پیدائش باب ۲ آیات ۱۸—۲۰)

اگرچہ ان جانوروں نے کسی حد تک آدم کی رفاقت کی ضرورت کو پورا کیا، لیکن خداوند نے اُس کے لیے اس سے کہیں بہتر منصوبہ بنایا تھا۔ خدا کا مقصد آدم کے لیے ایسا مددگار بنانا تھا جو اُس جیسا اور اُس کے مناسب ہو۔ اصل عبرانی زبان میں اس عبارت کا یہی مفہوم ہے۔ آدم کو ایسا رشتہ حوا میں ملا، جسے خدا نے اُس کی ایک پسلی سے پیدا کیا۔

اگرچہ جانور رفاقت کا آخری اور کامل جواب نہیں تھے، پھر بھی جب خدا اپنے بنائے ہوئے جانداروں کو آدم کے پاس لایا اور اُسے اُن کے نام رکھنے کی ذمہ داری دی، تب ہی سے انسان اور جانوروں کے درمیان ایک خاص تعلق قائم ہو گیا۔ کسی کا نام رکھنا اُس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی علامت ہوتا ہے۔ بعد میں خداوند خدا نے آدم کو حوا کا نام رکھنے کا اختیار بھی دیا (پیدائش باب ۳ آیت ۲۰)۔

خدا جانوروں کی فکر کرتا ہے اور اُن سے خوش ہوتا ہے

خداوند یسوع نے تعلیم دی کہ اگرچہ انسان کی قدر جانوروں سے زیادہ ہے، پھر بھی جانور خدا کے لیے اہم ہیں۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو زندگی کی ضروریات کے بارے میں فکر نہ کرنے کی تعلیم دی، تو اُنہوں نے اپنے آسمانی باپ کی طرف سے پرندوں اور پھولوں کی دیکھ بھال کی مثال دی۔

> "آسمان کے پرندوں کو دیکھو۔ نہ وہ بوتے ہیں، نہ کاٹتے ہیں اور نہ ہی غلّوں کو گوداموں میں جمع کرتے ہیں، پھر بھی تمہارا آسمانی باپ اُنہیں کھلاتا ہے۔ کیا تم اُن سے کہیں زیادہ قدر و قیمت نہیں رکھتے؟" (متی باب ۶ آیت ۲۶)

بائبل کی بہت سی آیات ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ خداوند زمین کے تمام جانداروں کی فکر کرتا ہے۔

> "خداوند سب پر مہربان ہے، اور اُس کی شفقت اُس کی تمام مخلوق پر ہے۔" (زبور باب ۱۴۵ آیت ۹)

> "سب جاندار اُمید بھری نگاہ سے تیری طرف دیکھتے ہیں، اور تُو اُنہیں مناسب وقت پر خوراک دیتا ہے۔ تُو اپنا ہاتھ کھولتا ہے اور ہر جاندار کی خواہش پوری کرتا ہے۔" (زبور باب ۱۴۵ آیات ۱۵—۱۶)

> "اے خداوند، تُو انسان اور جانور دونوں کو محفوظ رکھتا ہے۔" (زبور باب ۳۶ آیت ۶)

قادرِ مطلق خدا صرف جانوروں کی فکر ہی نہیں کرتا بلکہ اُن سے خوش بھی ہوتا ہے۔ بائبل کہتی ہے:

> "خداوند اپنے تمام کاموں سے خوش ہوتا ہے۔" (زبور باب ۱۰۴ آیت ۳۱)

یہ بات یاد رکھیے کہ زمین کے زیادہ تر جاندار صرف خدا ہی کی نگاہ میں ہوتے ہیں—وہ جو گھنے جنگلوں، دور افتادہ وادیوں اور سمندر کی بے انتہا گہرائیوں میں رہتے ہیں۔

بائبل یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ خدا نے اپنے پیدا کیے ہوئے جانداروں کو اپنے ماحول سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت عطا کی ہے، اور وہ خود اُنہیں کھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

> "وہاں سمندر ہے، نہایت وسیع اور کشادہ، جس میں چھوٹے بڑے بے شمار جاندار ہیں۔ وہاں جہاز چلتے ہیں، اور وہاں وہ لویاتان بھی ہے جسے تُو نے اُس میں کھیلنے کے لیے بنایا۔" (زبور باب ۱۰۴ آیات ۲۵–۲۶)

- یہاں جس لفظ کا ترجمہ "کھیلنا" کیا گیا ہے، اُس کے اصل مفہوم میں خوشی سے مسکرانا یا ہنسنا اور اُس کے نتیجے میں کھیلنا شامل ہے۔ خدا نے ان جانداروں کو صرف زندہ رہنے کے لیے نہیں بلکہ خوشی اور مسرت کے ساتھ کھیلنے کے لیے بھی پیدا کیا ہے۔ یہ محض بقا کی نہیں بلکہ زندگی کی فراوانی اور خوشی کی علامت ہے۔
- یروشلم بائبل اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتی ہے: "لویاتان، جسے تُو نے اپنی خوشی کے لیے بنایا۔" (زبور باب ۱۰۴ آیت ۲۶)

یہ بات واضح کرتی ہے کہ خود خداوند اُن جانوروں سے خوش ہوتا ہے جنہیں اُس نے پیدا کیا ہے۔

انسان اور جانور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں

تخلیق اپنی موجودہ حالت میں ویسی نہیں ہے جیسی خدا نے ابتدا میں بنائی تھی۔ اُس نے نہ شیروں کو برّوں کو کھانے کے لیے پیدا کیا تھا، نہ عقابوں کو کبوتروں کا شکار کرنے کے لیے، اور نہ مگرمچھوں کو انسانوں کو نگلنے کے لیے۔ اسی طرح اُس نے درختوں اور پھولوں کو بیماری کا شکار ہو کر مرجھانے اور مر جانے کے لیے بھی پیدا نہیں کیا تھا۔ خداوند نے نہ کسی انسان کو اور نہ اپنی کسی مخلوق کو فنا ہونے کے لیے بنایا تھا۔

مادی دنیا آدم کے گناہ کے باعث موت کے اختیار میں آ گئی۔ چونکہ آدم انسانیت کا سربراہ اور زمین کا پہلا نگران تھا، اس لیے اُس کے عمل کا براہِ راست اثر نہ صرف اُس کے اندر موجود پوری انسانی نسل پر پڑا بلکہ اُس گھر، یعنی زمین پر بھی، جسے خدا نے ہمارے لیے بنایا تھا۔

> "جب آدم نے گناہ کیا، تو گناہ پوری انسانیت میں داخل ہو گیا۔ اُس کے گناہ کے سبب موت تمام دنیا میں پھیل گئی، اور اُس وقت سے ہر چیز بوسیدہ ہونے اور مرنے لگی۔" (رومیوں باب ۵ آیت ۱۲)

آدم کی نافرمانی کے باعث مرد و عورت، جانور، پرندے، نباتات اور خود زمین بھی موت کے اثر کے تحت آ گئے۔ اس حالت کا خدا کی طرف سے فراہم کیا گیا علاج یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات ہے۔ صلیب کا کام اتنا عظیم اور کامل ہے کہ وہ صرف انسان ہی کو نہیں بلکہ زمین اور اُس پر بسنے والی تمام مخلوق کو بھی گناہ اور اُس کے تمام نتائج سے آزاد کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

> "وہی [یسوع] ابتدا سے بھی برتر ہیں، اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلا ہونے کے باعث انجام میں بھی سب سے برتر ہیں۔ ابتدا سے انتہا تک وہی ہر چیز پر اعلیٰ اور بزرگ ہیں۔ خدا کی ساری معموری اُسی میں سکونت پذیر ہونا پسند آئی، اور اُسی کے وسیلہ سے اُس نے ہر اُس چیز کو جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی—خواہ انسان ہو یا باقی مخلوق، جانور ہوں یا کائنات کی دوسری چیزیں—اپنے

ساتھ پھر سے صلح میں لے آیا۔ یہ سب اُس خون کے وسیلہ سے ممکن ہوا جو اُس نے صلیب پر بہایا۔" (کلسیوں باب ۱ آیات ۱۸–۲۰)

میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جانور انسانوں کے برابر ہیں۔ وہ برابر نہیں ہیں۔ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں؛ جانور نہیں۔ انسانوں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے نجات دہندہ کی ضرورت ہے؛ جانور گناہ نہیں کرتے۔ تاہم ایک لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے زمین کی مخلوق کے لیے بھی بالواسطہ اپنی جان دی، کیونکہ اُن کی قربانی ہر اُس چیز کی آزادی اور بحالی کا بندوبست کرتی ہے جسے گناہ نے بگاڑ دیا اور تباہ کر دیا۔

خداوند خدا اُس گھر کے کسی بھی حصے کو، جسے اُس نے اپنے اور اپنے خاندان کے لیے بنایا ہے، موت کے قبضے میں نہیں چھوڑے گا، اور اس میں جانور بھی شامل ہیں۔ زمین کے تمام جاندار اُسی کے ہیں۔

"کیونکہ جنگل کے سب جانور میرے ہیں، اور پہاڑوں پر چرنے والے ہزاروں مویشی بھی میرے ہی ہیں۔ میں پہاڑوں کے سب پرندوں کو جانتا ہوں، اور میدان کے سب جنگلی جانور میرے سامنے ہیں۔" (زبور باب ۵۰ آیات ۱۰–۱۱)

تخلیق کے آغاز ہی سے جانور زمین پر موجود رہے ہیں۔ وہ اُس گھر کا ایک اہم حصہ ہیں جسے خداوند خدا نے اپنے خاندان کے لیے بنایا۔ اس لیے جب ہمارا گھر نیا کیا جائے گا اور مکمل طور پر بحال کر دیا جائے گا، تو وہ اُس میں موجود ہوں گے۔ نئی زمین پر یقیناً جانور بھی ہوں گے۔

عہدِ عتیق کے نبیوں نے لکھا ہے کہ جب نجات دہندہ زمین پر اپنی ابدی بادشاہی قائم کریں گے اور گناہ اور موت کی لعنت کو ختم کر دیں گے، تو جانور نہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے اور نہ انسان کو۔ گناہ کے داخل ہونے سے پہلے خدا کی مخلوق میں جو ہم آہنگی تھی، وہ دوبارہ بحال کر دی جائے گی۔ پوری تخلیق آخرکار ویسی ہی ہو جائے گی جیسی خداوند نے ابتدا ہی سے اُس کے لیے چاہی تھی (حاشیہ ۶ ملاحظہ کریں)۔

"میری قوم پھر دوسری قوموں کا شکار نہیں بنے گی، اور نہ جنگلی جانور انہیں کبھی نقصان پہنچائیں گے۔"(حزقی ایل باب ۳۴ آیت ۲۸)

"اُس دن بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا، اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ آرام سے لیٹے گا۔ بچھڑا، جوان شیر اور پالا ہوا جانور اکٹھے رہیں گے، اور ایک چھوٹا بچہ اُن کی رہنمائی کرے گا۔ گائے اور ریچھ ایک ساتھ چریں گے، اُن کے بچے اکٹھے لیٹیں گے، اور شیر بیل کی طرح گھاس کھائے گا... میرے تمام مقدس پہاڑ پر نہ کوئی نقصان پہنچائے گا اور نہ کوئی تباہی کرے گا۔" (یسعیاہ باب ۱۱ آیات ۶–۹)

جانور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے

عظیم رسول پولُس نے لکھا ہے کہ پوری مخلوق بدعنوانی اور موت کی غلامی سے آزادی کی آرزو میں انتظار کر رہی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی ظاہر کیا کہ جب خداوند اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو مُردوں میں سے زندہ کریں گے، تو وہ اپنی تمام مادی مخلوق کو بھی اس حالت سے آزاد کر دیں گے۔

"تمام مخلوق بڑی امید اور صبر کے ساتھ اُس دن کی منتظر ہے جب خدا اپنے فرزندوں کو جلال میں ظاہر کرے گا۔ کیونکہ اُسی دن کانٹے اور جھاڑیاں، گناہ، موت اور فنا... سب ختم ہو جائیں گے، اور ہمارے گرد موجود ساری مخلوق بھی اُس جلالی آزادی میں شریک ہوگی جس سے خدا کی اولاد لطف اندوز ہوگی۔ ہم جانتے ہیں کہ آج تک ساری مخلوق—یہاں تک کہ جانور اور نباتات بھی—درد سہتے ہوئے اُس عظیم دن کا انتظار کر رہے ہیں۔"(رومیوں باب ۸ آیات ۱۹–۲۲)

"اور صرف مخلوق ہی نہیں بلکہ ہم بھی، جنہوں نے روح القدس کو آنے والے جلال کے پہلے پھل کے طور پر پایا ہے، اپنے اندر کراہتے ہوئے اُس دن کے منتظر ہیں جب خدا ہمیں اپنی اولاد ہونے کے پورے حقوق عطا کرے گا، یعنی وہ نئے بدن جن کا اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے—ایسے بدن جو پھر کبھی بیمار نہیں ہوں گے اور کبھی نہیں مریں گے۔" (رومیوں باب ۸ آیت ۲۳)

ان آیات کا مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو کچھ انسان کے ساتھ ہوگا، وہی جانوروں کے ساتھ بھی ہوگا۔ جب ہمیں بدعنوانی سے آزاد کیا جائے گا تو وہ بھی اُس سے آزاد کیے جائیں گے۔ خداوند صرف ہمارے جسموں کو ہی قبر سے زندہ نہیں کریں گے بلکہ اپنی اصل حیوانی مخلوق کو بھی موت سے چھڑا کر اُنہیں دوبارہ زندگی عطا کریں گے۔

اگر یہ بات آپ کو یقین کرنے کے لیے بہت حیرت انگیز محسوس ہوتی ہے، تو اسی زبور کے ایک اور حصے پر غور کیجیے جس کا ذکر پہلے کیا گیا تھا۔

"وہاں سمندر ہے، نہایت وسیع اور کشادہ، جس میں چھوٹے بڑے بے شمار جاندار ہیں۔ وہاں جہاز چلتے ہیں، اور وہاں وہ لویاتان بھی ہے جسے تُو نے اُس میں کھیلنے کے لیے بنایا۔ یہ سب اپنی خوراک کے لیے اُمید بھری نگاہ سے تیری طرف دیکھتے ہیں۔ جب تُو اُنہیں دیتا ہے تو وہ اُسے جمع کر لیتے ہیں؛ جب تُو اپنا ہاتھ کھولتا ہے تو وہ اچھی چیزوں سے آسودہ ہو جاتے ہیں۔" (زبور باب ۱۰۴ آیات ۲۵–۲۸)

"جب تُو اپنا چہرہ چھپا لیتا ہے تو وہ گھبرا جاتے ہیں؛ جب تُو اُن کی جان واپس لے لیتا ہے تو وہ مر جاتے ہیں اور پھر خاک میں مل جاتے ہیں۔ جب تُو اپنا روح بھیجتا ہے تو وہ پھر سے پیدا کیے جاتے ہیں، اور تُو زمین کی صورت کو نیا کر دیتا ہے۔" (زبور باب ۱۰۴ آیات ۲۹–۳۰)

غور کیجیے کہ یہاں ان جانداروں کی موت کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ جب جانور مرتے ہیں تو اُن کے جسم بھی ہماری طرح مٹی میں مل جاتے ہیں۔ لیکن بائبل کے مطابق جب خدا اپنا روح بھیجتا ہے تو وہ دوبارہ پیدا کیے جاتے ہیں اور زمین کی صورت کو نیا کر دیا جاتا ہے۔

یہاں "نیا کرنا" کا مطلب ایسی چیز پیدا کرنا نہیں ہے جو پہلے کبھی موجود ہی نہ تھی، بلکہ اس کا مفہوم ہے "دوبارہ بحال کرنا، ازسرِنو قائم کرنا یا پھر سے تعمیر کرنا۔"

اس کتاب میں ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جب قادرِ مطلق خدا زمین پر اپنی ظاہری بادشاہی قائم کریں گے تو یہی زمین نئی کر دی جائے گی اور مکمل طور پر بحال کر دی جائے گی۔ یسوع مسیح کی دوبارہ آمد اُس وقت کی علامت ہوگی جب "سب چیزوں کی آخری بحالی" واقع ہوگی۔ (اعمال باب ۳ آیت ۲۱)

خدا کوئی ایسی زمین پیدا نہیں کریں گے جو پہلے کبھی موجود نہ تھی، بلکہ وہ اسی زمین کو نیا کر دیں گے۔ اور اس عظیم بحالی کے ایک حصے کے طور پر وہ جانوروں کو بھی دوبارہ زندگی عطا کریں گے۔

خداوند نئے جانور پیدا نہیں کریں گے بلکہ اُنہی جانداروں کو، جنہیں وہ پہلے ہی پیدا کر چکے ہیں، بدعنوانی اور موت کی غلامی سے آزاد کر کے نیا بنا دیں گے۔ وہ اُنہیں دوبارہ زمین پر زندگی بخشیں گے، اور یہ موت پر اُن کی کامل فتح کا ایک شاندار اور جلالی اظہار ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ انواع بھی جو آج ہماری نظر میں معدوم ہو چکی ہیں، صرف کچھ عرصے کے لیے ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوئی ہیں؛ وہ ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہوئیں۔

اب بھی آسمان میں جانور موجود ہیں!

ہم جانتے ہیں کہ موجودہ غیرمرئی آسمان میں جانور موجود ہیں، کیونکہ رسول یوحنا نے اُنہیں دیکھا تھا۔ جب وہ اُس غیرمرئی عالم میں تھے، تو اُنہوں نے اجتماعی عبادت کا نہایت جلالی منظر دیکھا، اور اُس آسمانی حمد و عبادت میں جانور بھی شامل تھے۔

یوحنا لکھتے ہیں:

> "پھر میں نے آسمان میں، زمین پر، زمین کے نیچے اور سمندر میں رہنے والی ہر مخلوق کو، اور اُن سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں، یہ کہتے ہوئے سنا: 'جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ، اُس کے لیے ابدالآباد تک حمد، عزت، جلال اور قدرت ہو۔'" (مکاشفہ باب ۵ آیت ۱۳)

- یہاں جس لفظ کا ترجمہ "مخلوق" کیا گیا ہے، اُس کے اصل معنی ہیں "پیدا کی ہوئی چیز"۔ نئے عہدنامے کے دوسرے مقامات پر بھی یہی لفظ انسانوں اور جانوروں، دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے (۲ کرنتھیوں باب ۵ آیت ۱۷؛ ۱ تیمتھیس باب ۴ آیت ۴؛ یعقوب باب ۱آیت ۱۸)۔
- مکاشفہ کی کتاب میں ایک اور مقام پر، جہاں یوحنا اپنے آسمانی رویا کا بیان کرتے ہیں، یہی لفظ واضح طور پر جانوروں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے (مکاشفہ باب ۸ آیت ۹)۔

جب یوحنا نے اس منظر کی مزید تفصیل بیان کی، تو سیاق و سباق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں انسان اور جانور، دونوں، خدا کی حمد کر رہے تھے۔

> "تب اُن چار جانداروں نے کہا، 'آمین!' اور چوبیس بزرگ گر پڑے اور سجدہ کیا۔" (مکاشفہ باب ۵ آیت ۱۴)

یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب میں ان چوبیس بزرگوں اور چار جانداروں کا سات مرتبہ ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے لکھا کہ یہ جاندار خدا کے تخت کے گرد رہتے ہیں اور مسلسل اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اُن کا بیان یوں ہے:

> "تخت کے درمیان اور اُس کے گرد چار جاندار تھے، جو آگے اور پیچھے ہر طرف آنکھوں سے بھرے ہوئے تھے۔ پہلا جاندار شیر کے مانند تھا، دوسرا بیل کے مانند، تیسرے کا چہرہ انسان کے چہرے جیسا تھا، اور چوتھا اُڑتے ہوئے عقاب کے مانند تھا۔ اُن چاروں جانداروں میں سے ہر ایک کے چھ پر تھے، اور وہ اندر اور باہر ہر

طرف آنکھوں سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ دن رات بغیر رکے یہ کہتے رہتے تھے:
'قدوس، قدوس، قدوس ہے خداوند خدا، قادرِ مطلق، جو تھا، جو ہے اور جو آنے والا ہے۔'" (مکاشفہ باب ۴ آیات ۶–۸)

ان آیات میں جس لفظ کا ترجمہ "جاندار" کیا گیا ہے، اُس کے معنی ہیں "زندہ ہستی"، اور یونانی زبان میں یہی لفظ جانور یا مخلوق کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پاک کلام کے دوسرے مقامات پر بھی یہی لفظ واضح طور پر جانوروں کے لیے استعمال ہوا ہے (عبرانیوں باب ۱۳ آیت ۱۱؛ ۲ پطرس باب ۲ آیت ۱۲؛ یہوداہ باب ۱ آیت ۱۰)۔

- یوحنا نے لکھا کہ یہ جاندار بالترتیب شیر، بیل، انسان اور عقاب سے مشابہ دکھائی دیتے تھے۔ بائبل واضح طور پر نہیں بتاتی کہ وہ حقیقت میں کون ہیں، لیکن اتنا ضرور واضح ہے کہ وہ چوبیس بزرگوں اور فرشتوں سے مختلف ہیں (مکاشفہ باب ۵ آیت ۱۱)۔
- وہ جو بھی ہوں، یہ بات واضح ہے کہ وہ باشعور ہیں، واضح طور پر گفتگو کرتے ہیں، نہ انسان ہیں اور نہ فرشتے۔ وہ آسمان میں رہتے ہیں اور مسلسل خدا کی حمد کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ زمین کے جانوروں کی اصل یا نمونہ مخلوق ہوں، کیونکہ اُن میں اُن جانوروں سے مماثلت پائی جاتی ہے جنہیں یوحنا پہچانتے تھے۔

یوحنا نے آسمان میں دوسرے جانور بھی دیکھے۔ اُنہوں نے لکھا:

"میں نے ایک اکیلے عقاب کو آسمان کے درمیان اُڑتے دیکھا، اور اُسے بلند آواز سے پکارتے سنا۔" (مکاشفہ باب ۸ آیت ۱۳)

اُنہوں نے یہ بھی دیکھا کہ خداوند یسوع اور اُن کی آسمانی افواج گھوڑوں پر سوار ہو کر آسمان سے نکل رہی ہیں۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا، اور دیکھو، ایک سفید گھوڑا تھا۔ اُس پر سوار ہونے والا 'وفادار اور سچا' کہلاتا ہے... اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار ہو کر اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔"(مکاشفہ باب ۱۹ آیات ۱۱–۱۴)

اور یہ بھی یاد رکھیے کہ اسرائیل کے عظیم نبی الیسع نے بھی غیرمرئی عالم میں گھوڑوں کو دیکھا تھا۔

"تب الیشع نے دعا کی، 'اے خداوند، اُس کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دیکھ سکے۔'
تب خداوند نے اُس نوجوان کی آنکھیں کھول دیں، اور اُس نے دیکھا کہ پہاڑ الیشع کے گرد آگ کے گھوڑوں اور رتھوں سے بھرا ہوا ہے۔" (۲ سلاطین باب ۶ آیت ۱۷)

میرے پالتو جانوروں کا کیا ہوگا؟

مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میں سے بعض لوگ یہ سوچ رہے ہوں گے، "مجھے اس بات سے زیادہ فرق نہیں پڑتا کہ آسمان میں کوئی عقاب یا سفید گھوڑا موجود ہے۔ میں تو یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے پیارے پالتو جانوروں کا کیا ہوگا؟ کیا میں اُنہیں دوبارہ دیکھوں گا؟ اور اگر ہاں، تو کیا مجھے مُردوں کے جی اُٹھنے تک انتظار کرنا پڑے گا؟ کیا میرا کتا یا بلی ابھی آسمان میں ہے؟"

جب ہم خدا، انسان اور جانوروں کے بارے میں بائبل کی مکمل تعلیم پر غور کرتے ہیں، تو ہمارے پاس اس بات پر یقین کرنے کی مضبوط بنیاد موجود ہے کہ ہمارے پیارے روئیں دار اور پروں والے ساتھی واقعی غیرمرئی آسمان میں ہماری آمد کے منتظر ہیں۔ ذیل کی باتوں پر غور کیجیے۔

پہلا: جانوروں کے بھی "جان" (نفس) ہیں۔

کچھ لوگ اس خیال کی مخالفت کرتے ہیں کہ پالتو جانور آسمان میں جاتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ جانوروں کے پاس روح یا جان نہیں ہوتی، اس لیے جب وہ مر جاتے ہیں تو اُن کا وجود ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ نظریہ خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔

پیدائش کی کتاب میں تخلیق کے بیان میں انسان اور جانور، دونوں کے لیے ایک جیسی زبان استعمال کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے انسان کے وجود کا ایک غیرمادی اور غیرمرئی پہلو ہے، ویسے ہی اس دنیا کے جانوروں میں بھی ہے۔

جب قادرِ مطلق خدا نے آدم کو پیدا کیا، تو پہلے اُس نے زمین کی مٹی سے اُس کا جسم بنایا۔ لیکن اُس وقت تک آدم میں زندگی نہ تھی، جب تک خداوند نے "اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا، اور انسان جیتی جان بن گیا۔" (پیدائش باب ۲ آیت ۷)

اصل عبرانی زبان میں "زندگی کا دم" کے لیے "خای" (חַי) کا لفظ استعمال ہوا ہے، اور "جیتی جان" کے لیے "نَفَش" (נֶפֶשׁ) کا لفظ آیا ہے، جو انسان کے اُس غیرمادی، غیرمرئی اور باطنی وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

پیدائش کی کتاب میں یہی دونوں عبرانی الفاظ جانوروں کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے پاک کلام کے ابتدائی قارئین فطری طور پر یہی سمجھتے کہ جانوروں کے وجود کا بھی ایک غیرمادی پہلو ہے۔

> "پھر خدا نے کہا، 'پانی جانداروں [نَفَش] سے بھر جائے'... پھر خدا نے بڑے بڑے سمندری جانور اور ہر قسم کے جیتے [نَفَش] اور چلنے پھرنے والے جاندار پیدا کیے جن سے پانی بھر گیا۔" (پیدائش باب ۱ آیات ۲۰–۲۱)
>
> "پھر خدا نے کہا، 'زمین اپنی اپنی جنس کے مطابق جانداروں [نَفَش] کو پیدا کرے، یعنی مویشی، رینگنے والے جانور اور جنگلی جانور۔'" (پیدائش باب ۱ آیت ۲۴)
>
> "اور خدا نے کہا، 'زمین کے سب جانوروں، آسمان کے سب پرندوں اور زمین پر رینگنے والے ہر جاندار کو، جن میں زندگی کا دم [خای] ہے، میں سبز سبز پودے خوراک کے لیے دیتا ہوں۔'" (پیدائش باب ۱ آیت ۳۰)

مسیح کی پیدائش سے تقریباً تیسری اور دوسری صدی قبل، پرانے عہدنامے کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ جن علماء نے عبرانی سے یونانی میں یہ پہلا ترجمہ کیا، اُنہوں نے "نَفَش" کے لیے یونانی لفظ "سائیکے" (ψυχή) استعمال کیا۔ "سائیکے" کا مطلب زندگی کا بنیادی سرچشمہ یا وہ غیرمادی وجود ہے جو موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

جب ان علماء نے مذکورہ بالا آیات کا ترجمہ کیا، تو اُنہیں جانوروں کے لیے بھی ایسا لفظ استعمال کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی جس کا مفہوم وہی ہے جسے آج ہم عام طور پر "روح" یا "جان"

کہتے ہیں۔ اگر ہم کلیسیا کی تاریخ کا مطالعہ کریں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کے بھی ایک غیرمادی پہلو کے حامل ہونے کا عقیدہ مسیحیت کے ابتدائی زمانے سے لے کر سترھویں صدی اور دورِ روشن خیالی تک موجود رہا (حوالہ ۸ ملاحظہ کریں)۔

جس شخص نے بھی کسی پالتو جانور، مثلاً کتے یا بلی، کے ساتھ قریبی تعلق میں زندگی گزاری ہے، وہ جانتا ہے کہ وہ محض ایسے جاندار نہیں ہیں جو بغیر کسی شعور یا باطنی وجود کے صرف فطری جبلّت کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ جانور شخصیت، ذہانت اور جذبات جیسے غیرمادی اوصاف بھی ظاہر کرتے ہیں۔

ہم اکثر خبروں میں ایسے واقعات سنتے ہیں جن میں پالتو جانور اپنے انسانی ساتھیوں کی جان بچانے کے لیے اپنی ہی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ بائبل بھی ایسے ہی ایک واقعے کا ذکر کرتی ہے۔ ایک گدھی نے اپنے مالک کو یقینی ہلاکت سے بچاتے ہوئے ہمت، شفقت اور وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ اُس واقعے میں خدا نے اُس جانور کا منہ کھول دیا، اور اُس نے اپنے خیالات اور احساسات کو واضح طور پر بیان کیا۔ اس بیان میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہ اشارہ کرے کہ اسے لفظی حقیقت کے طور پر قبول نہ کیا جائے (گنتی باب ۲۲ آیات ۲۱–۳۵)۔

کیا جانور مر کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتے ہیں؟

کچھ لوگ واعظ کی کتاب کے ایک حصے کی غلط تشریح کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جانور مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ اس کتاب کا درست مفہوم نہیں ہے۔

واعظ کی کتاب ایک ایسے شخص کی جستجو کو بیان کرتی ہے جو زندگی کے معنی اور حقیقی اطمینان کو تلاش کر رہا تھا، اور ساتھ ہی زندگی میں نظر آنے والی ناانصافیوں اور بے انصافی پر نوحہ بھی کر رہا تھا۔ آخرکار مصنف اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ خدا کے بغیر زندگی بے معنی ہے۔ اُس نے جانوروں کا ذکر اس حقیقت کو بیان کرنے کے لیے کیا کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو جانوروں پر کوئی ظاہری برتری حاصل نہیں، کیونکہ آخرکار انسان اور جانور دونوں کو موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

> "کیونکہ جو کچھ بنی آدم پر واقع ہوتا ہے، وہی جانوروں پر بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسے ایک مرتا ہے ویسے ہی دوسرا بھی مرتا ہے۔ سب میں ایک ہی سانس اور جان ہے، اس لیے انسان کو جانور پر کوئی برتری نہیں، کیونکہ سب کچھ عبث ہے۔ سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں۔ سب مٹی سے بنے ہیں اور سب پھر مٹی ہی میں لوٹ جاتے ہیں۔" (واعظ باب ۳ آیات ۱۹–۲۰)
>
> "کون جانتا ہے کہ انسان کی روح اوپر جاتی ہے اور جانور کی روح نیچے زمین کی طرف جاتی ہے؟" (واعظ باب ۳آیت ۲۱)

جب مصنف نے یہ باتیں لکھیں تو اُس کا مقصد جانوروں کے ابدی مستقبل یا اُس کی عدم موجودگی کے بارے میں کوئی عقائدی تعلیم دینا نہیں تھا۔ اُس کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ کوئی بھی موت سے نہیں بچ سکتا۔

درحقیقت، یہ حصہ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جانور محض مادی جسم ہی نہیں رکھتے۔ غور کیجیے کہ مصنف نے انسانوں اور جانوروں، دونوں کے لیے "روح" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ دونوں کے وجود کا ایک غیرمادی پہلو بھی ہے، جسے ہم عموماً "جان" یا "روح" کہتے ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکی ہوں، جانور خدا کی صورت پر پیدا نہیں کیے گئے اور وہ انسانوں کے برابر نہیں ہیں۔ پھر بھی یہ واضح ہے کہ اُن کے وجود میں بھی ایک غیرمادی، غیرانسانی پہلو موجود ہے۔

دوسرا: یہ تسلسل کا ایک حصہ ہے۔

ہمارے مستقبل میں تسلسل موجود ہوگا—وہی شخصی شناخت، وہی زمین، وہی ثقافتیں اور وہی تہذیبیں۔ یہی اصول اس بات کے حق میں بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے کہ جانوروں کا وجود بھی برقرار رہے گا۔

وہی جانور جو کبھی زمین پر رہتے تھے، اب آسمان میں موجود ہیں، اور ایک دن نئی زمین پر دوبارہ زندہ ہوں گے۔

یہ یاد رکھیے کہ قادرِ مطلق خدا نے پوری مخلوق کو اپنی جلال کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہماری طرح جانوروں کا مقصد بھی خداوند کی حمد کرنا اور اُس کی تمجید کرنا ہے۔ یہ بات معقول معلوم نہیں ہوتی کہ اُن کی پوری تخلیقی غرض صرف اس گناہ آلود دنیا کے چند سالوں تک محدود ہو۔ آنے والی زندگی ہی میں ہم سب—انسان اور جانور دونوں—اپنے مقررہ مقصد کی مکمل تکمیل کو پہنچیں گے۔

> "جنگلی جانوروں اور سب مویشیوں، رینگنے والے سب جانداروں اور اُڑنے والے سب پرندوں؛ زمین کے بادشاہوں اور سب قوموں، حاکموں اور زمین کے سب قاضیوں؛ نوجوانوں اور کنواریوں، بوڑھوں اور بچوں—سب خداوند کے نام کی حمد کریں، کیونکہ صرف اُسی کا نام بلند ہے؛ اُس کا جلال زمین اور آسمان سے بھی بلند ہے۔" (زبور باب ۱۴۸ آیات ۱۰–۱۳)
>
> "ہر وہ جاندار جس میں سانس ہے، خداوند کی حمد کرے۔" (زبور باب ۱۵۰ آیت ۶)

تیسرا: خدا ایک نیک خدا ہے۔

ہمارے نجات دہندہ یسوع نے سکھایا کہ خدا اپنے لوگوں کے لیے ایک باپ ہے، اور وہ زمین کے بہترین باپ سے بھی کہیں زیادہ مہربان اور نیک ہے (متی باب ۷ آیات ۹–۱۱)۔

تو پھر وہ اپنے بچوں کے لیے جانوروں کو ساتھی اور پالتو مخلوق کے طور پر کیوں پیدا کریں گے، اگر اُن کا مقصد صرف اتنا ہو کہ ہمیں تھوڑے سے عرصے کے لیے اُن کی رفاقت عطا کریں اور پھر ہمیشہ کے لیے اُنہیں ہم سے چھین لیں؟

جب ہم خدا کی فطرت پر غور کرتے ہیں تو ایسی بات انتہائی غیرممکن معلوم ہوتی ہے۔ کوئی بھی اچھا باپ اپنے بچوں کے ساتھ اس قدر سختی نہیں کرے گا۔

اگرچہ بائبل میں ایسا کوئی ایک مقام نہیں ہے جو براہِ راست یہ کہتا ہو کہ جانور آسمان پر جاتے ہیں، پھر بھی جب ہم ان تمام آیات کو مجموعی طور پر دیکھتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موت کے بعد ہمارے پالتو جانوروں کا وجود ختم نہیں ہو جاتا۔

جس طرح ہمارے جسم مٹی میں مل جاتے ہیں، اُسی طرح اُن کے جسم بھی مٹی میں لوٹ جاتے ہیں۔ لیکن وہ موجودہ غیرمرئی آسمان میں داخل ہوتے ہیں، جہاں وہ اپنے جسموں کے ساتھ دوبارہ متحد ہونے اور ہمارے ساتھ دوبارہ ملاقات کے منتظر رہتے ہیں۔

لہٰذا ہم اس امید کے ساتھ مستقبل کی طرف دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری موت کے بعد جب ہم غیرمرئی آسمان میں داخل ہوں گے، یا جب خداوند یسوع دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے—جو بھی پہلے ہو—تو اُس وقت ہماری اپنے پیارے پالتو ساتھیوں کے ساتھ دوبارہ ملاقات ہوگی۔

15

زمین پر آسمان

آسمان خدا کا مسکن ہے، اور اگرچہ وہ ایک دوسرے بُعد میں واقع ہے، پھر بھی خدا کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ وہ اس مسکن کو انسانوں کے ساتھ شریک کرے۔ نجات کا منصوبہ اپنی تکمیل اُس وقت کو پہنچے گا جب یہ دونوں بُعد—آسمان اور زمین—ایک ہو جائیں گے اور ہمیشہ کے لیے خداوند اور اُس کے مخلصی پائے ہوئے خاندان کا ایک ہی گھر بن جائیں گے۔ نئی زمین درحقیقت یہی ہوگی—زمین پر آسمان۔ آئیے، میں اس کی وضاحت کرتی ہوں۔

زمین پر آسمان

آنے والے زمانے کے بارے میں درست سمجھ حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک بار پھر اُس وقت کی طرف رجوع کرنا ہوگا جب گناہ دنیا میں داخل نہیں ہوا تھا۔

بائبل کے ابتدائی صفحات ہمیں بتاتے ہیں کہ عدن کے باغ میں خدا اور انسان ایک ساتھ چلتے پھرتے اور گفتگو کرتے تھے۔ پیدائش کی کتاب کا بیان خاص طور پر عدن کے باغ میں موجود دو درختوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے—زندگی کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت۔

پاک کلام بیان کرتا ہے کہ خداوند خدا نے ہمارے پہلے ماں باپ کو خبردار کیا تھا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھائیں، کیونکہ جس دن وہ اسے کھائیں گے، اُسی دن یقیناً مر جائیں گے (پیدائش باب ۲ آیت ۱۷)۔

لیکن آدم اور حوا نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی، اور اُن کی اس نافرمانی کے نتیجے میں گناہ، فساد اور موت کی لعنت پوری انسانیت اور ساری زمین پر آ گئی (حوالہ ۹ ملاحظہ کریں)۔

اس کے بعد پاک کلام میں نیک و بد کی پہچان کے درخت کا دوبارہ کہیں ذکر نہیں ملتا۔

البتہ زندگی کے درخت کا ذکر پاک کلام میں مزید دو مقامات پر آتا ہے، اور دونوں حوالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ منفرد درخت غیرمرئی آسمان میں واقع ہے۔ خداوند یسوع نے "زندگی کے اُس درخت" کا ذکر کیا "جو خدا کی فردوس کے درمیان ہے" (مکاشفہ باب ۲ آیت ۷)۔ رسول یوحنا نے

بھی لکھا کہ اُس نے آسمان کے دارالحکومت میں زندگی کے درخت کو دیکھا (مکاشفہ باب ۲۲ آیات ۱–۲)۔

یہ حقیقت کہ آدم اور حوا کو اس درخت تک رسائی حاصل تھی، اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ابتدا میں زمین پر غیرمرئی بُعد انسانوں کے لیے کھلا ہوا تھا۔ عدن کے باغ میں آسمان براہِ راست ظاہر تھا۔ اور اگرچہ انسان کو مادی دنیا میں رہنے کے لیے پیدا کیا گیا تھا، پھر بھی وہ خدا کے مسکن میں اُس کے ساتھ آزادانہ رفاقت رکھ سکتا تھا اور غیرمرئی خدا کے ساتھ تعلق میں رہ سکتا تھا۔

آسمانی فردوس کا کھو جانا

جب آدم اور حوا نے گناہ کیا، تو عدن کا باغ اُن کے لیے بند کر دیا گیا، اور وہ زندگی کے درخت تک رسائی کے حق سے محروم ہو گئے۔

طاقتور فرشتوں کو، جنہیں کروبی کہا جاتا ہے، عدن کے باغ کے دروازے کی حفاظت کے لیے مقرر کیا گیا۔ عدن میں ان خاص فرشتوں کی موجودگی بھی اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ گناہ کے داخل ہونے سے پہلے قادرِ مطلق خدا کا مسکن انسانوں کے لیے کھلا ہوا تھا، اور آسمان اور زمین کے درمیان آزادانہ رفاقت اور رابطہ موجود تھا، کیونکہ یہی کروبی غیرمرئی آسمان میں خدا کے تخت کے گرد موجود رہتے ہیں (زبور باب ۹۹ آیت ۱؛ یسعیاہ باب ۳۷ آیت ۱۶)۔

> "اس طرح خداوند خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کو عدن کے باغ سے نکال دیا، اور آدم کو اُس زمین کی کاشت کرنے کے لیے بھیج دیا جس سے وہ بنایا گیا تھا۔ جب اُس نے اُنہیں باغ سے نکال دیا تو اُس نے عدن کے باغ کے مشرق کی طرف کروبیوں کو مقرر کیا اور ایک شعلہ زن تلوار، جو ہر طرف گھومتی رہتی تھی، زندگی کے درخت کے راستے کی حفاظت کے لیے رکھ دی۔" (پیدائش باب ۳ آیات ۲۳–۲۴)

اس کے کچھ ہی عرصے بعد خدا کا مسکن—یعنی آسمانی فردوس—نہ صرف انسانوں کی رسائی سے باہر ہو گیا بلکہ اُن کی نظروں سے بھی اوجھل ہو گیا۔

آسمانی فردوس کی بحالی

تقریباً دو ہزار سال پہلے خداوند یسوع مسیح غیرمرئی آسمان سے وقت اور مکان کی اس دنیا میں آئے تاکہ صلیب پر گناہ کی قیمت ادا کرکے اس صورتحال کا ازالہ کریں۔ ہمارے نجات دہندہ نے اُن تمام لوگوں کے لیے جو اُن پر ایمان لاتے ہیں، خدا اور اُس کے مسکن تک رسائی دوبارہ بحال کر دی۔ جیسا کہ پاک کلام فرماتا ہے:

> "کیونکہ مسیح نے بھی گناہوں کے سبب ایک ہی بار دُکھ اُٹھایا، یعنی راستباز نے ناراستوں کے لیے، تاکہ وہ ہمیں خدا کے پاس پہنچائے۔" (۱ پطرس باب ۳ آیت ۱۸)

اب مسیح پر ایمان لانے اور اُن کی موت، دفن ہونے اور قیامت پر بھروسا رکھنے کے ذریعے مرد اور عورت دوبارہ آسمانی فردوس کی زندگی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ جو کوئی بھی یسوع کو اپنا

نجات دہندہ اور خداوند قبول کرتا ہے، وہ موت کے وقت اپنے جسم سے جدا ہونے کے بعد خدا کے غیرمرئی مسکن میں داخل ہوتا ہے۔

لیکن خدا کا نجات کا منصوبہ صرف یہیں تک محدود نہیں ہے۔ قادرِ مطلق خدا اُس ہر چیز کو دوبارہ بحال کرنے والے ہیں جو گناہ کے باعث کھو گئی تھی، اور اس میں مرئی اور غیرمرئی جہانوں کے درمیان بغیر کسی رکاوٹ کے رفاقت اور رابطہ بھی شامل ہے۔

خدا کی کبھی یہ خواہش نہیں تھی کہ ان دونوں جہانوں کے درمیان جدائی باقی رہے۔ اُس کا منصوبہ یہ تھا کہ روحانی جہان مادی دنیا کے ذریعے پوری طرح ظاہر ہو۔

خداوند یسوع کی دوبارہ آمد کے وقت خدا مرئی اور غیرمرئی دونوں جہانوں کو ایک کر دے گا، اور اُس کا مسکن ایک مرتبہ پھر زمین پر رہنے والے انسانوں کے لیے کھلا ہوگا۔

> "تاکہ زمانوں کی تکمیل پر وہ اپنی تدبیر کے مطابق مسیح میں آسمان اور زمین کی سب چیزوں کو ایک میں جمع کر دے۔" (افسیوں باب ۱ آیت ۱۰)

یہی نجات کے منصوبے کی تکمیل ہے—دو الگ الگ جہانوں کا خداوند یسوع مسیح کی حاکمیت کے تحت ایک ہو جانا۔

بلاشبہ، اُس دوسرے بُعد کے ساتھ آزادانہ تعلق رکھنے کا تصور، جو ہماری موجودہ دنیا کے ذریعے پوری طرح ظاہر ہوگا، اس وقت ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ پھر بھی خدا کا کلام نئی زمین کے بارے میں ہمیں اتنا ضرور بتاتا ہے کہ ہم یقین کے ساتھ جان سکیں کہ وہ جگہ حیرت انگیز ہوگی، نہ کہ عجیب یا خوف پیدا کرنے والی۔

بائبل کا آغاز بھی اور اختتام بھی اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا اپنی قوم کے ساتھ زمین پر سکونت کرتا ہے۔ ابتدا میں وہ عدن کے باغ میں اپنے انسان آدم کے ساتھ تھا، اور آخر میں وہ نئی زمین پر اپنے تمام مخلصی پائے ہوئے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ رہے گا۔

اُس وقت اُس کا گھر اور ہمارا گھر ایک ہی ہوگا، اور تب نجات کا منصوبہ اپنی کامل تکمیل کو پہنچ چکا ہوگا۔

جب ہم اپنے مستقبل کے اس مطالعے میں آگے بڑھتے آئے ہیں، تو ہم نے بار بار رسول یوحنا اور اُس مکاشفہ کا ذکر کیا ہے جو اُنہیں آسمان کے سفر کے دوران ملا تھا۔ اب اس سلسلے میں ایک اور اہم بات پر غور کیجیے۔

یوحنا نے دیکھا کہ غیرمرئی جہان اس مرئی دنیا میں ظاہر ہو رہا ہے، جب اُنہیں آسمان کے دارالحکومت کو زمین پر اُترتے ہوئے دکھایا گیا۔ وہ منظر اس قدر حسین اور دل کو چھو لینے والا

تھا کہ اُنہوں نے اُس کی تشبیہ ایک ایسی دلہن سے دی جو اپنے شوہر سے شادی کے لیے پوری شان و شوکت کے ساتھ آراستہ ہو کر آتی ہے۔

> "میں نے مقدس شہر، یعنی نئے یروشلیم کو، خدا کے پاس سے آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا۔ وہ اپنے شوہر کے لیے آراستہ کی ہوئی دلہن کی مانند تیار کیا گیا تھا۔ پھر میں نے تخت کی طرف سے ایک بلند آواز سنی جو کہہ رہی تھی، 'دیکھو، خدا کا مسکن انسانوں کے ساتھ ہے۔ وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا، اور وہ اُس کی قوم ہوں گے، اور خدا خود اُن کے ساتھ رہے گا۔'" (مکاشفہ باب ۲۱ آیات ۲–۳)

یوحنا نے آسمان اور زمین کو ایک ہوتے ہوئے دیکھا تاکہ وہ ہمیشہ کے لیے خداوند خدا اور اُس کے خاندان کا ایک ہی گھر بن جائیں۔

جب زمین نئی بنا دی جائے گی، تب قادرِ مطلق خدا کا مسکن ایک مرتبہ پھر زمین پر رہنے والے انسانوں کے لیے کھلا ہوگا۔ اُس وقت آسمانی فردوس مکمل طور پر بحال ہو جائے گا—زمین پر آسمان، اور آسمان میں خدا اور اُس کی قوم کا ابدی مسکن۔

16

بہترین ابھی آنا باقی ہے

یہ حقیقت ہم سب کی زندگی میں ایک نہ ایک دن آتی ہے کہ ہمارے گزرے ہوئے سال، باقی رہ جانے والے سالوں سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ وقت کی گھڑی مسلسل آگے بڑھتی رہتی ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہماری بہت سی امیدیں اور خواب اس زندگی میں پورے نہیں ہوں گے، اور جن نقصانات اور ناانصافیوں کا ہم نے سامنا کیا ہے، اُن کا مکمل ازالہ بھی اس دنیا میں نہیں ہوگا۔

بڑھتی ہوئی عمر نہ صرف ہم سے ہماری سابقہ قوت اور تازگی چھین لیتی ہے بلکہ ہمارے پاس موجود وقت کو بھی محدود کر دیتی ہے۔ لیکن بائبل ہمیں ایک نہایت شاندار خوشخبری سناتی ہے۔ یہ موجودہ زندگی زمین پر ہمارے وجود کا آخری موقع نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں اس دباؤ کے ساتھ جینے کی ضرورت نہیں کہ اگر ہمارے مقاصد ہماری موت سے پہلے پورے نہ ہوئے، یا اگر ناانصافیوں کا انصاف اس زندگی میں نہ ہوا، تو وہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔

ہماری زندگی کے بہترین دن ابھی آنے والے ہیں—پہلے آسمان میں، اور پھر نئی زمین پر، جہاں آسمان اور زمین ایک ہو جائیں گے۔

یہ زندگی نامکمل ہے

آدم اور حوا کے بعد اس دنیا میں پیدا ہونے والے اکثر لوگوں کی زندگی محنت، دکھ، کمی اور مایوسی سے بھری رہی ہے۔ صدیوں سے انسانیت بیماری، غربت اور قحط کا سامنا کرتی آئی ہے، اور ساتھ ہی قدرتی آفات اور سیاسی ہنگاموں سے پیدا ہونے والی مصیبتوں کو بھی برداشت کرتی رہی ہے۔

مغربی ممالک میں رہنے والے بہت سے لوگ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ وہ نسبتاً امن، آزادی اور خوشحالی والے معاشروں میں رہتے ہیں، جہاں جدید سائنس، ٹیکنالوجی اور طب کی سہولتیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود، اگرچہ ہماری زندگی زمین پر اب تک زندہ رہنے والے بیشتر لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ آرام دہ ہے، پھر بھی زندگی آج بھی جدوجہد سے بھری ہوئی ہے۔

- ہم مسلسل دباؤ اور مایوسی کے درمیان زندگی گزارتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر ایسے کام کرتے ہیں جنہیں ہم حقیقت میں پسند نہیں کرتے۔ اور اگر آپ اتنے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اپنی پسند کا کام مل گیا ہے، تب بھی آپ کو سخت مزاج افسران، ناخوشگوار ساتھیوں، کبھی ختم نہ ہونے والی کاغذی کارروائی اور غیرضروری سرکاری ضابطوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- جب ہمیں آرام، تفریح یا خوشی کے لیے وقت مل بھی جاتا ہے، تب بھی وہ اکثر کسی نہ کسی مشکل سے متاثر ہو جاتا ہے۔ جس ہفتے آپ سمندر کے کنارے تعطیلات گزارنے جاتے ہیں، اُسی ہفتے ساحل زہریلی جیلی فش سے بھر جاتا ہے۔ آپ کی ہفتہ وار کیمپنگ قریبی کیبن کے شور مچانے والے پڑوسیوں کی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے۔ گرمیوں کی خوشگوار چھٹیاں بھی اس خیال سے پھیکی پڑ جاتی ہیں کہ پیر کے دن دوبارہ کام پر جانا ہے۔
- یہاں تک کہ جب سب کچھ ٹھیک چل رہا ہوتا ہے، تب بھی ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی لمحے فون کی ایک گھنٹی ایسی افسوسناک خبر لا سکتی ہے جو ہماری پوری زندگی بدل دے۔
- اور اس دنیا کی کوئی بھی جدید ٹیکنالوجی ہمیں خاندانوں کے ٹوٹنے، تعلقات کے بکھرنے یا کسی عزیز کی موت سے پیدا ہونے والے غم سے نہیں بچا سکتی۔

زندگی نہ صرف غیرمستحکم ہے بلکہ ہماری بہت سی خواہشیں بھی ادھوری رہ جاتی ہیں، اور ہماری بے شمار صلاحیتیں اور قابلیتیں اس گناہ آلود دنیا کے سخت حالات کی وجہ سے کبھی پروان ہی نہیں چڑھ پاتیں۔ ٹوٹے ہوئے خوابوں، کھوئے ہوئے مواقع اور استعمال نہ ہو سکنے والی صلاحیتوں کی فہرست بہت طویل ہے۔

- دنیا کے آغاز سے آج تک بے شمار لوگ جوان ہونے سے پہلے ہی وفات پا گئے اور اپنی پوری صلاحیت کو کبھی ترقی نہ دے سکے۔
- بے شمار لوگوں کی زندگی اور مستقبل صرف اس لیے بدل گیا کہ وہ جنگ کے زمانے میں پیدا ہوئے، کسی ظالم حکمران کے ماتحت ملک میں رہے، یا ایسے معاشرے میں زندگی گزاری جہاں غلامی رائج تھی۔
- ذرا تصور کیجیے کہ ایک نہایت باصلاحیت مصنف غلام پیدا ہوا ہو، جسے لکھنا سیکھنے کا موقع ہی نہ ملا ہو اور جس نے کبھی ایک لفظ بھی نہ لکھا ہو۔ یا ایک غیرمعمولی موجد، جسے اپنے خاندان کا پیٹ پالنے کے لیے ہفتے میں اسی گھنٹے کام کرنا پڑتا ہو اور جس کے پاس کسی نئی ایجاد کے لیے وقت ہی نہ ہو۔ اُس عظیم کھلاڑی کے بارے میں سوچیے جس نے ایک حادثے میں اپنی ٹانگ کھو دی اور کبھی پیشہ ورانہ کھیل نہ کھیل سکا۔ یا اُس خوش آواز گلوکارہ کے بارے میں جو کسی غریب ملک میں ملیریا کے باعث جوانی ہی میں وفات پا گئی، اس سے پہلے کہ اُس کی آواز پوری طرح نکھر پاتی۔
- کتنے ہی لوگ ایسے گزرے ہوں گے جو شادی کرنا چاہتے تھے، لیکن انہیں کبھی شریکِ حیات نہ ملا؟ اور کتنے ایسے تھے جنہوں نے شادی تو کی، مگر اُن کی ازدواجی زندگی انتہائی غمناک رہی؟ کتنے میاں بیوی اولاد کے خواہش مند تھے، مگر انہیں کبھی اولاد نہ ملی، یا اُن کا بچہ حمل میں ضائع ہو گیا، یا کسی حادثے یا بیماری نے اُن سے اُن کی اولاد چھین لی؟ اور اُن بچوں کا کیا، جنہوں نے ظلم اور غفلت کی وجہ سے کبھی ایک خوشحال خاندان کی محبت ہی نہ دیکھی؟
- اور جن چند لوگوں نے اپنے خواب پورے کر لیے اور زیادہ تر خوشحال اور کامیاب زندگی گزاری، آخرکار بڑھاپے اور موت نے اُن سے وہ سب بھی چھین لیا۔

خداوند کی کبھی بھی یہ خواہش نہیں تھی کہ زندگی ایسی ہو۔ اگر ہم بائبل کے بیان پر غور سے نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ آدم—اور آدم میں پوری انسانیت—کو پیدا کرنے کے بعد خدا نے سب سے پہلا کام اُنہیں برکت دینا کیا۔

> "پس خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا؛ خدا کی صورت پر اُسے پیدا کیا؛ مرد اور عورت بنا کر اُنہیں پیدا کیا۔ پھر خدا نے اُنہیں برکت دی۔" (پیدائش باب ۱ آیات ۲۷–۲۸)

دیگر بہت سی باتوں کے ساتھ، برکت دینے کا مطلب یہ بھی ہے کہ "خوشحال، خوشی سے بھرپور اور ترقی یافتہ بنانا۔" ابتدا ہی سے قادرِ مطلق خدا کا منصوبہ یہ تھا کہ اُس کا خاندان اُس گھر میں، جو اُس نے ہمارے لیے بنایا، خوشی، اطمینان اور فراوانی کے ساتھ پھلے پھولے۔ لیکن گناہ، فساد اور موت کے باعث یہ مقصد پورا نہ ہو سکا۔

اگر زمین پر ہمیشہ خوشحال اور بابرکت زندگی پانے کا یہی واحد موقع ہوتا، تو انسان کے لیے خدا کا منصوبہ ناکام ثابت ہوتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ پوری انسانیت کو برکت دینے کا خداوند کا منصوبہ ضرور پورا ہوگا۔ آنے والی زندگی میں ہر ناانصافی کا ازالہ کیا جائے گا اور ہر چیز کو اُس کی درست حالت میں دوبارہ بحال کر دیا جائے گا۔ نجات کا منصوبہ نہایت عظیم اور ہمہ گیر ہے!

بحالی اور تلافی

اگرچہ خدا اس موجودہ زندگی میں بھی اپنے لوگوں کی ضروریات پوری کرتا ہے، لیکن زندگی کی ناانصافیوں کو مکمل طور پر الٹ دینے، ہر نقصان کی تلافی کرنے، اور ادھورے خوابوں اور خواہشوں کو پورا کرنے کا کامل وقت ابھی مستقبل میں ہے۔

اس زندگی کے بعد آنے والی زندگی میں خداوند اُن تعلقات، مواقع اور صلاحیتوں کو دوبارہ بحال کرے گا جو اس دنیا کی سختیوں نے ہم سے چھین لیے۔ آسمان پر جانا صرف دکھ اور تکلیف کے خاتمے کا نام نہیں، بلکہ یہ بحالی اور تلافی کا بھی وقت ہوگا۔

- خداوند یسوع نے اپنے پیروکاروں سے فرمایا کہ اس زندگی کے دکھ اور ناانصافیاں آسمان میں پلٹ دی جائیں گی۔

  > "مبارک ہو تم جو اب بھوکے ہو، کیونکہ تم آسودہ کیے جاؤ گے۔ مبارک ہو تم جو اب روتے ہو، کیونکہ تم ہنسو گے۔ مبارک ہو تم، جب لوگ ابنِ آدم کے سبب تم سے دشمنی رکھیں، تمہیں اپنے درمیان سے نکال دیں، تمہاری بے عزتی کریں اور تمہارا نام بُرا جان کر رد کر دیں۔ اُس دن خوش ہونا اور شادمانی سے اُچھلنا، کیونکہ دیکھو، آسمان میں تمہارا اجر بہت بڑا ہے۔" (لوقا باب ۶ آیات ۲۱–۲۳)

- خداوند نے اپنے اصل بارہ شاگردوں کو یقین دلایا کہ اُنہوں نے اُس کی خاطر جو کچھ بھی چھوڑا ہے، اُس کے ابدی بادشاہی میں وہ سب اُنہیں واپس دیا جائے گا۔

"جس کسی نے میری خاطر گھر، یا بھائی، یا بہن، یا باپ، یا ماں، یا بیوی، یا بچے، یا کھیت چھوڑے ہیں، وہ سو گنا پائے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔" (متی باب ۱۹ آیت ۲۹)

- رسول پولس نے نئی زمین کے بارے میں لکھا:

"میرا یقین ہے کہ موجودہ زمانے کی تکلیفیں اُس جلال کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو آئندہ ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔" (رومیوں باب ۸ آیت ۱۸)

نقصانات کی تلافی، مواقع کا مخلصی پانا، اور تعلقات کی بحالی۔

بہت کم لوگ اس حقیقت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں کہ صرف یہی موجودہ زندگی ہی سب کچھ نہیں ہے۔ اسی لیے جب کوئی نوجوان عورت شادی کیے بغیر اور خاندان بسائے بغیر وفات پا جاتی ہے، یا کوئی باپ اپنے ننھے بچوں کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، تو اُس تعلق کے بچھڑنے کا غم اُن کھوئے ہوئے مواقع کی وجہ سے اور بھی گہرا محسوس ہوتا ہے۔

ہم اس بات پر غم کرتے ہیں کہ وہ باپ اپنے بچوں کو بڑا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکے گا، اور ہمیں اُس نوجوان عورت کے لیے بھی افسوس ہوتا ہے جسے شادی اور خاندان کا تجربہ کرنے کا موقع نہ ملا۔ لیکن اگر وہ دونوں آسمان میں ہیں، تو اب وہ ایسے جہان میں رہتے ہیں جہاں کوئی نقصان نہیں، اور جہاں ہر ناانصافی کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔

ہم کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ اُس نوجوان باپ کو اپنے بچوں کی نشوونما اور ترقی کا کوئی علم نہیں، جبکہ بائبل ظاہر کرتی ہے کہ آسمان میں رہنے والے لوگ زمین پر ہونے والے بعض واقعات سے واقف ہوتے ہیں؟

- خداوند یسوع کے مصلوب ہونے سے کچھ عرصہ پہلے موسیٰ اور ایلیاہ غیر مرئی عالم سے ظاہر ہوئے اور خداوند یسوع کے ساتھ اُن واقعات کے بارے میں گفتگو کرنے آئے جو یروشلیم میں پیش آنے والے تھے (لوقا باب ۹ آیات ۳۰ اور ۳۱)۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ زمین پر ہونے والے حالات سے آگاہ تھے۔
- مسیحیوں کو یہ یاد رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ "ہم گواہوں کے ایسے بڑے بادل سے گھِرے ہوئے ہیں"—یعنی اُن لوگوں سے جو ہم سے پہلے آسمان پر جا چکے ہیں (عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۱)۔ یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ جو لوگ ہم سے پہلے جا چکے ہیں، وہ ہماری پیش رفت کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہیں۔
- جب رسول یوحنا آسمان میں تھے، تو اُنہوں نے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جو زمین پر رہنے والوں کے لیے دعا کر رہے تھے (مکاشفہ باب ۶ آیات ۹ اور ۱۰)۔ مؤثر طریقے سے دعا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اُنہیں اُن لوگوں کے بارے میں کچھ علم ہو جنہیں وہ زمین پر چھوڑ آئے تھے۔

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ غیر مرئی عالم میں رہنے والے مرد اور عورتیں ہم سے رابطہ کرتے ہیں یا ہم سے گفتگو کرتے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرتے (حاشیہ ۴ اور حاشیہ ۱۰ ملاحظہ کریں)۔ اور نہ ہی میرا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے ہر کام پر مسلسل نظر رکھتے ہیں۔

میں صرف یہ سمجھانا چاہتی ہوں کہ آسمان پر جانے کا مطلب کسی قسم کی کمی یا محرومی نہیں ہے۔ یہ نظام جس طرح بھی کام کرتا ہو، اُس باپ اور اُس نوجوان عورت نے حقیقت میں کچھ بھی نہیں کھویا۔ وہ اس بات پر ماتم نہیں کر رہے کہ جوانی میں وفات پا جانے کی وجہ سے وہ اُن تجربات سے محروم رہ گئے جنہیں ہم اُن کے لیے کھویا ہوا سمجھتے ہیں۔

سب سے پہلے، اب اُن کا نقطۂ نظر بدل چکا ہے۔ وہ ہر چیز کو ابدیت کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ دوسرے، وہ آنے والی زندگی کی تلافی کا کچھ حصہ ابھی سے تجربہ کرنا شروع کر چکے ہیں۔

- وہ باپ جانتا ہے کہ جو کچھ بظاہر اُس سے اور اُس کے بچوں سے چھِن گیا تھا، وہ اُس ابدی جلال کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو اُن کے لیے آگے انتظار کر رہا ہے—اگر وہ بھی اُس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آسمان پر آنے کا انتخاب کریں۔ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ وقتی طور پر کھو گیا تھا، اُس سے کہیں زیادہ اُنہیں واپس ملے گا۔
- وہ نوجوان عورت اب اُس جذباتی تکمیل کا تجربہ کر رہی ہے جس کی خواہش ہم سب شادی سے رکھتے ہیں، لیکن جسے اس زندگی میں کوئی بھی پوری طرح حاصل نہیں کر پاتا۔ ساتھ ہی اُس کے ایسے تعلقات بھی ہیں جن میں وہ دوسروں کی راہنمائی کر سکتی ہے، اُن کی پرورش کر سکتی ہے، اور اُن کی زندگیوں میں اپنا وقت اور محبت لگا سکتی ہے، بالکل ویسے ہی جیسے اگر اُس کے اپنے بچے ہوتے تو وہ کرتی۔ ممکن ہے کہ وہ ایسے کسی بچے کی پرورش کر رہی ہو جس کے پیدائشی والدین نے آسمان میں آنے کا انتخاب نہ کیا ہو۔

میں ایک بات واضح کرنا چاہتی ہوں۔ میرا مقصد اُن لوگوں کے گہرے دکھ یا حقیقی غم کو کم تر دکھانا نہیں ہے جو کسی دوست یا عزیز کی وفات کے بعد پیچھے رہ جاتے ہیں۔ بلکہ میری خواہش ہے کہ آپ غم کے درمیان بھی اُس امید کو دیکھ سکیں جو خدا ہمیں عطا کرتا ہے۔

اگر موت نے آپ کو کسی ایسے شخص سے جدا کر دیا ہے جس سے آپ محبت کرتے تھے، تو یہ جاننا کہ ایک دن آپ کا اُس سے دوبارہ ملاپ ہوگا، اور آپ کا تعلق وہیں سے آگے بڑھے گا جہاں وہ اس زندگی میں رُک گیا تھا، آپ کے غم کے وقت حقیقی تسلی بخشتا ہے۔

اگر آپ کا شیر خوار بچہ وفات پا گیا ہے، تو وہ آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ آپ کو اپنے بیٹے یا بیٹی کی پرورش کرنے کا موقع موجودہ آسمان میں یا نئی زمین پر ضرور ملے گا۔ اُس وقت اُس کی عمر کتنی ہوگی؟ آپ کے وہاں پہنچنے تک اُس کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ ان تمام سوالوں کے جواب ہم ابھی نہیں دے سکتے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اب آپ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہمارے سامنے جو مستقبل ہے، وہ نقصان کا نہیں بلکہ فائدے کا مستقبل ہے۔

ہاں، یہ سچ ہے کہ گناہ سے متاثرہ اس دنیا میں حقیقی جدائیاں اور گہرے دکھ موجود ہیں۔ بہت سے تعلقات وقت سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب صرف عارضی ہے۔

جس باپ کا پہلے ذکر کیا گیا تھا، وہ اپنے بچوں کے ساتھ دوبارہ کھیلے گا—خواہ جب وہ آسمان پر پہنچیں تو عمر میں بڑے ہو چکے ہوں—کیونکہ اُس وقت اُن سب میں بڑھاپے اور فناپذیری کا ہر نشان مکمل طور پر مٹا دیا جائے گا۔

ذرا تصور کیجیے کہ دادا دادی دوبارہ جوانی کی قوت حاصل کر کے پہلی مرتبہ اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ دوڑ رہے ہوں۔ جو کچھ بڑھاپے اور گٹھیا نے اس زندگی میں اُنہیں کرنے سے روک دیا تھا، وہ سب ہمارے آنے والے گھر میں پورا ہو جائے گا۔

ممکن ہے آپ کی زندگی کا سب سے بڑا دکھ یہ رہا ہو کہ آپ کے پیدائشی والدین نے آپ کو چھوڑ دیا، یا آپ کے ساتھ بدسلوکی کی۔ شاید آپ کو کبھی محبت بھرا، محفوظ اور شفقت سے بھرپور خاندان نصیب نہ ہوا ہو، اور نہ ہی ایسے والدین ملے ہوں جن پر آپ اعتماد کر سکتے۔ آسمان میں آپ کی ان تمام تعلقات سے وابستہ ضروریات پوری طرح پوری کر دی جائیں گی—خواہ آپ کے اپنے خاندان کے افراد وہاں کامل بنا کر آپ کے ساتھ ہوں، یا اُن نئے لوگوں کے ذریعے جن سے آپ وہاں ملیں گے۔

زندگی جیسی خدا نے چاہی تھی

میں یہ تسلیم کرتی ہوں کہ اس باب میں بیان کی گئی بعض باتوں کے حق میں میں ہر موضوع کے لیے کوئی مخصوص بائبلی آیت پیش نہیں کر سکتی۔ پھر بھی، جب ہم خدا کے نجات کے پورے منصوبے کے وسیع تناظر میں ان باتوں پر غور کرتے ہیں، تو یہ پوری طرح بامعنی معلوم ہوتی ہیں۔

نجات میں خدا کا مقصد صرف انسان کو گناہ سے بچانا ہی نہیں، بلکہ اُس اصل مقصد کو بھی بحال کرنا ہے جو اُس نے انسان کی تخلیق کے وقت مقرر کیا تھا، اور گناہ کے باعث جو کچھ کھو گیا، اُسے دوبارہ واپس لانا بھی ہے۔ خداوند کا مقصد زمین کی زندگی کو کسی اجنبی یا نامانوس چیز سے بدل دینا نہیں، بلکہ اُسے ویسا بنا دینا ہے جیسا اُس نے ابتدا ہی سے اُس کے لیے چاہا تھا۔

تسلسل کو یاد رکھیے

آسمان کے بارے میں ہمارے اس مطالعے کے دوران تسلسل ایک بنیادی موضوع رہا ہے—خدا کے خاندان میں ہماری شناخت کا تسلسل، اور اُس زمین کا تسلسل جسے خداوند نے اپنے خاندان کے گھر کے طور پر بنایا ہے۔

جس زندگی کو ہم آج جانتے ہیں، اُس کا بہترین رُوپ آئندہ بھی برقرار رہے گا۔ اس گناہ آلود دنیا میں زندگی کی جو بہترین باتیں ہم تجربہ کرتے ہیں، وہ آنے والی زندگی کی صرف ایک جھلک ہیں۔

تخلیق کے آغاز سے لے کر آج تک زمین کی ہر ثقافت نے خاندان کی محبت، اجتماعی دعوتوں اور خوشی بھرے تہواروں کا لطف اٹھایا ہے۔ آنے والی زندگی میں یہ سب ختم نہیں ہوگا۔

افسوس کی بات ہے کہ آسمان کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ سوچ کر خوفزدہ رہتے ہیں کہ وہ زندگی کی ان قیمتی اور محبوب نعمتوں کا دوبارہ کبھی تجربہ نہیں کر سکیں گے۔

جب کوئی عزیز وفات پا جاتا ہے، تو پیچھے رہ جانے والے لوگ اکثر گہرے غم کے ساتھ کہتے ہیں کہ کاش اُنہیں اُس کے ساتھ صرف ایک اور کرسمس منانے کا موقع مل جاتا، صرف ایک اور سالگرہ، یا خاندان کے ساتھ ایک اور تہوار۔

میں اس قسم کے دکھ کو اچھی طرح سمجھتی ہوں، کیونکہ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔

پھر بھی، اگرچہ فی الحال یہ سب کچھ کچھ عرصے کے لیے ہم سے جدا ہو گیا ہے، امید باقی رہتی ہے، کیونکہ آنے والی زندگی میں ہم اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ دوبارہ خوشی سے جشن منائیں گے۔

ہاں، ہم اُن کے ساتھ ایک اور کرسمس بھی منائیں گے!

میں کئی مرتبہ اڑاؤ بیٹے کی تمثیل کا ذکر کر چکی ہوں۔ خداوند یسوع نے یہ کہانی اس بات کو سمجھانے کے لیے سنائی کہ جب کوئی بھٹکا ہوا بیٹا واپس لوٹ آتا ہے تو آسمان کس طرح خوشی مناتا ہے (لوقا باب ۱۵ آیات ۱۱ تا ۳۲)۔

خداوند نے اس تمثیل میں باپ اور بیٹے کے درمیان تعلق کی بحالی اور اُن کے دوبارہ ملاپ کی خوشی کا بیان کیا۔ بے حد خوش باپ نے اپنے واپس آنے والے بیٹے کے استقبال کے لیے ایک عظیم ضیافت کا اہتمام کیا۔ وہ موسیقی، رقص، عمدہ کھانوں، مشروبات اور مہمانوں سے بھرپور ایک شاندار جشن تھا—بالکل ویسا ہی جیسا ہم کسی خوشی کے موقع پر تصور کرتے ہیں۔

اگر آنے والی زندگی میں خاندان اور دوستوں کے ساتھ خوشی بھری رفاقت اور جشن منانے کی کوئی جگہ نہ ہوتی، تو خداوند یسوع کبھی بھی اس تصویر کو استعمال نہ کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ بائبل یہ بھی بتاتی ہے کہ نئی زمین پر خود قادرِ مطلق خدا اپنے خاندان کے لیے ایک عظیم ضیافت کا اہتمام کریں گے۔

"افواج کا خداوند اِس پہاڑ پر سب قوموں کے لیے نفیس کھانوں کی ضیافت تیار کرے گا، عمدہ مے کی ضیافت... وہ اِسی پہاڑ پر اُس پردے کو ہٹا دے گا جو سب قوموں پر پڑا ہوا ہے، اور اُس اوڑھنی کو جو تمام امتوں کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ وہ موت کو ہمیشہ کے لیے نگل جائے گا، اور خداوند خدا سب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو پونچھ ڈالے گا۔" (یسعیاہ باب ۲۵ آیات ۶ تا ۸)

آنے والی زندگی میں جو جشن ہماری راہ دیکھ رہے ہیں، وہ اس گناہ سے آلودہ دنیا کے اب تک کے سب سے شاندار میلوں اور تقریبات کو بھی ماند کر دیں گے۔

کیا آپ اُس دن کا تصور کر سکتے ہیں جب ہم اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ جشن منائیں گے، اور ہم سب کامل ہو چکے ہوں گے، جبکہ گناہ اور فساد کا ہر نشان ہمیشہ کے لیے مٹا دیا گیا ہوگا؟ ذرا تصور کیجیے کہ ہم کسی عید یا ضیافت کے دسترخوان پر اکٹھے بیٹھے ہوں، جہاں نہ کوئی نشے میں مدہوش ہو، نہ کوئی جھگڑا، شور، چیخ و پکار یا تلخی ہو۔

زندگی کی حقیقی خوشی

اس موجودہ زندگی کے خوشگوار لمحات خواہ کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں، وہ اکثر اس گناہ آلودہ دنیا کی حقیقتوں کی وجہ سے ماند پڑ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زندگی کی خوشیاں ہماری تمام توقعات پوری کر دیتی ہیں، تب بھی اُن کے اندر کہیں نہ کہیں جدائی کا خوف چھپا رہتا ہے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وقت مسلسل گزر رہا ہے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہیں رہے گی۔ لیکن ہمارے آنے والے گھر میں یہ سب بدل جائے گا۔ وہاں بڑھاپے اور موت کا ہولناک سایہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا، اور ہمیں زندگی کی حقیقی خوشی دوبارہ حاصل ہوگی۔

ہر شخص بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہمیں اُس خوشی، حیرت اور معصومیت کی یاد دلاتے ہیں جس کا تجربہ ہم نے اُس وقت کیا تھا جب ہم ابھی زندگی کی سخت حقیقتوں سے واقف نہیں ہوئے تھے۔

ہم میں سے ہر ایک اپنے بچپن کی اُن گرمیوں کو یاد کر سکتا ہے جب ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ کبھی ختم ہی نہیں ہوں گی۔

ہم گھنٹوں گھاس پر لیٹے دوپہر کے آسمان میں بادلوں کو بدلتی ہوئی شکلیں اختیار کرتے دیکھتے رہتے تھے۔ رات کے وقت ہم اپنے دوستوں کے ساتھ دوڑتے پھرتے اور شیشے کی بوتلوں میں جگنو پکڑتے تھے۔ زندگی کے لیے وہی بچگانہ جوش، مستقبل کی امید سے جنم لینے والی خوشی اور پُرامیدی—یعنی زندگی کی حقیقی مسرت—ایک دن پھر ہماری ہوگی۔

اب کسی "بکٹ لسٹ" کی ضرورت نہیں ہوگی

بہت سے لوگ ایک بکٹ لسٹ بناتے ہیں، یعنی اُن کاموں اور جگہوں کی فہرست جنہیں وہ اپنی موت سے پہلے ضرور پورا کرنا یا دیکھنا چاہتے ہیں، مثلاً گرینڈ کینین دیکھنا، اسکائی ڈائیونگ کرنا، ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنا، یا ہوائی کی سیر کرنا۔

ایسی فہرست اس سوچ سے جنم لیتی ہے کہ اگر اس زندگی میں کوئی کام پورا نہ ہوا، تو پھر کبھی اُس کا موقع نہیں ملے گا۔ لیکن یہ سوچ ہمارے مستقبل کے بارے میں صحیح سمجھ نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

صرف یہی موجودہ زندگی ہی سب کچھ نہیں ہے۔ ہماری بہت سی صلاحیتیں، قابلیتیں، دلچسپیاں اور گہری خواہشیں صرف اس زندگی کے لیے نہیں بلکہ آنے والی زندگی کے لیے بھی ہیں۔ جب ہم اس حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں، تو وقت ختم ہونے سے پہلے سب کچھ حاصل کر لینے کا دباؤ ختم ہو جاتا ہے، اور اُن ادھورے خوابوں کا غم بھی ہلکا ہو جاتا ہے جو ہم اس زندگی میں پورے نہ کر سکے۔

میرے پاس بھی ایک "نئی زمین کی فہرست" ہے—اُن کاموں اور جگہوں کی فہرست جنہیں میں زمین کے نئے بنا دیے جانے کے بعد پورا کرنا چاہتی ہوں۔

اس فہرست میں سب سے اوپر تاریخ سے اپنی محبت کو پورا کرنا ہے۔ بچپن ہی سے مجھے تاریخ کا مطالعہ بے حد پسند رہا ہے، لیکن اس زندگی میں میرے پاس نہ اتنا وقت ہے اور نہ ہی وہ وسائل کہ میں اس دلچسپی کو پوری طرح آگے بڑھا سکوں۔ نئی زمین پر مجھے یہ موقع ضرور ملے گا۔

میں دنیا کے تاریخی مقامات کی سیر کروں گی۔ میں اُن مردوں اور عورتوں سے ملنے کی امید رکھتی ہوں جو واقعی اُن زمانوں اور مقامات میں زندہ تھے جن کا میں مطالعہ کروں گی۔ وہ مجھے اُن مقامات پر لے جا کر تفصیل سے بتائیں گے کہ وہاں کیا کچھ ہوا تھا، اور وہ ایسی باتیں بھی بیان کریں گے جو تاریخ کی کسی کتاب میں درج نہیں ہیں۔

جہاں تک مجھے یاد ہے، میری خواہش ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ میں قدیم تاریخ کے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں۔ جب بھی میں کسی تاریخی مقام پر کھڑی ہوتی ہوں، تو یہ تصور کرتی ہوں کہ صدیوں پہلے وہ جگہ کیسی دکھائی دیتی ہوگی۔

چونکہ خداوند وقت کی حدود کے پابند نہیں ہیں، اس لیے مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مجھے تاریخ کے واقعات کو اس طرح دیکھنے کا موقع دیں گے جیسے میں خود اُس زمانے میں موجود رہی ہوں۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ تخلیق کے آغاز سے لے کر آج تک خدا نے انسانی تاریخ میں کس طرح کام کیا، اور ہر واقعے کو اپنی عظیم منصوبہ بندی کی تکمیل کے لیے کیسے استعمال کیا۔

اگر آپ اسٹار ٹریک کے مداح ہیں، تو یقیناً آپ ہولوڈیک سے واقف ہوں گے۔ یہ اسٹارشپ انٹرپرائز پر موجود ایک مجازی حقیقت (ورچوئل ریئلٹی) کا نظام تھا، جس کے ذریعے اُس کے عملے کے ارکان اپنے کاموں سے کچھ دیر آرام حاصل کرتے اور ماضی میں پہنچنے جیسا تجربہ کرتے تھے۔

یقیناً خدا کی تدبیر اُس تصور سے بھی کہیں زیادہ حیرت انگیز ہوگی جسے اس سائنسی تخیلاتی کہانی کے مصنف نے سوچا تھا۔

اس باب میں پہلے جس باپ کا ذکر کیا گیا تھا، اُسے یاد کیجیے—وہی باپ جو وقت سے پہلے وفات پا جانے کی وجہ سے اپنے ننھے بچوں سے جدا ہو گیا تھا۔ جب اُس کا اپنے بچوں سے دوبارہ ملاپ ہوگا، تو ممکن ہے کہ وہ اور اُس کے اب بالغ ہو چکے بچے اپنے کھوئے ہوئے بچپن کے برسوں کو دوبارہ جینے کا فیصلہ کریں۔

چاہے آپ اس خیال سے متفق ہوں یا نہ ہوں، میرا بنیادی پیغام یہی ہے کہ ہمارے سامنے جو مستقبل ہے، وہ نقصان کا نہیں بلکہ فائدے کا مستقبل ہے۔

اس لیے اپنی "بکٹ لسٹ" کو چھوڑ دیجیے، اور اُس کی جگہ "نئی زمین کی فہرست" بنائیے۔

نئی زمین پر آپ کو اُس دلچسپی، پیشے یا کھیل کو اختیار کرنے کا موقع ملے گا جس کے لیے اس زندگی میں آپ کے پاس کبھی وقت نہ تھا۔ ممکن ہے آپ ایک عظیم ناول تحریر کریں، یا نہایت شاندار موسیقی کی ایک لازوال دُھن تخلیق کریں، کیونکہ اُس وقت وہ صلاحیتیں بھی پوری طرح نشوونما پا چکی ہوں گی جو اس زندگی کے حالات کی وجہ سے پوشیدہ اور غیر استعمال شدہ رہ گئی تھیں۔

اور کون جانتا ہے، شاید آپ ہی وہ پہلے شخص ہوں جو شمسی نظام کی سرحد پر واقع کسی سیارے پر قدم رکھے، اور اس طرح خلائی سفر کا وہ خواب پورا کرے جو پوری زندگی ادھورا رہ گیا تھا۔

اس زمین پر جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو عموماً وہ صرف ماضی کی طرف ہی دیکھ سکتا ہے—سوائے اُس شخص کے جو خداوند کو جانتا ہو اور اپنے مستقبل کی امید کو سمجھتا ہو۔

یہ موجودہ زندگی زمین پر زندگی گزارنے کا آپ کا واحد موقع نہیں ہے۔ آپ کی حقیقی زندگی آپ کے پیچھے نہیں بلکہ آپ کے آگے ہے۔

نئی زمین پر کوئی بھی پرانی زمین کی طرف مڑ کر یہ نہیں کہے گا، "کاش! مجھے صرف ایک بار پھر یہ کرنے کا موقع مل جاتا۔"

ہاں، اس دنیا میں وقت کی گھڑی مسلسل آگے بڑھ رہی ہے، لیکن مایوس نہ ہوں۔

کوئی موقع حقیقت میں ضائع نہیں ہوا؛ وہ صرف کچھ وقت کے لیے مؤخر ہوا ہے۔

ہمارا مستقبل صرف موجودہ آسمان ہی میں نہیں، بلکہ نئی زمین پر بھی ہے، جہاں ہم قیامت میں زندہ کیے گئے، کامل بنائے گئے، ہمیشہ جوان مردوں اور عورتوں کے طور پر زندگی گزاریں گے۔ وہاں ہم وقت کے اندر زندگی بسر کریں گے، لیکن کبھی اس دباؤ کے ساتھ نہیں کہ وقت ہمارے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے۔

"صادقوں کی راہ صبح کی روشنی کی مانند ہے، جو پورے دن تک برابر زیادہ سے زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے۔" (امثال باب ۴ آیت ۱۸)

اختتامیہ

آج بہت سی مسیحی جماعتوں میں سارا زور صرف اسی موجودہ زندگی پر دیا جاتا ہے—کہ اس زندگی کو حتیٰ الامکان بہتر کیسے بنایا جائے۔ ہمارے آخری اور ابدی مستقبل پر بہت کم، بلکہ کئی مرتبہ بالکل بھی توجہ نہیں دی جاتی۔

یقیناً اس زندگی کو بہترین انداز میں گزارنے کی کوشش کرنا غلط نہیں ہے۔ لیکن ہمیں کبھی یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم ابدی وجود رکھنے والی ہستیاں ہیں، اور ہماری زندگی کا سب سے بڑا حصہ اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد کا ہے۔

اگر یہی موجودہ زندگی ہمارے پورے وجود کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتی، تو حقیقت میں ہم نہایت قابلِ رحم لوگ ہوتے۔ جیسا کہ عظیم رسول پولُس نے لکھا ہے،

"اگر ہماری مسیح میں اُمید صرف اسی زندگی تک محدود ہے، تو ہم سب انسانوں سے زیادہ قابلِ رحم ہیں۔" (۱ کرنتھیوں باب ۱۵ آیت ۱۹)

اس لیے ہمیں اپنا نقطۂ نظر بدلنے کی ضرورت ہے۔

جو زندگی ہمارے سامنے ہے، وہ صرف "موت کے بعد کی زندگی" نہیں ہے، بلکہ یہ موجودہ زندگی ہی حقیقی زندگی کی تیاری ہے۔

آسمان کے بارے میں اپنے اس مطالعے کو ختم کرتے ہوئے رسول پولُس کا ایک اور بیان خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔

"اپنا دھیان آسمانی باتوں پر رکھو؛ صرف زمینی باتوں ہی میں نہ اُلجھے رہو۔" (کلسیوں باب ۳ آیت ۲)

اُن کے یہ الفاظ کتنی گہری حکمت سے بھرپور ہیں۔

گناہ سے متاثرہ اس دنیا میں زندگی کئی مرتبہ نہایت دشوار ہو سکتی ہے۔ لیکن جو کچھ آگے آنے والا ہے، اُس کا علم ہمیں اس سفر کے لیے اُمید اور قوت عطا کرتا ہے۔

رسول پولُس نے یہ بھی لکھا ہے،

"کیونکہ ہماری یہ ہلکی اور لمحاتی مصیبت ہمارے لیے ایسا ابدی اور بےحد جلال پیدا کر رہی ہے جس کی اُس سے کوئی نسبت نہیں... اِس لیے ہم اُن چیزوں پر نظر نہیں رکھتے جو دکھائی دیتی ہیں، بلکہ اُن چیزوں پر جو ابھی دکھائی نہیں دیتیں۔ کیونکہ جو چیزیں دکھائی دیتی ہیں وہ عارضی ہیں، لیکن جو دکھائی نہیں دیتیں وہ ابدی ہیں۔" (۲ کرنتھیوں باب ۴ آیات ۱۷ اور ۱۸)

آسمان کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط تصورات نے بہت سے لوگوں سے وہ خوشی چھین لی ہے جو آنے والی زندگی کے انتظار سے ملنی چاہیے۔ اِن غلط فہمیوں کی وجہ سے ہمارا ابدی گھر ہمیں فائدے کے بجائے نقصان محسوس ہونے لگتا ہے۔

لیکن اگر خداوند یسوع آپ کے نجات دہندہ اور خداوند ہیں، تو آپ کو اس زندگی کے بعد آنے والی زندگی سے ڈرنے یا خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہمارا مستقبل نہایت روشن ہے—پہلے موجودہ غیر مرئی آسمان میں، اور پھر نئی زمین پر، جب آسمان زمین پر اُتر آئے گا۔

نئی زمین وہی زمین ہوگی جسے ہم جانتے ہیں اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں—وہ نئی بھی ہوگی اور مانوس بھی؛ بدلی ہوئی بھی ہوگی، مگر پھر بھی پہچانی جا سکے گی۔

ہمارا ابدی گھر نہ تو اُکتا دینے والا ہوگا، نہ عجیب، اور نہ ہی ہمارے تجربے سے بالکل ماورا کوئی اجنبی دنیا ہوگا۔

وہ زندگی ویسی ہی ہوگی جیسی خدا نے ابتدا ہی سے انسان کے لیے چاہی تھی۔

وہاں خدا کے مقاصد پوری طرح پورے ہوں گے، اور ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعداد کی تکمیل کو پہنچیں گے۔ اُن کا گھر ہمارا گھر ہوگا، اور ہم جو کچھ بھی کریں گے—خواہ وہ کام ہو یا آرام، خدمت ہو یا خوشی—سب کچھ خدا کی تمجید کے لیے ہوگا، ہمارے ہم انسانوں کے لیے برکت کا باعث بنے گا، اور ہمارے دلوں کو کامل اطمینان سے بھر دے گا۔

یقیناً آنے والی زندگی کے بارے میں ہم ابھی ہر سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔

لیکن جن باتوں کو ہم ابھی نہیں جانتے، اُنہیں اُن واضح سچائیوں پر ہمارے ایمان کو کمزور کرنے یا آنے والے مستقبل کے لیے ہمارے اشتیاق کو چھین لینے کی اجازت نہ دیں، جنہیں بائبل پوری وضاحت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے۔

آسمان نقصان نہیں بلکہ عظیم فائدہ ہے—اور بہترین ابھی آنا باقی ہے!

آسمان کا راستہ

ہم میں سے اکثر لوگ اپنے آپ کو ایک اچھا انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن آسمان میں داخل ہونے کے لیے نیکی کا معیار ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہے—اور ہم میں سے کوئی بھی اُس معیار پر پورا نہیں اُترتا۔

"کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔" (رومیوں باب ۳ آیت ۲۳)

ہم نے خدا کی شریعت کی خلاف ورزی کی ہے اور ایک پاک خدا کے حضور گناہ گار ٹھہرے ہیں۔ ہمارے گناہ نے ہمیں خداوند کے ساتھ اُن کے ابدی مسکن میں رہنے کے لائق نہیں رہنے دیا۔

اس حالت کا واحد حل خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر دی گئی قربانی ہے۔

یسوع صرف ایک نبی یا عظیم اخلاقی اُستاد نہیں ہیں۔ وہ خود خدا ہیں، جنہوں نے خدا ہونا چھوڑے بغیر انسان کا روپ اختیار کیا۔ تقریباً دو ہزار سال پہلے وہ ابدیت سے وقت اور مکان کی اس دنیا میں آئے۔

اُنہوں نے انسانی فطرت کو اختیار کیا اور ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے صلیب پر اپنے آپ کو قربان کر دیا، تاکہ آسمان کا دروازہ ایک بار پھر مردوں اور عورتوں—یعنی تمام انسانوں—کے لیے کھل جائے۔

جب ہم خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کی قربانی نے ہمارے گناہوں کی پوری قیمت ادا کر دی ہے، تو ہمارے گناہ دھو دیے جاتے ہیں۔

لیکن خداوند یسوع کی قربانی کو قبول کرنے کا مطلب صرف اُن کی موت اور قیامت کے تاریخی حقائق پر ایمان لے آنا ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُنہیں اپنا خداوند مانتے ہوئے اُن کے حضور اپنے آپ کو مکمل طور پر سپرد کر دیں اور اپنی پوری زندگی اُن کے حوالے کر دیں۔

اگر آپ اس زندگی میں اپنا دل، اپنا ذہن اور اپنا پورا وجود قادرِ مطلق خدا کے سپرد کر دیں گے، تو وہ آپ کو اپنے ساتھ ابدی زندگی عطا کریں گے—پہلے موجودہ غیر مرئی آسمان میں، اور پھر نئی زمین پر۔

زندگی غیر یقینی ہے، اور کسی کو بھی آنے والے کل کی ضمانت نہیں دی گئی۔

اگر آپ نے ابھی تک خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول نہیں کیا، تو میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آج ہی اپنے آپ کو اُن کے سپرد کر دیں۔

اُن کے بغیر ابدیت میں داخل نہ ہوں۔

آسمان تک پہنچنے کا واحد راستہ خداوند یسوع مسیح ہی ہیں۔

حواشی

۲ کرنتھیوں باب ۱۲ آیت ۴ میں رسول پولُس نے لکھا کہ اُنہوں نے "ایسی ناقابلِ بیان باتیں سنیں جنہیں بیان کرنا انسان کے لیے جائز نہیں۔" بعض اوقات اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ خدا نہیں چاہتے کہ ہم آسمان کے بارے میں کچھ بھی جانیں، کیونکہ پولُس نے اپنے تجربے کی تفصیل بیان نہیں کی۔

اگر حقیقت یہی ہوتی، تو پھر رسول یوحنا کو مکاشفہ کی کتاب میں آسمان کے اپنے سفر کی اتنی تفصیلی روداد لکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

رسول پولُس نے اپنے تجربے کی تفصیل دو وجوہات کی بنا پر بیان نہیں کی۔

پہلی وجہ یہ تھی کہ آسمان میں اُنہوں نے ایسی باتیں سنیں جنہیں بیان کرنے کے لیے اُن کے پاس مناسب الفاظ ہی موجود نہ تھے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ صرف خدا ہی اُن اسباب کو جانتے ہیں جن کے مطابق رسول پولُس کو اپنے آسمانی سفر کی بعض مخصوص تفصیلات ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

یروشلیم کا ہیکل درحقیقت اُس سے پہلے بنائے گئے خیمۂ اجتماع کے نمونے پر تعمیر کیا گیا تھا۔

خیمۂ اجتماع اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا کہ وہاں خداوند اپنے لوگوں سے اُس وقت ملاقات کریں جب وہ اُس کی عبادت کریں اور قربانیاں پیش کریں۔

جب موسیٰ خدا کی شریعت حاصل کرنے کے لیے کوہِ سینا پر گئے، تو خدا نے اُنہیں خیمۂ اجتماع کی تعمیر کے بارے میں نہایت تفصیلی ہدایات دیں۔

خداوند نے اُن سے فرمایا،

"وہ میرے لیے ایک مقدِس بنائیں تاکہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں۔ خیمہ اور اُس کے تمام سامان کو بالکل اُس نمونے کے مطابق بنانا جو میں تجھے دکھاتا ہوں۔" (خروج باب ۲۵ آیات ۸ اور ۹)

بعد میں رسول پولُس نے واضح کیا کہ موسیٰ کو دیا گیا یہ نمونہ آسمان میں موجود حقیقی مقدِس کے مطابق تھا (عبرانیوں باب ۸ آیت ۵؛ باب ۹ آیت ۲۳)۔

بعض لوگ لعزر فقیر اور دولت مند آدمی کے بیان کو صرف ایک تمثیل یا فرضی کہانی سمجھتے ہیں، نہ کہ ایک حقیقی واقعہ۔

لیکن ایسا ہونا ممکن نہیں، کیونکہ خداوند یسوع نے اُس فقیر کا نام لعزر بتایا۔

خداوند یسوع نے بہت سی تمثیلیں بیان کیں، مگر یہ واحد موقع ہے جہاں اُنہوں نے کسی کردار کا ذاتی نام لیا۔

خداوند کا ایک عزیز دوست بھی تھا جس کا نام لعزر تھا (یوحنا باب ۱۱ آیت ۵)۔

اگر یہ صرف ایک فرضی کہانی ہوتی، تو کسی فقیر کے لیے یہی نام منتخب کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی، کیونکہ اس سے اُن کے حقیقی دوست لعزر کے ساتھ الجھن پیدا ہو سکتی تھی۔ اس لیے زیادہ فطری بات یہی ہے کہ یہ کسی حقیقی شخص کا نام تھا۔

خداوند یسوع کے مطابق اُن دونوں آدمیوں کا انجام بالکل مختلف تھا، اور اُن کا مستقبل اس زندگی میں اُن کے طرزِ زندگی سے براہِ راست وابستہ تھا۔

دولت مند آدمی جہنم میں گیا، جو عذاب کی جگہ ہے۔

جبکہ لعزر اُس مقام پر پہنچا جہاں اُسے وہ تسلی اور خوشی حاصل ہوئی جس سے وہ اس دنیا کی زندگی میں محروم رہا تھا (لوقا باب ۱۶ آیت ۲۵)۔

خداوند یسوع نے یہ واقعہ اُس وقت بیان کیا جب وہ مذہبی راہنماؤں کے ایک گروہ، یعنی فریسیوں، کو جواب دے رہے تھے۔

فریسی بھی اُس دولت مند آدمی کی طرح نہایت لالچی تھے۔

اس بیان کے ذریعے خداوند نے اُنہیں خبردار کیا کہ اگر وہ قادرِ مطلق خدا کی طرف رجوع نہ کریں، تو اُن کی لالچ بھری زندگی کا انجام بھی یہی ہوگا۔

خداوند یسوع کے بیان کردہ اس واقعے کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کے لیے جتنی تفصیلی بحث درکار ہے، اُس کے لیے اس کتاب میں کافی جگہ نہیں ہے۔ تاہم، اس سے ہم غیر مرئی عالم میں رہنے والے انسانوں کے بارے میں کئی اہم حقیقتیں سمجھ سکتے ہیں۔

یہ رہا آپ کے متن کا خالص پاکستانی اُردو میں، اصل مفہوم کو مکمل طور پر برقرار رکھتے ہوئے، انجیلی منادی کے انداز میں ترجمہ:

جب لوگ یہ جان لیتے ہیں کہ غیر مرئی عالم میں رہنے والے مرد اور عورتیں زمین پر پیش آنے والی بعض باتوں سے واقف ہوتے ہیں، تو عموماً ایک سوال پوچھا جاتا ہے:

اگر ہمارے دوست اور عزیز ہمارے دکھوں اور آنسوؤں سے آگاہ ہیں، تو کیا اس سے اُن کی خوشی میں کمی نہیں آتی؟

جواب ہے—نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آسمان میں رہنے والے لوگوں کا نقطۂ نظر ہمارے موجودہ نقطۂ نظر سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ وہ ہر بات کو ابدیت کے تناظر میں دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ زمین کے دکھ اور تکلیفیں آنے والی ابدی خوشی کے مقابلے میں نہایت معمولی اور عارضی ہیں۔

یہ بالکل اُس چھوٹے بچے کی مانند ہے جو اپنا پسندیدہ کھلونا کھو بیٹھتا ہے۔ اگرچہ اُس لمحے وہ واقعی بہت غمگین ہوتا ہے، لیکن اُس کے والدین جانتے ہیں کہ پوری زندگی کے تناظر میں دیکھا

جائے تو ایک کھلونے کا کھو جانا اتنی بڑی مصیبت نہیں جتنی اُس وقت بچے کو محسوس ہوتی ہے۔

اسی طرح آسمان میں رہنے والے لوگ بھی جانتے ہیں کہ اس زندگی کی مشکلات اور مصیبتیں ابدی زندگی کے مقابلے میں صرف تھوڑے وقت کے لیے ہیں۔ اس لیے وہ اس دنیا کی آفتوں سے اُس طرح پریشان نہیں ہوتے جیسے ہم ہوتے ہیں (۲ کرنتھیوں باب ۴ آیات ۱۷ اور ۱۸؛ رومیوں باب ۸ آیت ۱۸)۔

جب رسول یوحنا آسمان میں تھے، تو اُنہوں نے وہاں ایسے مردوں اور عورتوں کو دیکھا جو اُن لوگوں کے لیے خدا سے فریاد کر رہے تھے جنہیں مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث شہید کیا جانا تھا۔

اُنہوں نے یہ دعا نہیں کی، "اے خداوند، ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو قتل ہونے سے بچا لیجیے۔"

بلکہ اُنہوں نے یہ دعا کی:

"اے خداوند، آپ زمین پر انصاف کب قائم کریں گے اور سب کچھ کب درست کریں گے؟"

وہ اور آسمان کے دوسرے باشندے اچھی طرح جانتے ہیں کہ خدا کا آخری مقصد صرف کسی ایک شخص کے عارضی دکھ یا تکلیف کو روک دینا نہیں، بلکہ پوری انسانیت اور تمام زمین کو ہمیشہ کے لیے اُس حالت میں بحال کرنا ہے جس میں وہ گناہ کے داخل ہونے سے پہلے تھی۔

کیا آسمان میں رہنے والے لوگ یہ جانتے ہیں کہ ہمیں نئی گاڑی ملی ہے یا ہمیں ملازمت میں ترقی ملی ہے؟

بائبل اس بارے میں کچھ نہیں کہتی۔

البتہ وہ یہ ضرور ظاہر کرتی ہے کہ اُن کی سب سے بڑی فکر ہماری روحانی حالت اور قادرِ مطلق خدا کے ظاہر ہوتے ہوئے نجات کے منصوبے سے متعلق ہوتی ہے (لوقا باب ۹ آیات ۲۸ تا ۳۱؛ عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۱)۔

جو لوگ غیر مسیحی ممالک میں رہتے ہیں اور اپنی پوری زندگی میں کبھی خداوند یسوع کا نام بھی نہیں سنتے، اُن کے ابدی مستقبل کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ہماری ویب سائٹ www.richesinchrist.com ملاحظہ کریں۔ وہاں اس موضوع پر دو مفصل صوتی تعلیمات دستیاب ہیں: "جنگل میں رہنے والے مقامی باشندے کا کیا ہوگا؟" (۴ اکتوبر ۲۰۱۳) اور "جنگل میں رہنے والے مقامی باشندے کے بارے میں مزید" (۱۱ اکتوبر ۲۰۱۳)۔

پرانے عہدنامے کے نبیوں کو زمین پر خدا کی ابدی بادشاہی کے قیام سے متعلق ہر واقعے کی تمام تفصیلات نہیں دی گئی تھیں۔ اسی لیے ایک ہی نبوت میں بعض اوقات ایسے کئی واقعات کا ذکر ملتا ہے جن کے درمیان بہت سے سالوں کا وقفہ ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر یسعیاہ نے لکھا:

"کیونکہ ہمارے لیے ایک بچہ پیدا ہوا، ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا، اور حکومت اُس کے کندھوں پر ہوگی۔" (یسعیاہ باب ۹ آیت ۶)

اس نبوت کا پہلا حصہ خداوند یسوع کے پہلے ظہور کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب وہ بیت لحم میں مریم سے ایک بچے کے طور پر پیدا ہوئے۔ لیکن اس کا دوسرا حصہ اُس کام کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وہ اپنی دوسری آمد کے وقت انجام دیں گے، یعنی زمین کی حکومت اپنے اختیار میں لے لیں گے۔

خداوند کی دوسری آمد کے بھی مختلف مراحل ہیں، اور اُس سے متعلق بہت سے واقعات ایک مدت کے دوران ترتیب وار وقوع پذیر ہوں گے، جیسے کلیسیا کا اُٹھایا جانا، عظیم مصیبت، مختلف عدالتیں، اور ایک ہزار سالہ بادشاہی۔

ان موضوعات پر تفصیلی گفتگو کسی دوسری کتاب کا موضوع ہے۔ اس وقت ہمارا مقصد ان تمام واقعات کے آخری نتیجے کا مطالعہ کرنا ہے، یعنی نئے آسمان اور نئی زمین۔

نئی زمین پر زندگی کو بیان کرنے کے لیے جن مقدس نوشتوں کا میں نے حوالہ دیا ہے، وہ ایسے اقتباسات میں پائے جاتے ہیں جن میں خداوند کی دوسری آمد کے دوسرے پہلوؤں کا بھی ذکر ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آپ نے پہلے اِن آیات کو آخری زمانے کے کسی اور مخصوص واقعے کے تناظر میں سنا ہو، تو یہ وضاحت کسی بھی ممکنہ الجھن کو دُور کر دے گی۔ اِن مقدس نوشتوں میں موضوعات کا ایک دوسرے کے ساتھ کچھ نہ کچھ اشتراک پایا جاتا ہے۔

درج ذیل اقتباس ماہانہ رسالہ "اعمال اور حقائق" میں شائع ہونے والے ایک مضمون سے لیا گیا ہے، جسے ادارۂ تحقیقِ تخلیق شائع کرتا ہے:

“کئی برسوں سے تخلیق پر تحقیق کرنے والے علماء نے طوفانِ نوح سے پہلے کی زمین کے بارے میں مختلف امکانات کا جائزہ لیا ہے۔ مثال کے طور پر، زمین کے ماحول کے اوپر آبی بخارات کی ایک عظیم تہہ کے بارے میں ادارے کا پرانا نظریہ سخت سائنسی جانچ پر پورا نہیں اُتر سکا۔ جب تک کوئی نیا ثبوت سامنے نہ آ جائے، ہمیں طوفان سے پہلے کی دنیا کی نہایت تفصیلی تشکیلِ نو پر اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم، ہم تھوڑے سے سائنسی علم اور کتابِ پیدائش کی فراوان رہنمائی کے ساتھ اُس دلچسپ دَور کا مطالعہ کرتے رہ سکتے ہیں۔” (تھامس، جنوری ۲۰۱۶، صفحہ ۲۰)

اس بات کے ایک اور ثبوت کے طور پر کہ ابتدائی مسیحی اِس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ جانوروں کے وجود میں بھی ایک غیر مادی پہلو ہوتا ہے، غور کیجیے کہ نئے عہدنامے کے مصنفین نے مقدس نوشتہ کے ایک معروف مقام پر یونانی لفظ "سائیکے" کو کس طرح استعمال کیا ہے۔ یہ عبارت خداوند یسوع کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے صرف چند برس بعد لکھی گئی تھی۔ ذیل کی آیات میں جن الفاظ کو نمایاں کیا گیا ہے، اصل یونانی زبان میں وہ سب "سائیکے" ہی کا ترجمہ ہیں۔

“کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے گا وہ اُسے کھو دے گا، لیکن جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھو دے گا وہ اُسے پا لے گا۔ اگر آدمی ساری دنیا حاصل کر لے مگر اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟” (متی باب ۱۶ آیات ۲۵ اور ۲۶)

بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ زندگی کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت درحقیقت کس قسم کے درخت تھے، اور اُن کا مقصد کیا تھا؟

بائبل یہ نہیں بتاتی کہ وہ کس قسم کے درخت تھے۔ جہاں تک اُن کے مقصد کا تعلق ہے، اُس پر تفصیل سے گفتگو کرنے کے لیے یہاں کافی جگہ نہیں ہے، تاہم اس ایک بات پر غور کیجیے۔

اگرچہ وہ دونوں حقیقی درخت تھے، لیکن اُن کی ایک علامتی اہمیت بھی تھی۔

اگر آدم زندگی کے درخت کا پھل کھاتا، تو وہ خداوند کے لیے اپنی فرمانبرداری اور اُن پر اپنے انحصار کا اظہار کرتا۔ یہ انتخاب آدم (اور آدم میں پوری انسانیت) کو خدا کے ابدی زندگی بخشنے والے رشتے سے جوڑ دیتا۔

لیکن دوسرے درخت کا پھل کھانا خداوند سے خود مختار ہونے کا انتخاب تھا۔ اس کا نتیجہ آدم اور پوری انسانیت کے لیے موت بنا، کیونکہ اُس نے انسان کو زندگی کے واحد سرچشمے، یعنی قادرِ مطلق خدا، سے جدا کر دیا۔

یہ حقیقت کہ موسیٰ اور ایلیاہ نے خداوند یسوع سے گفتگو کی، اس بات کا ثبوت نہیں کہ غیر مرئی عالم میں رہنے والے انسان عام طور پر زمین پر رہنے والوں سے گفتگو کرتے ہیں۔

وہ ایک غیر معمولی اور منفرد واقعہ تھا۔

یہ دونوں پرانے عہدنامے کے مقدس بزرگ خداوند یسوع سے گفتگو کرنے آئے تھے، جو اُس وقت بھی اور آج بھی مجسم خدا ہیں۔

اُنہوں نے پطرس، یعقوب یا یوحنا سے کوئی بات نہیں کی۔

موسیٰ اور ایلیاہ، دونوں نے اپنی زمینی زندگی میں خدا کے ظاہر ہوتے ہوئے منصوبۂ نجات میں نہایت اہم کردار ادا کیا تھا۔

خداوند یسوع کا صلیب پر مصلوب ہونا اُسی منصوبۂ نجات کا ایک نہایت عظیم واقعہ تھا، اور اِن دونوں مردوں کو یہ خاص اعزاز دیا گیا کہ اُس کے وقوع پذیر ہونے سے کچھ عرصہ پہلے وہ خداوند کے ساتھ اُس موضوع پر گفتگو کریں۔

کیا ہم پوری یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ شیر خوار بچے اور کم عمر بچے آسمان پر جاتے ہیں؟

اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کرنے کے لیے ایک الگ کتاب درکار ہوگی۔ تاہم، اس سلسلے میں چند مختصر باتوں پر غور کیجیے۔

بائبل میں کوئی ایک ایسی آیت نہیں جو صاف طور پر یہ بیان کرے کہ شیر خوار اور کم عمر بچے آسمان پر جاتے ہیں یا نہیں جاتے۔ لیکن خدا کا کلام ہمیں اس بارے میں کئی مضبوط اشارے ضرور دیتا ہے۔

مقدس نوشتہ بیان کرتا ہے کہ جب بادشاہ داؤد کے ننھے بچے کا انتقال ہوا، تو اس غم زدہ باپ کو اس بات سے تسلی ملی کہ آنے والی زندگی میں وہ اپنے بچے کو دوبارہ دیکھے گا (۲ سموئیل باب ۱۲ آیت ۲۳)۔

خدا عادل ہیں، اور وہ ہر انسان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں، یہاں تک کہ اُن شیر خوار اور کم عمر بچوں کے ساتھ بھی جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ملنے والی نجات کی خوشخبری کو سمجھنے اور قبول کرنے کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ ہم آسمان کے اس مطالعے میں بار بار دیکھ چکے ہیں، قادرِ مطلق خدا کا مقصد اپنی تخلیق کو تباہ کرنا نہیں، بلکہ اُسے واپس حاصل کرنا اور اُس کا فدیہ دینا ہے۔

بائبل اعلان کرتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی موت اور قیامت کے وسیلہ سے انسانیت کے لیے اُس سے کہیں زیادہ مہیا کر دیا ہے جتنا آدم کے گناہ نے خدا کی تخلیق سے چھین لیا تھا (رومیوں باب ۵ آیات ۱۲ تا ۱۹)۔

لہٰذا، خداوند کی ذات اور اُن کے منصوبۂ نجات کی بنیاد پر ہم پورے اعتماد کے ساتھ یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے صلیب کے وسیلہ سے شیر خوار اور کم عمر بچوں کے لیے بھی خدا نے نجات کا انتظام کیا ہے۔

حوالہ جات

مسلر، چک، اور مارک ایسٹمین۔ ۲۰۱۳۔ ایلین مڈبھیڑیں: یو ایف او مظہر کے پسِ پردہ راز۔ کور ڈی الین، آئیڈاہو: کوئنونیا ہاؤس، صفحات ۸۵ تا ۸۷۔

اسٹرانگ، جیمز۔ ۲۰۰۴۔ اسٹرانگ کی مکمل لفظی مطالعہ جاتی اشاریہ: توسیع شدہ ایڈیشن۔ مدیر: وارن بیکر۔ چیٹانوگا، ٹینیسی: اے۔ ایم۔ جی۔ پبلی کیشنز۔

تھامس، برائن۔ ۲۰۱۶۔ "تخلیق سے متعلق سوالات اور جوابات: طوفانِ نوح سے پہلے کی دنیا کیسی تھی؟" *ایکٹس اینڈ فیکٹس*، جنوری، صفحہ ۲۰۔

وائن، ڈبلیو۔ ای۔ ۱۹۸۴۔ نئے عہدنامے کے الفاظ کی توسیع شدہ توضیحی لغت۔ مدیر: جان آر۔ کوہلن برگر۔ منیاپولس، مینیسوٹا: بیتھنی ہاؤس پبلیشرز۔

ویبسٹر کی جدید طلبہ لغت۔ ۱۹۶۹۔ اسپرنگ فیلڈ، میساچوسٹس: جی اینڈ سی میریئم کمپنی۔